ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۴ جمعۃ المبارک ۱۷/اکتوبر ۱۹۹۷ء شمارہ ۴۲
۸/جمادی الثانی ۱۴۱۸ ہجری ☆ ۱۷/اخاء ۱۳۷۶ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں۔ اس کے ذریعہ سے ان تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی طاقت و قوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں

" والذین یومنون بما انزل الیك و ما انزل من قبلك و بالآخرة هم یوقنون"(البقرہ : ۵) یعنی وہ متقی ہوتے ہیں جو پہلی نازل شدہ کتب اور تجھ پر جو کتاب نازل ہوئی اس پر ایمان لاتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ امر بھی تکلف سے خالی نہیں۔ ابھی تک ایمان ایک محجوبیت کے رنگ میں ہے۔ متقی کی آنکھیں معرفت اور بصیرت کی نہیں اس نے تقویٰ سے شیطان کا مقابلہ کر کے ابھی تک ایک بات کو مان لیا ہے۔ یہی حال اس وقت ہماری جماعت کا ہے۔ انہوں نے بھی تقویٰ سے مانا تو ہے پر ابھی تک وہ نہیں جانتے کہ یہ جماعت کہاں تک نشو و نما الٰہی ہاتھوں سے پانے والی ہے۔ سو یہ ایک ایمان ہے جو بالآخر فائدہ رساں ہوگا۔

یقین کا لفظ جب عام طور پر استعمال ہو تو اس سے مراد اس کا ادنیٰ درجہ ہوتا ہے۔ یعنی علم کے تین مدارج میں سے ادنیٰ درجہ کا علم یعنی علم الیقین اس درجہ پر اتّقا والا ہوتا ہے مگر بعد اس کے عین الیقین اور حق الیقین کا مرتبہ بھی تقویٰ کے مراحل طے کرنے کے بعد حاصل کر لیتا ہے۔

تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں۔ اس کے ذریعہ سے ان تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی طاقت و قوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں۔ یہ تمام قوتیں نفس امارہ کی حالت میں انسان کے اندر شیطان ہیں۔ اگر اصلاح نہ پائیں گی تو انسان کو غلام کر لیں گی۔ علم و عقل ہی برے طور پر استعمال ہو کر شیطان ہو جاتے ہیں۔ متقی کا کام ان کی اور ایسا ہی اور دیگر کل قویٰ کی تعدیل کرنا ہے"۔ (ملفوظات جلد اول، طبع جدید، صفحہ ۲۰، ۲۱)

جماعت کی تربیت مضبوط کریں۔ وہ غیر معمولی تربیت اپنی کشش سے لوگوں کو کھینچے گی

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۳/اکتوبر ۱۹۹۷ء)

(وینکوور، کینیڈا۔ ۳/اکتوبر) : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ وینکوور، کینیڈا میں پڑھایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا کہ آج کا یہ جمعہ بھی ہم برٹش کولمبیا میں ہی پڑھ رہے ہیں۔ برٹش کولمبیا کی سیر کا بہانہ لطف الرحمان صاحب کی دعوت بنی جنہوں نے ہمیں برٹش کولمبیا کے ساتھ واقع امریکن علاقہ جو سب سے شمالی علاقہ کہلاتا ہے اس کے دیکھنے کی دعوت دی۔ اس علاقے کے تعلق میں گزشتہ خطبہ میں کچھ بیان کر چکا ہوں۔ اگرچہ کئی جگہ غیر معمولی خوبصورتی دیکھنے میں آئی لیکن اس کے محدود ہونے کا بھی احساس رہا۔ حضور نے فرمایا کہ برٹش کولمبیا اتنی بڑی ریاست ہے کہ سارے پاکستان سے اسکا رقبہ زیادہ ہے۔ یہ نو لاکھ سینتالیس ہزار آٹھ سو مربع کلو میٹر ہے۔ اسی طرح امریکہ کی تین مشہور ریاستوں کیلی فورنیا، واشنگٹن سٹیٹ اور اوریگن سٹیٹ کو ملالیں تو ان سب کا رقبہ مل کر بھی برٹش کولمبیا سے پیچھے رہے گا۔ حضور نے فرمایا کہ بہت کچھ دیکھا، بہت سے خوبصورتی کے ایسے مواقع تھے جن سے اللہ کی تخلیق کی صنعت کا بہت گہرا اثر پڑا۔ سفر بہت خوشگوار گزرا۔ اس سفر میں جو بہت بڑے فوائد پہنچے ان میں وینکوور مسجد کا فائدہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے ذکر کیا تھا کہ لطف الرحمٰن صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ خود اکیلے ہی مسجد بنائیں لیکن ابھی کچھ تھوڑا مشروط وعدہ تھا لیکن اس جمعہ سے واپسی پر انہوں نے کہا کہ میں نے تو پکا ارادہ ظاہر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور مجھے توفیق ملے اور میرے والد صاحب کی بھی یہی خواہش تھی اس لئے اس وعدے کو پختہ کرتا ہوں کہ ساری مسجد مجھے اکیلے بنانے کی اجازت دی جائے۔

حضور نے فرمایا مساجد کی تعمیر کسی ایک کے سپرد اس شرط کے ساتھ میں کبھی بھی نہیں کرتا کہ دوسرے اس میں حصہ نہ لیں۔ اس لئے اس شرط کے ساتھ اس وعدے کو منظور کرتا ہوں کہ وینکوور ہو یا کینیڈا کی دوسری جماعتیں یا امریکہ کی ریاست کی دوسری جماعتیں وہ اپنے شوق سے اگر اس میں حصہ لینا چاہیں تو اس کی اجازت ہے اور خوش آمدید کہتا ہوں۔ جو جماعت روپیہ دے گی اسے مسجد میں ڈال کر باقی ساری ضرورتیں لطف الرحمٰن صاحب کی طرف سے پوری کی جائیں گی۔ حضور نے اپنی طرف سے بھی اس میں حصہ ڈالنے کا ذکر فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ میں نے کینیڈا کی مالی قربانی میں نمایاں فرق دیکھا ہے۔ اس پہلو سے کہ پہلے اکیلے اکیلے لوگ ضرورتیں پوری کرتے تھے اور سمجھا جاتا تھا کہ سب نے حق ادا کر دیا۔ چند عمارتیں مکمل ہونا، چند آدمیوں کے اخلاص کی نشانی ہے مگر

باقی صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تا کہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔

ہفتہ ۲۷/ستمبر ۱۹۹۷ء :

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر پر ہونے کی وجہ سے آج مکرم عطاء المجیب صاحب راشد، امام مسجد فضل لندن کے ساتھ بچوں کی ملاقات کا پروگرام براڈکاسٹ ہوا۔ جس میں آج کے مہمان خصوصی جماعت کے جید عالم مکرم و محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل، مفتی سلسلہ احمدیہ تھے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم امام صاحب نے مولانا محمد احمد صاحب جلیل کا تعارف کروایا اور بعدہ بچوں نے مندرجہ ذیل سوال کئے :

☆...... کس عمر کے بچوں کو باقاعدہ نماز پڑھنی شروع کرنی چاہئے ؟

☆......اگر نماز باجماعت شروع ہو چکی ہو اور آپ لیٹ آئیں تو پھر نماز کس طرح مکمل کی جائے ؟

☆...... کیا نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک ہی سورۃ سب رکعتوں میں پڑھ سکتے ہیں ؟ جواباً آپ نے فرمایا کہ آپ کو مختلف سورتیں یاد کرنی چاہئیں۔ دہرانے کی ممانعت نہیں۔

☆...... کیا ہم نماز میں بات کر سکتے ہیں ؟

☆...... کیا سجدہ کے دوران قرآن مجید کی آیات پڑھ سکتے ہیں ؟ آپ نے فرمایا : سجدہ کی حالت میں انسان عجز اور انکساری سے اپنا سر زمین پر رکھے ہوتا ہے اور قرآن مجید خدا تعالیٰ کا عالیشان کلام ہے اس لئے احتراماً سجدے میں نہیں پڑھنا چاہئے۔

☆...... کیا نماز باجماعت میں بچے پہلی صف میں کھڑے ہو سکتے ہیں ؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پہلی صف میں بڑے کھڑے ہوں اور بچے پیچھے لیکن اگر پہلی صف صرف بڑوں سے پر نہیں ہو رہی تو بچے کھڑے ہو سکتے ہیں۔ کلی ممانعت نہیں ہے۔

☆......وضو میں ہر عضو کو تین بار کیوں دھونا چاہئے۔ ؟ اس لئے کہ پہلی بار ممکن ہے کوئی عضو سوکھا رہ جائے جو دوسری بار دھونے سے صاف ہو سکتا ہے۔ لیکن کیونکہ خدا تعالیٰ واحد ہے اسے طاق نمبر زیادہ پسند ہیں اس لئے تین کا حکم ہے۔

☆......اگر نماز میں امام غلطی کرے تو کیا کرنا چاہئے ؟ امام کی مکمل اتباع ضروری ہے۔ غلطی پر سبحان اللہ کہہ کر توجہ دلا دیں۔ اگر وہ سمجھ کر ٹھیک کر دیں تو فبہا۔ ورنہ امام کی متابعت کرنی چاہئے۔

☆...... کیا نماز میں انگریزی میں دعا کر سکتے ہیں ؟ نماز کی مقرر کردہ عربی دعاؤں کے بعد آپ کسی بھی زبان میں دعا مانگ سکتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ہر زبان جانتا ہے۔

☆......اگر کوئی انسان کوئی ایک نماز بھول جائے تو کیا کرے۔ ؟ جب بھی یاد آ جائے پڑھ لے۔

اتوار : ۲۸/ستمبر ۱۹۹۷ء :

آج ملاقات کے وقت ایم ٹی اے پر حضور انور کا انصار اللہ برطانیہ کے ۱۹۹۷ء کے اجتماع کے موقعہ پر ارشاد فرمودہ خطاب نشر کیا گیا۔ تلاوت، نظم، صدر انصار اللہ کی رپورٹ کے بعد حضور انور نے انعامات تقسیم کئے اور بعدہ فرمایا کہ اب میرے پاس آپ سے خطاب کے لئے صرف پانچ منٹ باقی ہیں۔ کیونکہ اس کے بعد مجھے لندن دیگر ضروری مصروفیات کے لئے واپس پہنچنا ہے۔ حضور انور نے اپنے دو مشاہدات کا ذکر فرمایا :

۱۔ ...... اس دفعہ حاضرین میں مجھے بہت سے جوان انصار اور بہت سے بزرگ انصار نظر آئے۔ جوان انصار وہ ہیں جو میں نے پہلے کبھی نہ دیکھے تھے حالانکہ میں انہیں جانتا ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس دفعہ انصار اللہ نے کوشش کر کے انہیں اس مجلس میں شمولیت کی ترغیب میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔

۲۔ ...... موجودہ امیر صاحب جو پہلے صدر انصار اللہ تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ بہت کم لوگوں نے ڈش انٹینا لگوایا ہوا ہے اور اس طرح وہ لوگ ایم ٹی اے کے انتہائی دلچسپ اور مفید پروگراموں سے محروم رہتے ہیں۔ اس سلسلے میں میں نے قرض دینے کی بھی ہدایت دی تھی۔ چنانچہ انہوں نے بھرپور کوشش کی اور یہ تجویز بہت کامیاب رہی۔ بہت سے لوگوں نے اب ڈش بھی لگوالی ہے اور اس کے نیک اثرات ظاہر ہو رہے ہیں۔

سوموار ۲۹/ستمبر ۱۹۹۷ء :

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۶۱ جو ۱۶/جنوری ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ ہوئی تھی نشر مکرر کے طور پر براڈکاسٹ کی گئی۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

بندۂ عالی جناب

ہمارا خدا نہایت مہربان اور رحیم و کریم اور غفور و شکور ہے۔ جب کوئی بندہ ایک بالشت اس کے قریب ہوتا ہے تو وہ ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہے۔ اور جب بندہ ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہے تو خدا تعالیٰ دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہے۔ اور اگر بندہ اس کی طرف چل کر جائے تو وہ دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب کوئی بندہ قرب کی منازل طے کرتے ہوئے مرضی مولا میں فنا ہو جاتا ہے اور اس کی رضا اللہ تعالیٰ کی رضا سے ہم آہنگ ہو جاتی ہے گویا ﴿و ما تشاء و ن الاّ ان یّشاء الله﴾ کا مصداق ہو جاتا ہے تو ایک مقام وہ بھی آتا ہے کہ خدا اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہے اور جب وہ اس سے محبت کرتا ہے تو وہ اس کے کان بن جاتا ہے جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہے جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہے جن سے وہ پکڑتا ہے، اس کے پاؤں بن جاتا ہے جن سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ بندہ اس سے کچھ مانگے تو وہ اسے عطا فرماتا ہے اور اگر اس کی حفاظت طلب کرے تو وہ اسے پناہ عطا فرماتا ہے۔ گویا خدا تعالیٰ اس کے سب کاموں کا خود ہی کفیل اور کارساز ہو جاتا ہے۔ وہ اس کی فکروں کو دور کرتا اور اس کے بوجھوں کو ہلکا کرتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جس پر فائز ہونے والے کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کوئی میرے اس دوست سے دشمنی کرے تو میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں"۔ مشکلات اور مصائب اور دکھوں اور پریشانیوں کے وقت خدا تعالیٰ کبھی اپنے ایسے بندے کو ﴿الیس الله بکافٍ عبده﴾ کے الفاظ میں تسلّی بھی دیتا ہے اور پھر اس کے حق میں زبردست معجزات اور قوی اور پرہیبت نشانات دکھا کر اپنے اس بندے کی سچائی کو دنیا پر ثابت کرتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون کو اپنے منظوم کلام میں کس خوبی اور حسن کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں :

ان سے خدا کے کام سبھی معجزانہ ہیں
یہ اس لئے کہ عاشقِ یارِ یگانہ ہیں

ان کو خدا نے غیروں سے بخشا ہے امتیاز
ان کے لئے نشاں کو دکھاتا ہے کارساز

جب دشمنوں کے ہاتھ سے وہ تنگ آتے ہیں
جب بدشعار لوگ انہیں کچھ ستاتے ہیں

جب ان کے مارنے کے لئے چال چلتے ہیں
جب ان سے جنگ کرنے کو باہر نکلتے ہیں

تب وہ خدائے پاک نشاں کو دکھاتا ہے
غیروں پہ اپنا رعب نشاں سے جماتا ہے

کہتا ہے یہ تو بندہ عالی جناب ہے
مجھ سے لڑو اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے

انبیاء علیہم السلام اور ان کے مقدس خلفاء ایسے ہی خدا کے مقرب بندے ہوتے ہیں جن کے لئے حیرت انگیز عجائبات اور پرشوکت نشانات دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں اور دنیا دیکھ لیتی ہے کہ یہ تو "بندہ عالی جناب" ہے اور ایک عزیز و مقتدر خدا اس کا حامی و پشتیبان ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ بھی ایسے نشانات سے معمور ہے۔ ملک ملک میں ایسے بے شمار عبرت انگیز واقعات موجود ہیں کہ جب کسی دشمن بدنوا نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کے مقدس خلفاء کے مشن کو ناکام کرنے کے لئے کوئی منصوبہ بنایا تو خدا تعالیٰ کی تقدیر سے

شریروں پر پڑے ان کے شرارے
نہ ان سے رک سکے مقصد ہمارے

اور جماعت احمدیہ کا قافلہ اپنے مقدس ائمہ کی قیادت میں شاہراہ غلبہ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتا رہا۔ ۳۴ء، ۵۳ء، ۷۴ء اور ۸۴ء میں ہندوپاکستان میں جماعت کے خلاف اٹھنے والی تحریکات کا انجام سوائے نامرادی کے کیا ہوا؟۔ وہ لوگ جو بزعم خویش ان تحریکات کے چیمپئن بنے پھرتے تھے وہ نہایت ذلت اور رسوائی کے ساتھ اس دنیا سے مٹا دیئے گئے اور جماعت بحیثیت مجموعی مسلسل نشو و نما پاتی اور بڑھتی رہی۔ ابھی گزشتہ کچھ عرصہ سے گیمبیا میں جو حالات ظاہر ہوئے ہیں وہ بھی اس بات پر شاہد ہیں کہ خدا تعالیٰ کی تائیدات جماعت احمدیہ کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے امام کو ﴿الیس الله بکافٍ عبده﴾ کے الفاظ میں عظیم خوشخبریوں سے نوازا ہے۔ یقیناً ہمارا خدا سچے وعدوں والا ہے۔ وہ ضرور اپنے بندے کے لئے کافی ہوگا۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم جہاں اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ الودود کے لئے، آپ کی صحت و سلامتی اور تمام مقاصد دینیہ عالیہ میں کامیابی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں وہاں خود بھی اللہ تعالیٰ کے قرب کو پانے کے لئے خصوصی مجاہدہ کریں تا خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ ہوتے ہوئے اور اس کے فیض سے ہم میں سے ہر ایک وہ 'بندہ عالی جناب' بن جائے جس کے تمام کاموں کا متکفل خدا ہو جاتا ہے۔ اس امر کی طرف ہمیں ہمارے امام بار بار توجہ دلا رہے ہیں۔ اگر ہم خدا کے حقیقی 'عبد' بن جائیں تو دنیا کی کوئی طاقت ہم پر غالب نہیں آسکتی کیونکہ پھر ہم خدا کی حفظ و امان میں ہوں گے اور کون ہے جو خدا پر غالب آسکے۔

تصحیح

= الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ نمبر ۴۱ (۱۰؍اکتوبر ۹۷ء) کے پہلے صفحہ پر مختصرات کے کالم میں ۲۰؍ستمبر کی رپورٹ میں ربوہ کے سنگ بنیاد کا سن غلطی سے ۱۹۴۷ء درج ہو گیا ہے اصل میں یہ ۱۹۴۸ء ہے۔

= اسی طرح صفحہ ۱۳ کے دوسرے کالم میں آیت قرآنی غلط لکھی گئی ہے۔ اصل الفاظ یہ ہیں ﴿و هزی الیك بجذع النخلة تسٰقط علیك رطبا جنیا﴾۔ (مریم : ۲۶)

براہ کرم یہ درستیاں نوٹ فرمالیں۔ ادارہ ان فروگذاشت پر معذرت خواہ ہے۔

دیکھ کر حسن رخ یار میں جی اٹھا ہوں

دیکھ کر حسن رخ یار میں جی اٹھا ہوں
وقت کی تھم گئی رفتار، میں جی اٹھا ہوں

ایک مدت سے میں دیدار کا متمنی تھا
مل گیا جلوہ انوار، میں جی اٹھا ہوں

حسن کی دھوم ہر اک سمت تھی جس مہ رو کی
اس کے نینوں سے ملا پیار، میں جی اٹھا ہوں

اس کے دیدار سے دل شاد ہوا ہے میرا
دیکھ کر زلف طرح دار ، میں جی اٹھا ہوں

مجھ میں اک پاؤں بھی چلنے کا نہیں تھا یارا
برق میری ہوئی رفتار، میں جی اٹھا ہوں

بن تیرے دھوپ تھی تڑپا کئے تھے روح و بدن
اب ملا سایہ دیوار، میں جی اٹھا ہوں

غیر ممکن ہے جدا دیکھ کے رہنا اس کو
اب نہ جاؤں گا میں اس پار ، میں جی اٹھا ہوں

اپنے قدموں میں جگہ دیجے جدا نہ کیجے
آپ میرے بھی ہیں غمخوار، میں جی اٹھا ہوں

اب نہ خواہش ہے نہ حسرت نہ تمنا باقی
روبرو بیٹھی ہے سرکار، میں جی اٹھا ہوں

(عبدالحمید خلیق)

منگل، ۳۰؍ستمبر ۱۹۹۷ء :

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۵۱ جو ۲۶؍اپریل ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔ کلاس کا آغاز سورۃ النساء کی آیت نمبر ۳ سے ہوا۔ آیت نمبر ۴ کے سلسلے میں حضور انور نے فرمایا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہاں چار شادیوں کی اجازت کا ذکر ہے۔ لیکن حضور نے فرمایا کہ یہ تو شادیوں پر پابندی لگائی گئی ہے۔ موسوی شریعت میں شادیوں پر کوئی ممانعت نہ تھی۔ حضرت داؤد کی ۹۹ بیویاں تھیں۔ عربوں میں بھی جتنی چاہیں شادیاں کر لیا کرتے تھے۔ اب قرآن نے تعداد مقرر کر دی ہے یعنی چار سے زیادہ نہیں اور پھر اس کے ساتھ کڑی شرط عدل و انصاف کی ہے۔ یہ قرآنی آیات بہت گہرے معانی کی حامل ہیں۔

بدھ، یکم اکتوبر ۱۹۹۷ء :

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۵۲ جو ۲۷؍اپریل ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔ کلاس سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۲ سے شروع ہوئی۔ اس آیت میں مرد اور عورت کے ترکہ میں حصوں کی نسبت قرآن مجید نے بتائی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پہلی دفعہ اسلام نے عورت کو جائیداد میں حصہ دار بنا کر اس پر احسان کیا ہے۔ حضور انور نے وصیت کے اصولوں کی وضاحت کے دوران فقہاء اور علماء کی توجہ اس تحقیق کی طرف مبذول کروائی کہ علماء نے پرانے علماء سے بعض مسائل ورثہ میں پائے ہیں لیکن انہیں چاہئے کہ وہ ان تمام باتوں پر از سر نو قرآن مجید کی روشنی میں غور کریں۔ یہ ایسے مسائل ہیں جنہیں خوب چھان بین کے بعد سامنے لانا چاہئے۔ وصیت کے سلسلہ میں بہت مفصل بحث حضور نے فرمائی۔

آیت نمبر ۱۶ اور ۱۷ میں جن فحشاء کا ذکر کیا گیا ہے حضور نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ ان فحشاء کی طرف اشارہ ہے جو آج کل مغربی دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں یعنی Gay Movement اور پھر متعلقہ تفاصیل بیان فرمائیں۔

جمعرات، ۲؍اکتوبر ۱۹۹۷ء :

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۶۲ جو ۱۷؍جنوری ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ ہوئی تھی دوسری بار براڈکاسٹ کی گئی۔ حضور نے فرمایا کہ دوا پڑھتے وقت بیماری کا سامنے آنا آسان ہے لیکن جب مریض آکر مرض بتائے تو اس وقت دواؤں کا سمجھ آنا اصل بات ہے۔ اسلئے دونوں راستے از بر ہونے چاہئیں۔ اور تفریقی علامتوں پر بھی عبور ہونا چاہئے۔

جمعۃ المبارک، ۳؍اکتوبر ۱۹۹۷ء :

آج فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات کا دن تھا۔ حضور انور کی لندن سے عدم موجودگی کی وجہ سے مکرم محترم عطاء المجیب صاحب راشد نے ان کے سوالات کے جواب دئے۔

(ا-م-چ)

دیکھو مجھے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو

"ملک لوٹنے والے چہرے"

پاکستان میں چھپنے والی ایک نئی کتاب کا مختصر تعارف

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

پاکستان کے ایک بالغ نظر اور صاحب طرز ادیب جناب ایم اے راٹھور صاحب کے قلم سے ایک نئی کتاب "ملک لوٹنے والے چہرے" ان دنوں علمی و سیاسی حلقوں کی دلچسپی سے بڑھ کر تشویش کا موجب بنی ہوئی ہے۔

یہ کتاب نوری کتب خانہ فیصل آباد نے معیاری طباعت و کتابت اور رنگین اور باتصویر سرورق کے ساتھ شائع کی ہے اور اس کے ذریعہ بہت سے دردناک اور تلخ حقائق ہمارے سامنے آتے ہیں۔

کتاب کے مطالعہ کے بعد یہ خیال بھی پوری شدت سے ابھرتا ہے کہ پاکستان کی **گولڈن جوبلی منانے کی بجائے اسے لوٹنے والوں کے خلاف یوم سیاہ منایا جانا چاہئے۔**

آج تمہاری خونخواری پر حیرت ہے حیوانوں کو
تم تو کل تہذیب سکھانے نکلے تھے انسانوں کو

بہرکیف کتاب کے چند اہم اور مفید اقتباسات پیش خدمت ہیں:

جماعت اسلامی

"پاکستان کی سب سے منظم سیاسی جماعت ہے اور سب سے زیادہ تربیت یافتہ سیاسی ورکر اسی جماعت کے پاس ہیں۔ ۱۹۴۱ء میں قائم کی گئی لیکن تحریک پاکستان میں کوئی کردار ادا نہ کر سکی۔ اس جماعت کے بانی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت میں مرکزی کردار ادا کیا اور لاکھوں لوگوں کی فکری وذہنی تربیت کی اور اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے لاکھوں کی تعداد میں ورکر تیار کئے ہیں۔ یہ جماعت بھی ہمیشہ اسلامی نظام کی داعی تو رہی لیکن اکثر اوقات ہمیشہ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنائی ہے۔ ۱۹۷۰ء میں تنہا الیکشن لڑا۔ جنرل ضیاء الحق کے دور میں چار مرکزی وزارتیں لے کر اپنے ہزاروں افراد مختلف محکموں میں بھرتی کروائے۔ اور دیگر کام کروائے۔ جنرل ضیاء الحق کو اسلامی نظام کے نفاذ کی بجائے جمہوری نظام جاری رکھنے پر زور دیا۔ اور اس دور میں خلاف شریعت کاموں اور اسلام کا حلیہ بگاڑنے کی ضیاء الحق کی حرکتوں پر ان کے وزراء نے چپ سادھے رکھی تھی۔ پھر نواز شریف کا ساتھ دیا۔ اس کے آخری دور میں اس کے ساتھی بھی بنے رہے اور اس کی جماعت کو چوروں، لٹیروں کی جماعت بھی کہا۔ قدرت نے ۱۹۹۳ء کے الیکشن میں ایک اور موقع دیا لیکن اسلامی جماعتوں سے ملنے کی بجائے پھر تنہا پرواز کی اور کروڑوں کے اشتہارات اخبارات کو دے کر "قاضی آرہا ہے" کا ہوا کھڑا کیا۔ بالآخر دو تین سیٹوں پر ہی گزارہ کیا۔ موجودہ دور میں جب قومی یک جہتی کونسل میں ۶ اسلامی جماعتوں نے مل کر جدوجہد کرنے کا پروگرام اور دوسری طرف عمران خان نے کرپشن کے خلاف نعرہ لگایا تو جماعت نے اچانک پھر پینترا بدلا اور ایک بار پھر تنہا پرواز کی اور وزیراعظم ہاؤس کا گھیراؤ کیا۔ نواز شریف نے اس جماعت پر دس کروڑ لینے کا الزام لگایا۔ یا نواز شریف جھوٹا ہے یا یہ جماعت۔ کبھی نواز شریف سے ۵۰ سیٹوں کا مطالبہ کرتی ہے۔ کبھی مسلم لیگ کو چوروں اور لٹیروں کی جماعت کہتی ہے۔ تیسری طرف قومی یک جہتی کونسل میں بھی شامل ہے۔ کبھی کہتی ہے کہ کوئی اس قابل نہیں ہم خود انقلاب لائیں گے۔ کبھی جمہوری نظام جاری رکھنے کا نعرہ بلند کرتی ہے۔ کچھ کرنا چاہتی ہے لیکن اپنا "اول" نمبر برقرار رکھنے کا کریڈٹ بھی حاصل کرنا چاہتی ہے"۔ (صفحہ ۲۶، ۲۷)

جمعیت علمائے اسلام
(فضل الرحمٰن گروپ)

"پاکستان اور قائداعظم کے مخالف دیوبند مکتبہ فکر کے علماء کی نمائندہ یہ جماعت بھی تمام عمر اسلام اسلام کرتی رہی۔ اسلامی نظام کے نفاذ کی داعی یہ جماعت ہمیشہ لادین قوتوں اور سیکولر نظام کی داعی جماعتوں سے تو اتحاد کرتی رہی ہے لیکن اسلامی نظام کے قیام کے لئے اسلامی جماعتوں سے ہمیشہ دور رہی ہے۔ ۱۹۷۰ء میں تنہا الیکشن لڑا اس کے بعد ولی خان کی سیکولر جماعت سے اتحاد کیا۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ میں مولانا مفتی محمود صاحب کی قیادت میں ضرور دوسری تمام جماعتوں کے ساتھ مل کر بھرپور حصہ لیا لیکن عام حالات میں اسلامی قوتوں کے ساتھ کبھی اتحاد نہیں کیا۔ پیپلز پارٹی کی حکومت سے اتحاد آخر وقت تک جاری رہا۔ اس جماعت کا دوغلہ پن جماعت کے سربراہ کے اس بیان سے ظاہر ہے۔ "موجودہ کرپٹ نظام مجبوراً برداشت کرنا پڑ رہا ہے" لیکن کرپشن کرنے والی جماعت سے آخر دم تک نبھاتے رہے۔

دوسرا دوغلا پن ملاحظہ کریں کہ ایک طرف ۱۹۹۶ء ۱۹۹۷ء بجٹ کے خلاف یوم احتجاج بھی منایا اور دوسری طرف زبردستی بجٹ منظور کروانے کے بعد حکومتی پارٹی کی طرف سے دیئے گئے وزیر خزانہ کے عشائیہ میں بھی شرکت کی"۔ (صفحہ ۲۵)

جنرل ضیاء الحق

"موصوف ۱۹۷۷ء کی تازہ بہ تازہ نظام مصطفیٰ تحریک کے بعد برسر اقتدار آئے تھے۔ عوام الناس اور فوج کی مکمل طاقت ہونے کے باوجود ایک بھی "سنہری" کارنامہ سرانجام نہیں دے سکے۔ جو ان کا نام تاریخ میں سنہری حروف میں چھوڑ جاتا۔

پپو کے قاتلوں کو پھانسی پر لٹکا دیا لیکن اس قسم کے ایک اور واقعہ میں بہت بڑی فیملی کے جوان فلم ایکٹر شبنم اور زمرد کیس میں پکڑے گئے تو موصوف کے تمام اسلامی اصول ٹوٹ گئے اور ان لوگوں کا بال بھی بیکا نہ کر سکے۔ سیاسی جماعت پیپلز پارٹی کے لوگوں کو صرف سیاسی سرگرمیوں کی وجہ سے کوڑے لگائے گئے لیکن اسلام کے خلاف کام کرنے والوں اور غیر شرعی حرکات اور جرائم کرنے والوں کو کوڑے نہ لگا سکے۔ نظام عدل قائم کرنا چاہتے تھے لیکن قائم نہ کر سکے۔ رشوت ختم کرنا چاہتے تھے لیکن ایسا نہ کر سکے۔ اس قسم کے اچھے کام وہ کرنا چاہتے تھے لیکن گیارہ سال تک صرف دل ہی دل میں سوچتے رہے اور یہی حسرتیں لے کر اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ ملک میں اسلام کا نظام عدل اور دوسرے انقلابی اقدامات نافذ کرنے کا جو سنہری موقع جنرل ضیاء الحق نے ضائع کیا وہ آج تک کسی اور کو نہیں ملا۔ اسلام کی چند اقدار کا جس طریقے سے نفاذ کیا گیا اس نے اسلامی نظام کا حلیہ بگاڑ کے رکھ دیا۔ مثلاً ایک سپاہی کو نماز کا پابند تو بنانے کی کوشش کی کہ نماز کے وقت نماز پڑھے لیکن اس سپاہی کے چوک میں کھڑے ہو کر رشوت لینے کا کوئی سدباب نہ کیا۔ موصوف نے ایک موقع پر خود تسلیم کیا تھا کہ رشوت کا ریٹ ۵۰ سے ۵۰۰ روپے تک بڑھ چکا ہے۔ یعنی پہلے سے موجودہ رشوت اور کرپشن میں ان کے دور تک مزید ۵۰۰ فی صد تک اضافہ ہو چکا تھا۔ ہر برائی کو ختم کرنے کی بجائے دبائے رکھا۔ یہ وجہ ہے کہ وقتی طور پر دبائی ہوئی یہ برائیاں ان کے جانے کے فوراً بعد سامنے آگئیں۔ جنرل چشتی جو ضیاء الحق کے دور میں مارشل لاء لگانے والے ساتھیوں میں اہم ترین رکن اور وفاقی وزیر رہے ہیں ان جرنیلوں کے بارے میں ۹۶-۸-۱ کی ایک اخبار میں ان الفاظ میں بیان دیتے ہیں۔ یہ بیان پہلے ایک ڈائجسٹ میں بھی چھپ چکا ہے۔ جرنیلوں نے امریکہ اور دوسرے ممالک سے آنے والے اسلحہ کو جو افغان مجاہدین کے لئے ہوتا تھا دوسرے ملکوں کے ہاتھوں فروخت کر کے کروڑوں روپے کمائے۔ ہیروئن اور وی سی آر کی ان کے دور میں جس طرح کھلم کھلا اجازت دی گئی اس نے قوم کو اخلاقی طور پر کھوکھلا کر کے رکھ دیا"۔ (صفحہ ۴۰، ۴۱)

علماء کرام

"ملک میں نہایت طاقت ور طبقہ جو عوام کے مذہبی جذبات کو ابھار کر ہر کام کروا سکتا ہے ہمارے علماء کرام ہیں۔ مختلف تحاریک میں ان کا نمایاں کردار ضرور رہا ہے۔ تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوت۔ ۱۹۷۷ء کی نظام مصطفیٰ کی تحریک سے علماء کا کردار نکال دیں تو کچھ بھی نہیں رہ جاتا۔ لیکن اسلامی نظام کے قیام، غنڈہ گردی، چور بازاری، عوام کو لوٹنے والوں کا مقابلہ کرنے کے لئے انہوں نے آج تک مل کر کوئی مؤثر آواز نہیں اٹھائی۔ ہر جماعت ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر بیٹھی ہے۔ انفرادی طور پر کوششیں ضرور ہوئی ہیں۔ غلط لوگ غلط کام کے لئے آپس میں مل جاتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ نیک کام کے لئے آپس میں ایک نہیں ہوتے۔ کئی مذہبی پارٹیاں غلط لوگوں کو اپنی پارٹی میں اس لئے قبول کر لیتی ہیں کہ غلط ہے تو کیا ہوا۔ بریلوی تو ہے، دیوبندی تو ہے۔ اس چیز نے برے بھلے کی تمیز کو ختم کر کے رکھ دیا ہے۔ اسی طرح علماء کرام نے مذہبی کاموں کے لئے امداد دینے والے کو نہیں پرکھا کہ سمگلنگ کا پیسہ آرہا ہے یا بلاوٹ کا کاروبار کرنے والے کا پیسہ لگ رہا ہے۔ انہوں نے صرف یہ دیکھا کہ اس پیسے سے ہماری مسجد یا مدرسہ بن رہا ہے اور ہمارے دوسرے کاموں کے لئے وسائل مہیا ہو رہے ہیں یا نہیں۔ اس چیز نے بھی کرپشن کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ کبھی کچھ علماء ایک پارٹی کے حق میں فتویٰ دیتے ہیں اور دوبارہ اس پارٹی کے خلاف فتویٰ دے دیتے ہیں۔ سیکولر جماعتوں سے اکثر مذہبی جماعتیں اتحاد کرتی رہی ہیں۔ لیکن دینی قوتوں سے اتحاد نہیں کرتی رہیں جس سے اکثر جماعتیں کمزور، بیکار اور غیر مؤثر ہو کر رہ گئی ہیں۔ اور قدرت نے تمام اسلامی جماعتوں کو ہرا کر ان کے اصل مقام تک پہنچا دیا ہے"۔ (صفحہ ۴۳)

نواب زادہ نصر اللہ خان

"پاکستان بن گیا تو میری داڑھی پیشاب سے مونڈھ دینا"، یہ الفاظ تحریک پاکستان کے وقت ایک احراری لیڈر اور جماعت کے سربراہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے کہے تھے۔ اسی جماعت مجلس احرار کے جنرل سیکرٹری نوابزادہ نصر اللہ خان تھے جن کی سیاست کا آغاز ہی پاکستان اور قائداعظم کی مخالفت سے ہوا اور مختلف ادوار میں "نام نہاد جمہوریت" کی بحالی کے لئے کوشاں رہے لیکن ملک سے رشوت، کرپشن اور اقرباء پروری جیسی لعنتیں ختم کرنے کے لئے کوئی کردار ادا نہیں کر سکے۔ ساری عمر جمہوریت، جمہوریت کرتے رہے۔ اب مسلسل دس سال سے جمہوری نظام نافذ ہے اسی نظام کی بدولت سیاستدانوں، بیوروکریسی اور بڑے لوگوں کی لوٹ مار، کرپشن، رشوت، چور بازاری انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ سیاست دانوں کو پلاٹ دینے کی لسٹیں، قرضہ لینے کی لسٹیں، واپڈا، ٹیلی فون کے واجبات ادا نہ کرنے کی لسٹیں سامنے آچکی ہیں۔ لیکن "بابائے جمہوریت" نے انتہا کی کرپشن کے خلاف آج تک ایک بھی لفظ منہ سے نہیں نکالا۔ موصوف نے ایک بہت بڑی مل کے لئے کروڑوں کا قرضہ بھی لے لیا ہے۔ اور اپنا ایک صاحبزادہ بھی وزیر بنوا لیا۔ غالباً ان کے اس کردار نے ان کے سابقہ کردار پر پانی پھیر کر رکھ دیا ہے"۔ (صفحہ ۵۷)

جنرل محمد ضیاء الحق کے دور میں بدعنوانیوں، کرپشن اور لوٹ مار کرنے والوں کی حوصلہ افزائی

"جنرل ضیاء الحق نے جب جولائی ۱۹۷۷ء میں اقتدار سنبھالا تو سب سے پہلے یہ اعلان کیا کہ مارشل لاء حکام نے وزراء، معاونین، مشیروں اور ارکان اسمبلی اور اعلیٰ سرکاری افسروں کے خلاف تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ اس میں ان کی بدعنوانیوں اور اثاثوں کی چھان بین بھی شامل ہیں۔ پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن، پورٹ قاسم، کراچی پورٹ ٹرسٹ میں کروڑوں کے غبن اور خرد برد کا سراغ لگانے کا اعلان کیا گیا اور پیپلز فاؤنڈیشن ٹرسٹ کے اثاثے منجمد کر دیئے گئے۔ سپریم کورٹ کے مختلف ججوں اور سیاسی لیڈروں نے بھی اس اعلان کا خیر مقدم کیا۔

جنرل صاحب وقتاً فوقتاً احتساب کرنے اور کرپشن میں ملوث سیاستدانوں اور سرکاری افسران کو سزا دینے یا نااہل قرار دینے کے بارے میں اپنی نشری تقریروں میں دہراتے رہے۔

انتخابی دھاندلیوں میں ملوث ۴۷۵ اعلیٰ سول افسروں اور زرعی اصلاحات کی خلاف ورزیوں کے جرم میں مسٹر بھٹو، ممتاز بھٹو اور غلام مصطفیٰ جتوئی پر مقدمات چلانے کے فیصلے بھی منظر عام پر آئے۔

۸۹ سیاست دانوں کے مقدمات نااہل قرار دینے والی عدالتوں کے سپرد بھی کر دیئے گئے جن میں بیگم نصرت بھٹو، حفیظ پیرزادہ، ممتاز بھٹو، شیخ رشید، قائم علی شاہ، معراج خالد، صادق قریشی، جام صادق، عبداللہ بلوچ، وحید کپڑ، نصر اللہ خٹک، ملک حاکمین، بیگم اشرف عباسی، افتخار تاری، رانا اقبال، ارشاد ملک، شمیم احمد خان، غلام نبی، خورشید حسن میر، مختار اعوان، خالد ملک، طاہر محمد خان اور حفیظ چیمہ شامل تھے۔ لیکن آج تک کسی کے خلاف کارروائی

نہ ہو سکی۔ وہائٹ پیپروں کی کئی ضخیم جلدیں شائع کی گئیں لیکن اپنے ہی لگائے ہوئے الزامات کی جنرل صاحب تحقیقات نہ کرا سکے۔

نہ صرف جنرل صاحب بھٹو دور کی کرپشن، بدعنوانیوں اور خرد برد میں ملوث کئی افراد کے خلاف کوئی ایکشن لے سکے بلکہ ان کی اپنی کابینہ کے وزیروں کی کرپشن کے کئی سکینڈل سامنے آئے۔ جس میں وزیر تجارت میاں زاہد سرفراز کا ری کنڈیشنڈ کاروں کا سکینڈل تھا۔ جس میں ریکنڈیشنڈ کاروں پر پابندی کے باوجود یہ کاریں درآمد کی گئیں۔ اس وقت کے اسسٹنٹ کلکٹر امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ مسٹر سیف الرحمان نے انکشاف کیا تھا کہ اس سکینڈل میں ملوث ارکان کو وفاقی وزیر کی پشت پناہی حاصل ہے۔ بہر حال وفاقی وزیر صاحب نے کہا کہ یہ خبر بے بنیاد اور جھوٹی ہے اور ان پر الزام ثابت ہو جائے تو ان کو گولی مار دی جائے۔

مصطفیٰ گوکل (وفاقی وزیر) کا شپنگ کارپوریشن کے جہازوں کی خرید و فروخت کا بہت بڑا سکینڈل بھی سامنے آیا۔

جنرل صاحب کے دور میں ۴۲ پاکستانی سفیروں میں سے ۱۸ کا تعلق فوج سے تھا۔ ۸۵۔۱۹۸۰ء کے دوران ۱۹۶ اعلیٰ افسروں کو مرکزی حکومت کے اعلیٰ عہدوں کے لئے چنا گیا۔ ۱۱۰، افسروں کو کنٹریکٹ پر رکھا گیا۔ اور فوجی افسران کو ۴۴۸۰۲۸، ایکڑ اراضی تقسیم کی گئی۔

اسی دور میں ۳۱ ہزار زکوٰۃ کمیٹیاں بھی قائم کی گئیں جن میں خرد برد کے واقعات اخباروں کی زینت بنتے رہے۔

ایک فوجی افسر کی فرم کو فائدہ پہنچانے کے لئے موٹر سائیکل پر ہیلمٹ پہننے کی لازمی شرط کا قانون لاگو کیا گیا۔ اور اسے کروڑوں کا فائدہ پہنچایا گیا۔

غلام اسحاق خان اس دور کے وزیر خزانہ تھے لیکن فنانس کمپنیوں کا ایک سکینڈل سامنے آیا جس میں لوگوں کا کروڑوں روپیہ پھنس گیا۔ ذمہ داروں کو سزا اور لوگوں کا لٹا ہوا پیسہ نکلوانے کے لئے کسی قسم کے اقدامات نہیں کئے گئے۔

جنرل ضیاء الحق نے جونیجو کی جس کابینہ اور اسمبلی کو کرپشن اور بدعنوانی کے الزامات کی وجہ سے توڑا اسی کابینہ میں سے آٹھ وزراء جنرل صاحب نے اپنی کابینہ میں دوبارہ رکھ لئے۔

جنرل ضیاء الحق نے امریکی رسالہ "ٹائمز" پر پابندی لگا دی تھی جس میں ان کے ساتھی جرنیلوں کو دنیا کے امیر ترین جرنیلوں کی فہرست میں شامل کیا گیا تھا۔ ضیاء الحق کے دور میں ان کے برادر نسبتی نے بنکوں سے ۱۷۰ کروڑ روپے کے قرضے حاصل کئے۔

۸۸۔۴۔۲۵، کے اخبارات میں یہ خبر آئی کہ ضیاء/جونیجو دور میں پچھلے پانچ سالوں میں بااثر افراد کے ایک ارب ۱۹ کروڑ کے قرضے معاف کئے گئے۔

(صفحہ ۲۴۷، ۲۴۹)

fozman foods

A LEADING BUYING GROUP FOR GROCERS AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TELEPHONE
0181-478 6464
0181-553 3611

معاشی مسائل کے فوری حل کا منصوبہ

فاضل مصنف نے کتاب کے آخر میں پاکستان کے موجودہ معاشی مسائل کے فوری حل کا ایک منصوبہ بھی پیش فرمایا ہے جس کے دس ابتدائی نکات انہی کے الفاظ میں حسب ذیل ہیں:

"۱۔۔۔۔۔ چھ اسمبلیاں توڑ کر ایک سربراہ مملکت اور چند وزیروں سے کام چلایا جائے۔

۲۔۔۔۔۔ ہر سطح پر سادگی سے کام لیا جائے اور ایک گورنر دو گاڑیاں اور ایک وزیر ایک گاڑی کے اصول کو اپنایا جائے۔

۳۔۔۔۔۔ ۲۵۰ وزراء کیلئے مخصوص ۲۵۰ کوٹھیوں کو کرایہ پر چڑھا کر ان کا کرایہ قومی خزانے میں جمع کرایا جائے۔

۴۔۔۔۔۔ تمام محکموں میں فی الفور ٹرانسپورٹ پول ختم کر کے سرکاری افسروں کو گاڑیاں مہیا کرنے کا سستا اور آسان طریقہ اپنایا جائے۔ جس سے ہزاروں کی تعداد میں گاڑیوں اور پٹرول کی مد میں اربوں روپے کی بچت ہو گی۔

۵۔۔۔۔۔ ایم این اے، ایم پی اے ہوسٹل ختم کر کے ان کو کرایہ پر (ہوٹل کی طرح) دیا جائے۔ اس سے کروڑوں روپے ماہانہ کی آمدن ہو گی۔

۶۔۔۔۔۔ خوشحال لوگوں سے معاف کئے گئے قرضے واپس نکلوائے جائیں۔ ان کا سود/مارک اپ بھی وصول کیا جائے۔ اور قومی خزانے میں جمع کیا جائے۔

۷۔۔۔۔۔ سرکاری طور پر بیرون ملک علاج کی سہولت فی الفور واپس لے لی جائے۔

۸۔۔۔۔۔ چھ سات اشیاء جن میں گھی، چینی، بجلی کے ۳۰۰ سے ۵۰۰ یونٹ، دوائیاں اور کتابیں کاپیاں وغیرہ ہوں انتہائی سستے نرخوں پر مہیا کی جائیں جس سے فوری طور پر ۱۳ کروڑ لوگوں کو ذہنی اذیت سے نکالا جا سکے۔

۹۔۔۔۔۔ اسی دوران ملک میں رائج انتخابی سسٹم اور عدالتی نظام اور پولیس کے نظام کو تبدیل کیا جائے۔ اس سلسلہ میں سابقہ ناکام تجربوں سے سبق حاصل کیا جائے اور عوام کی آراء کا خیال رکھا جائے۔

۱۰۔۔۔۔۔ وزیر اعظم ہاؤس، پریذیڈنٹ ہاؤس، گورنر ہاؤس اور وزیر اعلیٰ ہاؤس میں چند کاریں رکھ کر باقی کو فی الفور نیلام کر کے قومی خزانہ میں پیسہ جمع کرایا جائے"۔

(۳۲۹، ۳۳۰)

لمحہ فکریہ

کیا کوئی رجل رشید نہیں جو یہ غور کر سکے کہ اگر

۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کا دن تاریخ پاکستان میں ختم نبوت کے تحفظ اور پاسبانی کا دن تھا تو ختم نبوت کے چیمپئن حکمرانوں، سیاست دانوں، اور مذہبی رہنماؤں کے ہاتھوں ملک و قوم پر کیوں یہ حشر بپا ہو رہا ہے اور وہ کیوں ہر روز ایک نئی قیامت سے دو چار ہو رہے ہیں؟؟۔

چند مجرّب روحانی نسخے

(شیخ مبارک احمد۔ سابق مبلغ افریقہ، برطانیہ وامریکہ)

ہم عاجز انسان ہیں۔ مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کئی قسم کی مشکلات میں مبتلا ہوتے ہیں۔ قسم قسم کی پریشانیوں سے ابتقال کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور دکھ اٹھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے اس کے رحم و کرم سے بیماریاں، مشکلات اور پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں۔ مختلف اوقات میں بزرگوں اور خدا رسیدہ بندوں کی زبان مبارک سے تیر بہدف روحانی نسخوں کا علم پا کر انہیں استعمال کر کے کامیابی اور کامرانی نصیب ہو سکتی ہے۔ ذیل میں چند ایسے نسخے درج کئے جاتے ہیں جو مجرب بھی ہیں اور خدا تعالیٰ کے خاص برگزیدہ مقربان الٰہی کے بیان کردہ ہیں۔

نسیان کے لئے

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوریؓ بیان کرتے ہیں ؟"ایک دفعہ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا، حضور، مجھے نسیان کی بیماری کا غلبہ ہو گیا ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا "رب کل شئی خادمك رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی" پڑھا کرو۔ اس پر خاکسار نے عمل کیا اور مجھے بہت فائدہ ہوا"

(اصحاب احمد جلد دہم صفحہ ۲۵۰)

مشکلات کے ازالہ کے لئے

حضرت شہزادہ عبدالمجید خان صاحب مبلغ طہران نے ایک خط میں جو حضرت پیر منظور محمد صاحب مصنف قاعدہ یسرنا القرآن کی خدمت میں ۲۸/دسمبر ۱۹۲۶ء کو لکھا۔ "جب یہ عاجز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر چکا تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ مشکلات کے وقت بعد از نماز عشاء دو رکعت نماز قضاء حاجت ادا کر کے سو دو سو دفعہ یا اس سے کم و بیش استغفار اور ایسے ہی سو دو سو دفعہ، درود شریف، یا کم و بیش پڑھ کر خوب دعا مانگو۔ اللہ تعالیٰ حاجتوں کو نہیں اٹکائے گا۔

(ضمیمہ درود شریف صفحہ ٤٤ مؤلفہ حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب بقا پوریؓ)

امتحان میں کامیابی کے لئے

حضرت ڈاکٹر عطر دین صاحبؓ کا بیان ہے کہ میں نے وٹرنری کالج کے پہلے سال کا امتحان دینا تھا۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا "تین دفعہ ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة" پڑھ لینا اور پھر اندر جا کر امتحان دینا"۔ چنانچہ حضور کے ارشاد کے مطابق میں نے ایسا ہی کیا۔ اور بفضل خدا کامیاب ہو گیا۔ (اصحاب احمد جلد دہم صفحہ ٢٤٤)

بیماری سے شفا کے لئے

حضرت حافظ نور محمد صاحبؓ آف فیض اللہ چک کا بیان ہے کہ وہ بیمار ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی بیماری کا حال بیان کیا۔ رات کو جب آپ سوئے تو خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "آپ توجہ کے ساتھ لا حول ولاقوة الا بالله العلی العظیم کا وظیفہ کریں۔ اللہ تعالیٰ جلد شفا دے گا"۔ چنانچہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں روزانہ لاحول پڑھنا شروع کر دیا۔ ابھی ایک ہفتہ ہی گزرا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیماری جاتی رہی"۔ (حیات قدسی جلد چہارم صفحہ ۳۰)

مالی مشکلات سے نجات کے لئے

حضرت میاں عبداللہ سنوریؓ صاحب کا بیان ہے کہ میں مالی مشکلات میں مبتلا تھا اور مقروض تھا۔ اس پریشانی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان مشکلات کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا "میاں عبداللہ! ہم بھی انشاء اللہ دعا کریں گے لیکن آپ اس طرح کریں کہ فرضوں کی نماز کے بعد گیارہ دفعہ لاحول و لا قوة الا بالله العلی العظیم کا وظیفہ جاری رکھیں" خاکسار کو جب کبھی مالی پریشانی ہوتی تو یہی وظیفہ کرتا ہوں۔ یہاں تک کہ بفضل خدا کشائش ہو جاتی ہے۔"

(حیات قدسی جلد سوم صفحہ ۸۰)

سخت مصائب کے لئے

ایک دوست نے جو قصور کے رہنے والے تھے سخت مشکلات اور مصائب میں مبتلا تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں لکھا اور دعا کے لئے عرض کیا کہ دعا کے طور پر کوئی وظیفہ بتائیں۔ حضور نے فرمایا کثرت سے آیت کریمہ "لا اله الا انت سبحانك انی كنت من الظلمين" پڑھا کریں اور اس کا وظیفہ اس طرح کریں۔ رات کے وقت اگر موسم سرما ہو تو مونہہ لحاف یا چادر میں ڈھانپ کر یہ آیت شریفہ پڑھا کریں۔ اور پڑھتے پڑھتے سو جایا کریں۔

یہ اس شان کا وظیفہ ہے کہ اگر انسان دریا کے اندر مچھلی کے پیٹ میں بھی ہو تو اس ابتلاء سے اللہ تعالیٰ اس دعا کی برکت سے نجات فرما دے گا۔ حضرت یونسؑ نے اسی دعا کی برکت سے نجات پائی۔

(حیات قدسی جلد سوم صفحہ ۸۲)

بے بسی کے عالم سے نجات کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول سیدنا حکیم نورالدینؓ نے اپنی خود نوشت سوانح میں لکھا ہے "میرے ایک محسن عبدالرشید بنارس کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے میرے ساتھ بڑی نیکیاں کی ہیں۔ وہ مراد آباد میں رہتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک مہمان عشاء کے بعد ان کے ہاں آ گیا۔ ان بنارسی بزرگ کے بیوی بچے نہ تھے۔ مسجد کے ایک حجرے میں رہتے تھے۔ حیران ہوئے کہ اب اس مہمان کا کیا بندوبست کروں۔ اور کس سے کہوں۔ انہوں نے مہمان سے کہا آپ کھانا پکنے تک آرام کریں۔ وہ مہمان لیٹ گیا اور سو گیا۔ انہوں نے وضوء کر کے قبلہ رخ بیٹھ کر یہ دعا پڑھنی شروع کر دی۔" افوّض امری الی الله ان الله بصير بالعباد (اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ یقیناً اللہ اپنے بندوں کے حالات کو خوب دیکھنے والا ہے)۔ جب اتنی دیر گزری جتنی دیر میں کھانا پک سکتا ہے یہ دعا برابر پڑھتے رہے کہ اتنے میں ایک آدمی نے باہر سے آواز دی کہ حضرت میرا ہاتھ جلتا ہے۔ جلدی آؤ۔ یہ اٹھے تانبے کی ایک رکابی میں گرم گرم پلاؤ لئے ہوئے آیا۔ انہوں نے لے لیا اور مہمان کو اٹھا کر کھلایا۔ اس رکابی کا کوئی مالک نہ نکلا۔ کہا کرتے تھے کہ جس کی رکابی ہو لے جائے۔ لیکن اس کا کوئی مالک نہ نکلا۔

(مرقاۃ الیقین صفحہ ۲۱۷)

باقی صفحہ نمبر ۱٦ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

نشانات کا غلبہ ہے جو جماعت احمدیہ کو تمام دنیا پر غالب کرے گا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۵ر اگست ۱۹۹۷ء بمطابق ۱۵ر ظہور ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مئی مارکیٹ من ہائم (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

آج خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ جرمنی کا بائیسواں جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور جیسا کہ سابق میں یہ طریق رہا ہے خطبہ جمعہ ہی کو افتتاحی خطاب بنا لیا جاتا ہے چنانچہ آج اس افتتاحی خطاب میں یعنی خطبہ جمعہ کی صورت میں میں جماعت کے سامنے کچھ ایسی نصائح رکھنا چاہتا ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک الفاظ میں ہیں۔ حضرت اقدسؑ کی تحریرات اگر محض پڑھ کر سنائی جائیں تو اکثر و بیشتر لوگ اس سے مستفید نہیں ہو سکتے کیونکہ علم کا معیار نسبتاً کم ہے اور بعض اہل علم کے لئے بھی دو دو تین تین دفعہ تحریرات کو پڑھنا ہوتا ہے تب جا کے وہ مطالب کو پاتے ہیں۔ اس لئے کچھ عبارت پڑھوں گا کچھ اس کی تشریح کروں گا جیسا کہ جلسہ سالانہ انگلستان میں میرا طریق تھا۔ اسی طریق پر میں آج آپ کے سامنے بعض بہت ضروری نصائح اس افتتاحی خطاب میں کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "یاد رہے کہ یہ اشتہار" یہ ایک اشتہار ہے جو آپؑ نے جاری فرمایا پچھلی صدی کے آخر پر، ابھی صدی پورے ہونے میں ایک دو سال ہی باقی تھے بلکہ معین طور پر میرا خیال ہے شاید ایک سال ہی باقی تھا، ۱۸۹۹ء میں یہ اشتہار شائع فرمایا گیا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں "یاد رہے کہ یہ اشتہار محض اس غرض سے شائع کیا جاتا ہے کہ تا میری جماعت خدا کے آسمانی نشان دیکھ کر ایمان اور نیک عملوں میں ترقی کرے"۔ یہ پہلا فقرہ ہے اس میں بعض آسمانی نشانوں کا وعدہ ہے اور اشتہار دے کر ان نشانوں کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے کہ میں آج ہی آپ کو مطلع کر رہا ہوں تاکہ جب نشان دکھائے جائیں گے تو جماعت اپنے ایمان میں ترقی کرے۔

"اور ان کو معلوم ہو کہ وہ ایک صادق کا دامن پکڑ رہے ہیں، نہ کاذب کا"۔ ان کو پورا اطمینان ہو جائے نشان دیکھ کر کہ انہوں نے ایک سچے کا پہلو پکڑا ہے، سچے کا دامن پکڑا ہے جھوٹے کا نہیں۔ "اور تا وہ راستبازی کے تمام کاموں میں آگے بڑھیں اور ان کا پاک نمونہ دنیا میں چمکے"۔ صرف یہی نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان پختہ ہو بلکہ اس کے نتیجے میں جو اصل مقصد ہے مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا کہ راستبازی کے کاموں میں آگے بڑھیں اور ان کا نمونہ ایک روشن نمونے کے طور پر دنیا کے سامنے چمکے۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانے میں صدی کے آخر پر جب دشمن بکواس کر رہا تھا اس کا ذکر فرماتے ہیں اور عجیب بات ہے کہ اب بھی صدی کے آخر پر ویسا ہی شور و غوغا بپا ہے اور ہر جگہ دشمن اسی قسم کی باتوں کو دہرا رہا ہے جو گزشتہ صدی کے آخر پر دہرائی جا رہی تھیں۔

"ہر ایک طرف سے مجھ پر حملے ہوتے ہیں اور نہایت اصرار سے مجھ کو کافر اور دجال اور کذاب کہا جاتا ہے اور قتل کرنے کے لئے فتوے لکھے جاتے ہیں"۔ یہ سب کچھ جو صدی کے آخر پر پچھلی صدی میں ہو رہا تھا اب پھر اسی طرح ہو رہا ہے "پس ان کو چاہئے (یعنی میری جماعت کو چاہئے) کہ صبر کریں اور گالیوں کا گالیوں کے ساتھ ہرگز جواب نہ دیں"۔ صبر کریں اور گالیوں کے ساتھ ہرگز جواب نہ دیں "اور اپنا نمونہ اچھا دکھا دیں کیونکہ اگر وہ بھی ایسی ہی درندگی ظاہر کریں جیسا کہ ان کے مقابل پر کی جاتی ہے تو پھر ان میں اور دوسروں میں کیا فرق ہے۔ اس لئے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ ہرگز اپنا اجر پا نہیں سکتے جب تک صبر اور تقویٰ اور عفو اور درگزر کی خصلت سب سے زیادہ ان میں نہ پائی جائے"۔

یہ اقتباس میں نے خصوصیت سے جماعت جرمنی میں اس خطبے میں پڑھنے کے لئے چنا تھا۔ وجہ یہ ہے کہ آج کل جماعت احمدیہ جرمنی خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی تیزی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے اور بہت سی جگہ اب جماعت کے دشمن اقلیت بن گئے ہیں اور یہ خیال کہ اب ہم طاقتور ہو گئے ہیں اس لئے اپنی طاقت کا مظاہرہ کریں اور خلاف بولنے والوں کے منہ توڑیں یہ خیال جہالت کے نتیجے میں از خود پیدا ہوتا ہے یا طبعی جوشوں کے نتیجے میں نوجوانوں میں ایک ردعمل پایا جاتا ہے۔ بہادر وہ ہے جو طاقت رکھتے ہوئے اصولوں کو نہ چھوڑے، جو طاقت رکھتے ہوئے انکسار سے کام لے اور درگزر اور عفو سے کام لے۔ یہ وہ ضرورت تھی جس کی وجہ سے آج میں آپ کے سامنے یہ اشتہار پڑھ کے سنا رہا ہوں۔

آپ کو ایک قسم کا غلبہ نصیب ہے۔ آپ کے مقابل پر جو جلسے کئے جا رہے ہیں ان کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ چند سو کے سوا اور لوگ وہاں اکٹھے نہیں ہوتے اور محض گالی گلوچ اور بکواس کے بعد رخصت ہو جاتے ہیں۔ مگر آپ جو کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک ظاہری عدد کی صورت میں بھی عظمت پا رہے ہیں اور دن بدن یہ ظاہری عدد کی عظمت بڑھتی جائے گی۔ مگر اگر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان نصائح کو نظر انداز کر دیا اور ظاہری عدد کی برتری ہی کو اپنی عظمت سمجھا تو آپ کی ساری عظمتیں ذلتوں میں تبدیل ہو جائیں گی۔ یہ وہ نصیحت ہے اور یہ انذار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نصیحت کی صورت میں آپ کے سامنے رکھا ہے "اگر وہ بھی ایسی ہی درندگی ظاہر کریں جیسا کہ ان کے مقابل پر کی جاتی ہے تو پھر ان میں اور دوسروں میں کیا فرق ہے۔ اس لئے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ ہرگز اپنا اجر پا نہیں سکتے جب تک صبر اور تقویٰ اور عفو اور درگزر کی خصلت سب سے زیادہ ان میں نہ پائی جائے"۔

صبر اور تقویٰ اور عفو اور درگزر یہ چار صفات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خصوصیت کے ساتھ بیان فرمائی ہیں اور انہی چار صفات کے مقابل پر چار اور صفات ہیں جو آپ سورہ فاتحہ کے حوالے سے آپ کے سامنے پیش کریں گے اور یہ مضمون ہے جو باہم ربط رکھتا ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت جرمنی کے چھوٹے بڑے، عورتیں اور مرد سب غور سے اس مضمون کو سن کر اپنے دلوں کی تہوں میں جگہ دیں گے اور سنبھال کر رکھیں گے۔ سنبھال کر رکھنے کا ایک تو مطلب ہوتا ہے کہ استعمال ہی نہیں کیا، میری وہ مراد نہیں۔ سنبھال کر اس سے چمٹے رہیں اسے حرز جان بنا لیں، اسے اپنا اوڑھنا بچھونا کر لیں۔ یہ نصیحتیں جو اس اشتہار میں کی گئی ہیں یہ اسلام کی جان ہیں اگر ان پر آپ پوری طرح سے کاربند ہو گئے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی فتح ہی فتح ہے کوئی دنیا کی طاقت پھر آپ کو کسی طرف سے بھی، کسی پہلو سے شکست نہیں دے سکتی۔

فرمایا "اگر مجھ پر بہتان لگائے جاتے ہیں تو کیا اس سے پہلے خدا کے رسولوں اور راستبازوں پر الزام نہیں لگائے گئے؟"۔ کون سا خدا کا رسول اور راستباز ہے جس پر ویسے ہی الزام نہ لگائے گئے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لگائے جاتے ہیں اور اس جواب میں ہی بہت بڑی دلیل آپ کے ہاتھ میں تھما دی گئی۔ یہ چیلنج ہے جو آپ ہر احمدیت کے دشمن کو کر سکتے ہیں کہ جو اعتراض تم مسیح موعود علیہ السلام پر کرتے ہو اس سے پہلے ایک مسئلہ طے کر لو کہ وہ اعتراض حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ پر نہ ہوا ہو۔ اگر ہوا ہے تو پھر اسی اعتراض کو آپؐ کے خادم پر کرنے کا تمہیں کوئی حق نہیں۔ اور اگر ہوا ہے تو تم بتاؤ کہ کیا تم جواب دے سکتے ہو؟ نہیں تو ہم حاضر ہیں۔ ہم ان تمام اعتراضات کا جواب دیں گے جو ہمارے آقا کے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات پر کئے جاتے ہیں اور تمہیں طاقت نہیں ہے کہ تم ان کا جواب دے سکو۔ یہ ایک بہت ہی عظیم لیکن انتہائی قطعی اور یقینی چیلنج ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریر سے ابھرتا ہے۔ یہ آپ استعمال کر کے دیکھیں اور کبھی آپ کو شرمندگی نہیں اٹھانی پڑے گی۔

فرمایا "کیا حضرت موسیٰ پر یہ اعتراض نہیں ہوئے کہ اس نے دھوکہ دے کر ناحق مصریوں کا مال کھایا اور جھوٹ بولا کہ ہم عبادت کے لئے جاتے ہیں"۔ حضرت موسیٰؑ پر یہ اعتراض کیا گیا اور بعینہٖ اس سے ملتا جلتا اعتراض چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی کیا گیا تھا اس لئے آپ نے اس اعتراض کا حوالہ دیا کہ

حضرت موسیٰ پر یہ اعتراض کیا گیا کہ ”مصریوں کا مال کھایا اور جھوٹ بولا کہ ہم عبادت کے لئے جاتے ہیں اور جلد واپس آئیں گے اور عہد توڑا اور کئی شیر خوار بچوں کو قتل کیا“۔ یہ اور اعتراض بھی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ پرانے نبیوں پر کئے گئے وہ بھی آپ بیان فرمارہے ہیں کہ ”اور کیا حضرت داؤدؑ کی نسبت نہیں کہا گیا کہ اس نے ایک بیگانہ کی عورت سے بدکاری کی“۔ بیگانہ عورت کا نام یاد رکھیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اس کا ہزارواں حصہ بھی الزام نہیں لگا جو حضرت داؤدؑ پر لگایا گیا۔

تو یہ وہ الزام ہے جس کو یہ مولوی لوگ سچا سمجھتے ہیں اور نعوذ باللہ حضرت داؤدؑ کے اوپر الزام میں شامل ہو جاتے ہیں اور ان کی تفاسیر نے اس الزام کو دہرایا ہے 'اوریا' جرنیل تھے جس کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ حضرت داؤدؑ نے اس کی بیوی سے محبت کرکے 'اوریا' کو قتل کروانے کے لئے اس کو ایک ایسے میدان جنگ میں بھیج دیا جہاں سے اس کی واپسی ممکن نہیں تھی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو الزام لگائے گئے اس سے بہت بڑھ کر اسی نوعیت کے اعتراضات پہلے لوگوں نے اپنے اپنے وقت کے انبیاء پر لگائے تھے ”اور فریب سے 'اوریا' نام ایک سپہ سالار کو قتل کرادیا اور بیت المال میں ناجائز دست اندازی کی؟ اور کیا ہارونؑ کی نسبت یہ اعتراض نہیں کیا گیا کہ اس نے گوسالہ پرستی کرائی؟“ یعنی حضرت ہارونؑ نے خود گئوسالہ پرستی کرائی۔ ”اور کیا یہودی اب تک نہیں کہتے کہ یسوع مسیح نے دعویٰ کیا تھا کہ میں داؤد کا تخت قائم کرنے آیا ہوں اور یسوع کے اس لفظ سے بجز اس کے کیا مراد تھی کہ اس نے اپنے بادشاہ ہونے کی پیشگوئی کی تھی جو پوری نہ ہوئی؟“ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ تھے کہ میں داؤدؑ کا تخت دوبارہ قائم کرنے کے لئے آیا ہوں، تخت پر بیٹھنے کے لئے آیا ہوں۔ کیونکہ دشمن جو اس تخت کے معنے صحیح سمجھتا نہیں تھا اس لئے حضرت مسیح سے آپ کے دشمنوں نے طرح طرح کے مذاق اڑائے اور وہ تخت جو آسمانی تخت تھا اس کو زمینی تخت سمجھ کر آپ کا تمسخر اڑاتے رہے اور طرح طرح کی اذیتیں دیتے رہے اس میں اب کیا مراد یہ نہ تھی کہ ”اپنے بادشاہ ہونے کی پیشگوئی کی تھی جو پوری نہ ہوئی اور کیونکر ممکن ہے کہ صادق کی پیشگوئی جھوٹی نکلے“۔

”یہودی یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ مسیح نے کہا تھا کہ ابھی بعض لوگ زندہ موجود ہوں گے کہ میں واپس آؤں گا مگر یہ پیشگوئی بھی جھوٹی ثابت ہوئی“۔ اب ان پیشگوئیوں کی جو لطیف تشریحات، ایسی جو عقل اور دل کو مطمئن کرنے والی ہوں جماعت احمدیہ کرتی ہے وہ ان مولویوں کے بس کی بات نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو جہاد کا ایک کارخانہ دے دیا ہے ان باتوں میں۔ بہت عظیم اسلحہ ہے جو شکست کے نام سے ناآشنا ہے۔ اس اسلحہ کو اس کامیابی کے ساتھ استعمال کریں جس کامیابی کے ساتھ ایک مومن کا شیوہ ہے۔ لیکن یہ تمام کارخانہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو قائم فرمایا ہے اس کی بقاء کے لئے تمام اہم ترین باتیں آپ کے سامنے کھول کر رکھ دی ہیں۔

”ایسا ہی ہمارے نبی ﷺ کے بعض امور پر جاہلوں کے اعتراض ہیں جیسا کہ حدیبیہ کے واقعہ پر بعض نادان مرتد ہو گئے تھے اور کیا اب تک پادریوں اور آریوں کی قلموں سے وہ تمام جھوٹے الزام ہمارے سید و مولیٰ ﷺ کی نسبت شائع نہیں ہوئے جو مجھ پر لگائے جاتے ہیں“۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باقی نبیوں کے حوالے سے بعض باتیں درج فرمادیں لیکن حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی جو گہری عزت اور محبت آپؑ کے دل میں گاڑی گئی تھی آپؑ نے ان الزمات کی تفصیل بیان کرنے سے گریز فرمایا ہے لیکن ایک راز کی بات سمجھادی ہے۔ فرمایا، آنحضرت ﷺ پر جتنے اعتراضات ہوئے ہیں وہ تمام تر میری ذات پر بھی ہوئے ہیں پس جتنے بیہودہ اور گندے اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پر کئے گئے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ کے دشمن نے آنحضرت ﷺ کی ذات پر بھی کئے ہیں۔

پس یہ ایک بہت بڑا چیلنج ہے کہ وہ تمام اعتراضات جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ پر کئے گئے وہ سارے اعتراض یا ان سے ملتے جلتے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پر بھی کئے گئے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے ان تمام اعتراضات کو اکٹھا کیا تھا۔ ایک بھی اعتراض ایسا نہیں نکلا جو آنحضرت ﷺ پر دشمن نے کیا ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ان مولویوں نے اسے دہرایا نہ ہو اس لئے صرف اسی موضوع پر دوٹوک فیصلہ ممکن ہے۔ اس کے لئے آپ علماء کو چیلنج دے سکتے ہیں کہ وہ کوئی ایسا اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کریں جو اعتراض یا اس سے ملتا جلتا اعتراض مخالفین نے آنحضرت ﷺ پر نہ کیا ہو تو اس کو ہم زیر نظر لائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی ان پر فرض ہوگا کہ وہ اعتراض یا اس سے ملتا جلتا جو بھی اعتراض ہو اس کا وہ جواب دیں اور ہم بھی حضرت مسیح موعودؑ پر پڑنے والے اعتراض کا جواب دیں گے مگر پہلے وہ آنحضرت ﷺ کا دفاع کر کے دکھائیں۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ کامیاب دفاع نہیں کر سکیں گے۔ کامیاب دفاع وہی ہے جو صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اور جس کی جماعت احمدیہ کو تربیت دی گئی ہے۔ پس ان سے کہیں گالی کا جواب ہمارے پاس گالی نہیں ہے غصے کا جواب عفو سے دیں گے نفرت کا جواب محبت سے دیں گے مگر ہمارے آقا و مولا پر جو اعتراض تم کرتے ہو پہلے اچھی طرح چھان بین کر کے یہ فیصلہ کر لو کہ کیا ان میں سے کوئی اعتراض آنحضرت ﷺ پر ہوا کہ نہیں۔ اگر ہوا تھا تو مہدی کی شان اپنے آقا سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی۔

یہ ناممکن ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کو تو نئے نئے اعتراضات کا نشانہ بنایا گیا ہو اور آپ کے غلامِ کامل حضرت امام مہدی کو ان اعتراضات سے بچالیا گیا ہو۔ پس سب سے پہلے ایسے اعتراضات کی فہرست تبلیغ کرنے والے احمدیوں کے پیش نظر رکھنی چاہئے اور **نظارت اصلاح و ارشاد کا کام ہے** کہ اس قسم کے اعتراضات کی فہرست بنائیں جس کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اسی نوعیت کے ہونے والے اعتراضات بھی ایک کالم کی صورت میں سامنے درج ہوں تاکہ احمدی مبلغین کے لئے سہولت ہو مگر یہ ایک نازک معاملہ ہے اس کو حل کرنے کے لئے لازم ہوگا کہ اس پمفلٹ میں ساتھ ساتھ یہ سمجھایا جائے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر ہونے والا یہ اعتراض لغو اور جھوٹا ہے اور ہم اس کا جواب دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں لیکن اگر کوئی غیر احمدی سمجھتا ہے کہ اعتراض جھوٹا اور لغو نہیں تو پھر بے شک وہ مسیح موعود علیہ السلام پر ویسا اعتراض کرے۔ ہم اس اعتراض کا جواب بھی اسے دیں گے اور آنحضرت ﷺ پر ویسے ہی اعتراضات کو بھی لغو اور جھوٹا ثابت کریں گے۔ پس اس غرض سے نہیں کہ آپ نعوذ باللہ من ذالك حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دفاع کے لئے حضرت رسول اللہ ﷺ کو آگے کریں۔ یہ ایک اہم بات ہے جس کی پہلے بھی میں نے وضاحت کی تھی اور اب پھر کر رہا ہوں کہ میرا منشاء ہرگز یہ نہیں کہ آنحضرت ﷺ، حضرت مسیح موعودؑ کے دفاع میں آگے بڑھیں۔ بلکہ میرا منشاء تو صرف یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ پر جو اعتراضات کئے گئے ان اعتراضات کا جواب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر گزرنے والے حالات کے ذریعہ دیا جائے اور ثابت کیا جائے کہ ان سب اعتراضات کا وہی جواب درست ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آقا کے دفاع میں پیش کیا ہے۔

پس یہ وہ حکمت عملی ہے اور یہ جہاد کی وہ پالیسی ہے جسے آپ کو اپنانا ہے۔ بعض دفعہ احمدی نوجوان اپنی غفلت کی وجہ سے، لاعلمی کی وجہ سے کسی غیر احمدی کے اعتراض کے مقابل پر فوراً رسول اللہ ﷺ کا حوالہ دے دیتے ہیں اور یہ طریق نامناسب اور ناجائز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی اس طریق کو اختیار نہیں فرمایا۔ آپ نے اپنے اوپر وارد ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا ہے اگر وہ جواب کسی کو تسلیم نہیں تو پھر ویسا ہی اعتراض آنحضرت ﷺ پر بھی کیا گیا۔ گویا کہ مسیح موعود علیہ السلام کے سینے کو آپ ایک طرف کر دیں گے اور سیدھا اعتراض کا نشانہ حضرت محمدؐ رسول اللہ کو بنائیں گے۔ اس بناء پر غلام کو اس کی غلامانہ حیثیت میں ہی آقا کے سامنے رہنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سینہ اسی طرح مقابل پر تنا رہے گا جس طرح ہمیشہ تنا رہا ہے۔ سب سے بڑھ کر حضرت رسول اللہ ﷺ کی غیرت آپ نے دکھائی ہے پس اس پہلو کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ”غرض مخالفوں کا کوئی بھی میرے پر ایسا اعتراض نہیں جو مجھ سے پہلے خدا کے نبیوں پر نہیں کیا گیا۔ اس لئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ جب تم ایسی گالیاں اور ایسے اعتراض سنو تو غمگین اور دلگیر مت ہو کیونکہ تم سے اور مجھ سے پہلے خدا کے پاک نبیوں کی نسبت یہی لفظ بولے گئے ہیں۔ سو ضرور تھا کہ خدا کی وہ تمام سنتیں اور عادتیں جو نبیوں کی نسبت وقوع میں آچکی ہیں ہم میں پوری ہوں“۔ ان تمام اعتراضات کا انبیاء کی ذات میں اکٹھے ہو جانا یہ دراصل انبیاء کی صداقت کا نشان ہیں۔ نبیوں کے علاوہ دوسرے لوگوں سے یہ سلوک نہیں ہوا۔ ساری تاریخ اسلام کا آپ مطالعہ کرلیں وہ تمام اعتراضات جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ پر لگائے گئے وہ صرف مسیح موعود علیہ السلام کی ذات میں اکٹھے کئے گئے ہیں اور کسی عالم، کسی بڑے چھوٹے، کسی مذہبی راہنما، کسی فرقے کے راہنما پر وہ سارے اعتراضات اس

SATELLITE WAREHOUSE
Muslim TV AHMADIYYA
CNN
Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:
SKY
Signal Master Satellite Limited
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740
ZEE TV

طرح اکٹھے وارد نہیں کئے گئے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پر رسول اللہ ﷺ کا حوالہ دیئے بغیر دہرائے گئے۔ مگر آپ نے جو حکمت عملی میں نے آپ کو بتائی ہے جو طرز جہاد سمجھائی ہے اس کے مطابق دشمن کا مقابلہ کرنا ہے مگر یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آگے رکھنا ہے پیچھے نہیں رکھنا۔ رسول اللہ ﷺ کے دفاع کے لئے آپؑ کا سینہ ہے اور آپؑ کے دفاع کے لئے ہمارا سینہ ہے۔ دشمن چاہے تو لاکھ ہمیں چھلنی کرے ہمیں کوڑی کی بھی پرواہ نہیں مگر ہم اپنے آقا و مولا کے سینوں کو ان تیروں سے ضرور بچائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

فرماتے ہیں "یہ ہمارا حق ہے کہ جو خدا نے ہمیں عطا کیا ہے جب کہ ہم دکھ دیئے جائیں اور ستائے جائیں اور ہمارا صدق لوگوں پر مشتبہ ہو جائے اور ہماری راہ کے آگے صدہا اعتراضات کے پتھر پڑ جائیں تو ہم اپنے خدا کے آگے روئیں اور اسی کی جناب میں تضرعات کریں اور اس کے نام کی زمین پر تقدیس چاہیں اور اس سے کوئی ایسا نشان مانگیں جس کی طرف حق پسندوں کی گردنیں جھک جائیں۔ سو اسی بناء پر میں نے یہ دعا کی ہے۔ مجھے بارہا خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے تو میں تیری سنوں گا سو میں نوح نبی کی طرح دونوں ہاتھ پھیلاتا ہوں اور کہتا ہوں ربّ انّی مغلوب مگر بغیر فانتصر کے"۔

یہ صبر دعا میں ڈھلا کرتا ہے اور جتنا آپ عفو سے کام لیں گے اتنا ہی دعاؤں کی طرف توجہ ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے تعلق سے یہ بات آپ کو سمجھا رہے ہیں۔ محض دعائیں کرنا کہ اے اللہ دشمن کو تباہ و برباد کردے، احمدیت کو ترقی ہو یہ کوئی دعا نہیں۔ **دعا وہ ہوتی ہے جو دل سے نکلے اور صبر کی کوکھ سے پھوٹے**۔ صبر اور دعا کا گہرا تعلق ہے، صبر ہی دل میں وہ غم پیدا کرتا ہے، وہ بے انتہاء درد دل میں ابھارتا ہے جیسے ایک طوفان برپا ہو جائے اور اس طوفان سے جو آہیں اٹھتی ہیں اس سے جو دردناک دعائیں اٹھتی ہیں یہ وہی دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوا کرتی ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو آپ کو صبر کی تلقین کرتے ہیں تو ہرگز یہ مراد نہیں کہ آپ کو بے یار و مددگار چھوڑ رہے ہوں کہ صبر کرتے رہو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ حقیقت میں یہ مضمون اس لئے سمجھایا جا رہا ہے تاکہ آپ کو دعاؤں کی توفیق ملے اور دعائیں بھی ویسی ہی ہوں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کے حضور عرض کیں۔

فرماتے ہیں "ربّ انّی مغلوب مگر بغیر فانتصر کے"۔ یہ معاملہ سمجھنے والا ہے حضرت نوحؑ نے یہ دعا کی تھی "ربّ انّی مغلوب فانتصر" اے میرے خدا میں مغلوب ہو چکا ہوں پس تو میری مدد فرما اور میرا بدلہ لے۔ انتصار میں بدلہ لینے کا مضمون پایا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قوم کی ہلاکت اور تباہی میں اس قسم کی دلچسپی نہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جانتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی قوم ہی میں سے وہ لوگ پیدا ہوں گے جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں فخر محسوس کریں گے اور مسیح موعود علیہ السلام کے تعلق سے وہ صحابہ سے ملائے جائیں گے۔ یہ یقین کامل اگر مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں نہ ہوتا تو آپ کی دعا فانتصر تک جا پہنچتی۔

آپ فرماتے ہیں یاد رکھو میری دعا اتنی ہے ربّ انّی مغلوب اے میرے رب میں مغلوب ہو چکا ہوں۔ فانتصر نہیں کہنا۔ یہ نہیں کہنا کہ تو اس قوم سے میرا بدلہ لے۔ "اور میری روح دیکھ رہی ہے کہ خدا میری سنے گا اور میرے لئے ضرور کوئی ایسا رحمت اور امن کا نشان ظاہر کر دے گا کہ جو میری سچائی پر گواہ ہو جائے گا۔ میں اس وقت کسی دوسرے کو مقابلے کے لئے نہیں بلاتا اور نہ کسی شخص کے ظلم اور جور کا جناب الٰہی میں اپیل کرتا ہوں بلکہ جیسا کہ میں تمام ان لوگوں کے لئے بھیجا گیا ہوں جو زمین پر رہتے ہیں خواہ وہ ایشیا کے رہنے والے ہیں اور خواہ یورپ کے اور خواہ امریکہ کے ایسا ہی میں عام اغراض کی بناء پر بغیر اس کے کہ کسی زید یا بکر کا میرے دل میں تصور ہو خدا تعالیٰ سے ایک آسمانی شہادت چاہتا ہوں جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو"۔

یہ مباہلے کے علاوہ ایک مضمون ہے۔ مباہلے کی باتیں اس سال کے آغاز میں میں کر چکا ہوں آپ کو تفصیل سے سمجھا چکا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس اشتہار سے پہلے، اس صدی کے اختتام سے پہلے مباہلے کا اعلان کر چکے تھے اس میں ایک مقابلہ ہے، اس میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر یہ تیری قسمیں، تیری عزت اور جلال کی قسمیں کھا کر جھوٹ بولیں تو پھر تو ان سے ہمارا بدلہ اتار لیکن یہ اس سے بالا مقام ہے۔ آپ فرماتے ہیں یہاں میں کسی زید بکر کسی دشمن کا کوئی تصور نہیں رکھتا۔ میں اپنے رب سے یہ عرض کر رہا ہوں کہ میں مغلوب ہو گیا ہوں انہوں نے میری کوئی بات نہیں مانی۔ جو سچائی کا فیصلہ کرنے کی راہیں تھیں وہ سب یہ ترک کر بیٹھے ہیں ایسے مقام پر آگئے ہیں جہاں فیصلے زمین میں نہیں بلکہ آسمان پر کئے جاتے ہیں۔ پس اے میرے رب میں تجھ سے ایک نشان چاہتا ہوں۔ کوئی ایسا نشان ظاہر فرما جس کے نتیجے میں میری صداقت روشن ہو جائے اور وہ نشان امن کا نشان ہو۔ یہ بہت ہی عظیم دعا ہے جو اس صدی کے آخر پر آپ کو خاص طور پر اپنے پیش نظر رکھنی چاہئے۔

جہاں تک جاری مباہلے کا تعلق ہے وہ اپنا کام ایک سال کے اندر ضرور دکھائے گا اور دکھا رہا ہے اس کو میں کالعدم نہیں کر رہا۔ یاد رکھیں مباہلے کی دعائیں اپنے طور پر جاری رہیں گی مگر مباہلے کے بعد جیسا کہ ہمیں نظر آ رہا ہے ضدی لوگ پھر بھی ضد کریں گے اور ان کی ضد توڑنے کے لئے آسمان سے ہم نے ایک امن کا نشان مانگنا ہے اس کے لئے اس سارے صبر اور عفو اور درگزر کی ضرورت ہے جس کا حوالہ مسیح موعود علیہ السلام شروع میں دے چکے ہیں۔

"ایک آسمانی شہادت چاہتا ہوں جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو......اور میں جانتا ہوں کہ اگر میں اس کی نظر میں صادق نہیں ہوں تو اس تین برس کے عرصے تک جو ۱۹۰۲ء تک ختم ہوں گے میری تائید میں ایک ادنیٰ قسم کا نشان بھی ظاہر نہیں ہوگا اور اس طرح پر میرا کذب ظاہر ہو جائے گا اور لوگ میرے ہاتھ سے مخلصی پائیں گے۔ اور اگر اس مدت تک میرا صدق ظاہر ہو جاوے جیسا کہ مجھے یقین ہے تو بہت سے پردے جو دلوں پر پڑے ہیں اٹھ جائیں گے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو تین سال کے عرصہ میں ایک نشان مانگ رہے ہیں جلسہ سالانہ کی تقریر میں غالباً میں نے بھی آئندہ دو تین سال کی بات کی تھی۔ مجھے یہ یاد پڑتا تھا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے کہیں تین سال کی بات بھی کی ہے مگر وہ تین سال کی بات مباہلے کے طور پر نہیں بلکہ احمدیت کی تائید میں، اسکے حق میں عظمت کا نشان مانگنے کے لحاظ سے کی تھی اور اس تحریر سے وہ بات کھل گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ میں جو امن اور صداقت کا نشان مانگ رہا ہوں یہ عبادات میں سے ہے۔ یہ نشان ایک ایسی دعا سے تعلق رکھتا ہے جو سورۃ فاتحہ کی جان ہے اور یہ نشان ایسا ہے جو میری ساری جماعت کے ہر فرد میں ظاہر ہوگا اور اس غرض کے لئے آپ نے تین سال مانگے ہیں ایک امن کے نشان کے طور پر۔

آپ لوگ حیران ہوں گے کہ یہ کس قسم کا امن کا نشان ہے جو جماعت احمدیہ کے ہر فرد میں ظاہر ہونے والا ہے۔ اور اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین سال اس لئے مانگے ہیں کہ اس کے لئے بہت محنت اور مشقت کی ضرورت ہے، بہت دعاؤں کی ضرورت ہے، گریہ وزاری سے خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے پاک تبدیلیاں چاہنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ دراصل وہ نشان ہے جس کی طرف مسیح موعود علیہ السلام آپ کے ذہنوں اور دلوں کو منتقل فرما رہے ہیں۔ فرماتے ہیں "میری یہ دعا بدعت نہیں ہے بلکہ ایسی دعا کرنا اسلام کی عبادات میں سے ہے جو نمازوں میں ہمیشہ پنج وقت مانگی جاتی ہے کیونکہ ہم نماز میں یہ دعا کرتے ہیں کہ اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ اس سے یہی مطلب ہے کہ خدا سے ہم

خدمت میں عظمت

بیس سالہ خدمت کا اعلیٰ معیار

MAYFAIR REISEN 1977- 1997

جرمنی میں اولین پاکستانی اور واحد ٹریول ایجنسی
جو ایک ہی نام سے اور ایک ہی دفتر سے گزشتہ بیس سال
سے اپنے ہم وطنوں کی خدمت میں مصروف ہے
ہم دوسری ایر لائنوں اور قومی ایرلائن PIA کے ٹکٹ اپنے
آفس سے جاری کرتے ہیں۔
ہمیں PIA کے ٹکٹ ہولڈر ایجنٹ ہونے کا اعزاز حاصل ہے

IQBAL KHAN & IRFAN KHAN
MAYFAIR REISEN
MUNCHNER STR. 11
FRANKFURT MAIN
Tel: 069-232241 FAX: 069-237060

اپنی ترقی ایمان اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے چار قسم کے نشان چار کمال کے رنگ میں چاہتے ہیں"۔

اب آپ یہ سمجھ رہے تھے کہ آسمان سے کوئی جلوہ ظاہر ہو عجیب طرح کا اور آپ نیچے بیٹھے اس کا تماشہ دیکھ رہے ہوں یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں ایسا خیال پیدا ہوتا ہے۔ حضور علیہ السلام جو نشان مانگ رہے ہیں وہ جماعت احمدیہ کے اندر ایک حیرت انگیز پاک تبدیلی کا نشان ہے۔ ایک ایسا نشان ہے جو ہمیشہ ہمیش کے لئے چمکتا رہے گا۔ یہ ایک ایسا نشان ہے جو اپنی ذات میں بولنے والا نشان ہے۔ اگر مرد صادق پیدا ہو جائے تو اسے دیکھ کر کسی اور نشان کی ضرورت نہیں رہتی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت احمدیہ کو اس دعا کی طرف متوجہ فرماتے ہیں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کہ ہمیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرما سیدھا راستہ ان لوگوں کا جن پہ تو نے انعام فرمایا "خدا سے ہم اپنی ترقی ایمان اور بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے چار قسم کے نشان چار کمال کے رنگ میں چاہتے ہیں۔ نبیوں کا کمال، صدیقوں کا کمال، شہیدوں کا کمال، صلحاء کا کمال۔ سو نبی کا خاص کمال یہ ہے کہ خدا سے ایسا علم غیب پاوے جو بطور نشان کے ہو"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے بالعموم جو دعائیں کیں ان کے نتیجے میں نبی کا کمال تو آپ کو عطا ہو گیا اور اس کمال کے پیچھے پیچھے ہمارا قافلہ چل رہا ہے۔ ہمارے لئے جو تین کمال باقی ہیں جنہیں ہمیں اپنانا ہے اور ہر احمدی کو اس کا نمونہ بننا ہے وہ کمالات یہ ہیں "صدیق کا کمال یہ ہے کہ صدق کے خزانے پر ایسے کامل طور پر قبضہ کرے یعنی ایسے اکمل طور پر کتاب اللہ کی سچائیاں اس کو معلوم ہو جائیں کہ وہ بوجہ خارق عادت ہونے کے نشان کی صورت پر ہوں اور اس صدیق کے صدق پر گواہی دیں"۔ یعنی **تمام جماعت احمدیہ کو اگر صدیق کا نشان دکھانا ہے تو ان کے لئے لازم ہے کہ قرآن کریم میں جو صدیقیت کے نشانات بیان فرمائے گئے ہیں وہ تمام نشانات اپنی ذات میں پورے کر کے دکھائیں اور جماعت احمدیہ میں کثرت سے صدیق پیدا ہونے لگیں** یہ ایک ایسا نشان ہے جو حیرت انگیز طور پر اسلام کا مقصود ہے۔

اسلام کا تو مقصد ہی ان نشانات کی طرف لے کے جانا ہے اور یہی وہ نشان ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر یہ نشان آج ہماری جماعت میں ظاہر ہو جائیں تو اس کے سوا اور کسی غلبے کے مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہی **نشانات کا غلبہ ہے جو جماعت احمدیہ کو تمام دنیا پر غالب کرے گا اور ایسے رنگ میں غالب کرے گا کہ اس غلبے کی قیمت ہوگی۔ جو عددی غلبہ نہیں ہوگا جو صلاحیتوں کا غلبہ ہوگا۔** پس آج جب کہ ہم عددی غلبے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے آگے بڑھ رہے ہیں اس عددی غلبے کو صلاحیت کے غلبے میں بدلنے کے لئے ہمیں آج ہی جدوجہد کی ضرورت ہے ورنہ یہ عددی غلبہ ہمارے کسی کام نہیں آئے گا۔

اس سلسلے میں میں نے گزشتہ چند خطبات میں اور اس سے پہلے بھی آپ کو متوجہ کیا تھا کہ ہمارا ہر مسئلے کا حل وحدانیت ہے، توحید باری تعالیٰ ہے جس کے ذریعے ہمارے سارے مسائل حل ہوں گے۔ اگر توحید کو چھوڑیں گے تو آپ کا عددی غلبہ دنیا قبول نہیں کرے گی۔ ایک ہی غلبہ ہے جو صفات باری تعالیٰ کا غلبہ ہے اس غلبے میں کوئی اجنبیت نہیں۔ اگر سچائی کا غلبہ ہے تو دنیا کی کون سی قوم ہے جو سچائی کو اپنے ملک پر غالب آنے سے روکے یا ناپسند کرے یا یہ سمجھے کہ سچائی تو ایک پاکستانی کردار ہے ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ کون ہے جو نیکی یعنی عموماً بنی نوع انسان سے ہمدردی کو ایک غیر ملک کی صفت جانے۔ پس صفات باری تعالیٰ کی خوبی یہ ہے یعنی اور خوبیوں کے علاوہ ایک خوبی یہ ہے کہ صفات باری تعالیٰ کے پیچھے اگر آپ چلیں، انہیں اپناتے ہوئے چلیں تو دنیا کی کوئی قوم بھی آپ کے غلبے کے خلاف رد عمل نہیں دکھا سکتی کیونکہ آپ کا غلبہ توحید باری تعالیٰ کا غلبہ ہوگا، ان صفات کا غلبہ ہوگا جو بین الاقوامی ہیں، ان صفات کا غلبہ ہوگا جنہیں ہر قوم اپنانا چاہتی ہے خواہ اپنا سکی ہو یا نہ اپنا سکی ہو۔

اس لئے یہ بہت ہی اہم باتیں ہیں جو میں آج آپ سے کر رہا ہوں۔ **صفات باری تعالیٰ کے غلبے کو اپنائیں** اور جب اس غلبے کی خاطر آپ کام کریں گے تو یہ چار صفات ابھریں گی ایک نبی کی صفت، ایک صدیق کی صفت، ایک شہید کی صفت اور ایک صالح کی صفت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "شہید کا کمال یہ ہے کہ مصیبتوں اور دکھوں اور ابتلاؤں کے وقت میں ایسی قوت ایمانی اور قوت اخلاقی اور ثابت قدمی دکھلاوے کہ جو خارق عادت ہونے کی وجہ سے بطور نشان کے ہو جائے"۔ یہ وہ حصہ ہے جسے جماعت احمدیہ کی اکثریت اپنا سکتی ہے۔

صدیقیت کے لئے جس محنت اور خلوص اور تقویٰ کی ضرورت ہے یہ ایک سال، دو سال، تین سال کے بعد بھی ضروری نہیں کہ اکثر کو نصیب ہو سکے کیونکہ صدیقیت کے ساتھ نبوت کے بعد سب سے مشکل صفات ہیں اور نبوت کا پرتو ہی صدیقیت ہے۔ غیر نبی جب نبی کی طرح ہو جائے تو اسے صدیق کہا جاتا ہے۔ اللہ ایسے لوگوں ہی سے نبی چنتا ہے جو صدیقیت کی صفات پہلے رکھتے ہیں۔ پس میں یہ نہیں کہتا کہ آپ میں سے ہر آدمی صدیق بن سکتا ہے مگر میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ **آپ میں سے ہر آدمی صدیق بننے کی کوشش ضرور کرے، اسے اپنا مطمح نظر بنائے اور اس مضمون پر غور کرے اور ہماری جماعت کو ہر جگہ تربیت میں اس مضمون کو بالا رکھنا چاہئے اور پیش نظر یہ رکھنا چاہئے کہ جو بھی ہم تبدیلیاں دنیا میں لائیں ان سب تبدیلیوں کے ساتھ ہی اپنی اندرونی تبدیلیوں کی طرف بھی متوجہ ہو جائیں** اور نئے آنے والوں کو صدیقیت کی دعوت دیں، نئے آنے والوں کو شہادت کی دعوت دیں۔

صدیقیت کے بعد شہادت کا مضمون جسے مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے اسے غور سے سن لیں۔ فرماتے ہیں: "اور شہید کا کمال یہ ہے کہ مصیبتوں اور دکھوں اور ابتلاؤں کے وقت میں ایسی قوت ایمانی اور قوت اخلاقی اور ثابت قدمی دکھلاوے کہ جو خارق عادت ہونے کی وجہ سے بطور نشان کے ہو جائے"۔ اب آپ کو ہر قسم کے دکھ دنیا کے مختلف مقامات پر دیئے جاتے ہیں پاکستان میں بھی دیئے گئے یہاں بھی دشمن آپ کے پیچھے پڑا ہوا ہے دوسرے ملکوں میں بھی دشمن چاہتا ہے کہ آپ کے ساتھ وہی سلوک ہو جو پاکستان کے بدوں نے پاکستان کے صالحین اور صدیقوں اور شہیدوں سے کیا ہے تو آپ یہ سن لیں کہ اس وقت صبر دکھانا ایک عام صبر نہیں ہے۔

مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں "خارق عادت" ہو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ عام عادات سے ہٹ کر ہو۔ ایسا صبر جو رفتہ رفتہ ہر انسان کو نصیب ہو جاتا ہے وہ خارق عادت نہیں ہوا کرتا۔ جب کسی کا پیارا مرتا ہے وہ صبر ہے جو خارق عادت کا صبر ہے۔ مرنے کے چند سال کے بعد اسے صبر آنا ہی آنا ہے۔ انسان کے بس میں ہی نہیں ہے کہ ہر غم کو سینے سے ہمیشہ کے لئے لپٹائے رکھے۔ بالآخر انہی گھروں میں جہاں رونا اور پیٹنا ہوا انہی گھروں میں ہنسیاں شروع ہو جاتی ہیں انہی گھروں سے قہقہوں کی آوازیں آتی ہیں ان کی زندگیاں بدلنے لگتی ہیں اور ہر غم وقت کے لحاظ سے ماضی میں رہ جاتا ہے ہر غم ایسا ہے جسے دفنایا جا رہا ہے۔ پس دفنایا جانے والا غم بھی قانون قدرت کے نتیجے میں بالآخر ضرور دفنایا جاتا ہے مگر ایسے صبر کو صبر نہیں کہا جاتا۔ جب غم تازہ ہو، جب وہ جس کی نعش دفنائی جانی ہے آنکھوں کے سامنے ہو، جب اسے زمین میں اتارا جانے والا ہو اس وقت اگر آپ صبر پر قائم ہوں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں اسے خارق عادت کہا جاتا ہے۔ یعنی عام انسانوں کی طاقت سے بالا صبر ہے ان سے ہٹ کر صبر ہے۔ فرمایا تم مصائب اور ابتلاؤں میں خارق عادت صبر دکھاؤ اور یہ صبر ایسا ہے جو آسمان کے کنگرے ہلا دیا کرتا ہے۔ یہ صبر ایسا ہے جو سچی اور گہری دعاؤں کی توفیق بخشتا ہے۔ یہ صبر ایسا ہے جو دنیا میں انقلاب برپا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

پس دنیا میں سب سے زیادہ انقلاب شہیدوں کے ذریعے برپا ہوا ہے۔ صدیق اپنی جگہ رہے اور رسالت سے چمٹے رہے۔ رسالت کا نشان تو بن گئے مگر کثرت سے نہ پیدا ہوئے۔ شہید وہ ہیں جو امت محمدیہ میں کثرت کے ساتھ ہر زمانے میں پائے جاتے ہیں اور یہ ان کی شہادت ہے جو اسلام کی سچائی کی شہادت ہے۔ شہید کو شہید اسی لئے کہا جاتا ہے کہ ایسا شخص جس کی گواہی پر اعتماد کیا جا سکے، کامل یقین کیا جا سکے۔ پس جو

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SCHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر،
پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ
ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں
آج ہی رابطہ کیجئے

CH. IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX & TEL:04504-202

شخص اپنی ذات کو ایک سچائی کی خاطر فنا کر دے اس سے بڑھ کر کسی کی شہادت نہیں ہو سکتی- پس آپ نے اگر احمدیت کی سچائی میں گواہیاں دینی ہیں، اگر شہادت کی آواز بلند کرنی ہے تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں شہید کی خارق عادت صفات اپنانے کی کوشش کریں- اگر آپ میں شہادت کی یہ صفات داخل ہو گئیں تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی گواہی دنیا کو ضرور قبول کرنی ہو گی-

اور پھر آخر پہ یہ فرماتے ہیں : "مرد صالح کا کمال یہ ہے" اب یہ عام مسلمان جن میں اس وقت میری نظر میں احمدی ہیں وہ سارے شامل ہیں- جو بلند مقامات آپ کو بتائے تھے ہو سکتا ہے بعضوں کا تصور بھی وہاں نہ پہنچا ہو کیونکہ جو ادنیٰ مقام میں آپ کو اب بتانے لگا ہوں جہاں سے ہمارا سفر شروع ہوتا ہے اپنے نفس پر غور کر کے دیکھیں کہ کیا آپ کو یہ مقام نصیب ہو چکا ہے- جو بنیادی پلیٹ فارم ہے اس پر قدم رکھیں گے تو اگلی منازل طے ہونے کا امکان پیدا ہوتا ہے- اگر اس بنیادی سطح پر آپ کا قدم نہیں ہے تو اگلے سارے مقامات آپ کے تصور کی باتیں ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں پس اسے غور سے سن لیجئے-

فرماتے ہیں : "مرد صالح کا کمال یہ ہے کہ ایسا ہر ایک قسم کے فساد سے دور ہو جاوے"- یہ پہلی منزل ہے اب کچھ شاید آپ کو اندازہ ہوا ہو کہ نبوت کتنی اونچی چیز ہے- پہلی منزل کی بات یہ ہے کہ ہر قسم کے فساد سے دور ہو جاوے- ہمارے کتنے گھر ہیں جنہیں ہم امن کا گھوارہ کہہ سکتے ہیں- کتنے تعلقات ہیں جنہیں ہم امن کا گھوارہ کہہ سکتے ہیں- کتنی دوستیاں ہیں جن کے متعلق ہم یقین دلائیں کہ یہ دوستیاں فساد پر منتج نہیں ہو سکتیں- اکثر دوستیاں ایسی شرائط سے وابستہ ہوتی ہیں، ایسی نفس کی امیدوں سے وابستہ ہوتی ہیں جن میں ہر شخص اپنے مقصد کی حفاظت کرتا ہے اور ذرہ بھی وہ سمجھے کہ اس مقصد پر آنچ آرہی ہے تو اس دوستی کو ترک کر دیتا ہے بلکہ وہ صلح کے تعلقات کو فساد میں تبدیل کر دیا کرتا ہے-

یہ قدم ہے جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ میں سے ہر ایک کو کم سے کم مرد صالح کے مقام پر دیکھنا چاہتے ہیں باقی سب باتیں بعد کی باتیں ہیں اور وہ یہ ہے "ہر ایک قسم کے فساد سے دور ہو جائے اور مجسم صلاح بن جائے کہ وہ کامل صلاحیت اس کی خارق عادت ہونے کی وجہ سے بطور نشان مانی جائے"- ہر احمدی کامل طور پر پر امن ہے، ہر احمدی دوسرے فرد کو امن کی ضمانت دیتا ہے- ہر احمدی اپنے بھائی کے لئے ایک امن کی ضمانت ہے- ہر احمدی اپنی بیوی کے لئے، اپنے بچوں کے لئے، اپنے دوستوں کے لئے ایک امن کی ضمانت ہے- **ہر گھر کو فساد سے پاک کرنا یہ وہ پہلا قدم ہے جو ہمیں لازماً اٹھانا ہوگا اس کے بغیر ہماری ساری ترقیات کی خوابیں خواب و خیال ہیں، ایسی خوابیں ہیں جن کی کوئی تعبیر نہیں نکلا کرتی-**

آپ اپنی خوابوں کو وہ سچی خوابیں بنائیں جن کی آپ تعبیر بن جائیں- آپ نے جو خوابیں دیکھی ہوں ان کی تعبیر آپ نے بننا ہے- دنیا میں وہ تعبیر تب ظاہر ہو گی اگر پہلے آپ کی ذات میں ظاہر ہو- **پس سب سے پہلے اپنے آپ کو امن کا گھوارہ بنائیں، صلاحیت کا گھوارہ بنائیں، ہر قسم کے فساد سے کلیتہً پاک ہو جائیں**- یہ بات ایک فقرے میں ہے مگر ساری انسانی زندگی کے ہر پہلو پر محیط ہے- اپنے اپنے گھروں کی طرف لوٹیں گے، خدا کرے امن اور خیریت سے لوٹیں، تو پھر اس بات کو سوچیں کہ جب بھی آپ بات کرتے ہیں یا کوئی ارادہ باندھتے ہیں یا کسی سے معاملہ کرتے ہیں اس میں کوئی فساد کا پہلو مخفی تو نہیں ہے-

جیسا کہ ایک شاعر کہتا ہے کہ ہر جھاڑی میں چیتا مخفی دکھائی دیتا ہے- یہ جھاڑی تو ایک فرضی جھاڑی ہے کہ ہر جھاڑی کے پیچھے ایک چیتا ہو یا تو ہمات کی جھاڑی ایسی ہوا کرتی ہے کہ جنگل میں ہر جھاڑی کے پیچھے چیتا دکھائی دے- مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے نفس کی جھاڑیاں ایسی ہیں کہ ہر جھاڑی میں چیتا چھپا ہوا ہے ہر جھاڑی میں فساد کا خونخوار ببر مخفی ہے اگر آپ نے اس سے حفاظت کرتے ہوئے اپنے آپ کو امن کی راہوں پر نہ ڈالا تو ہمیشہ خطرے میں رہیں گے- لیکن مومن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نصرت عطا ہوتی ہے جب وہ فیصلہ کرتا ہے کہ میں خدا کی خاطر امن میں آؤں گا اور امن کو قائم رکھوں گا تو یہ سارے غائب ہو جاتے ہیں- آسمان سے نور کا ایک ہی جلوہ ان چیتوں کو آپ کے دلوں سے نکال کے باہر کرے گا- کوئی فسادی جانور آپ کے دل میں نہیں رہے گا- آپ کی نیتیں پاک اور صاف ہو جائیں گی لیکن اسی صورت میں کہ اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے آپ مرد صالح بننے کی کوشش کریں-

آپؑ فرماتے ہیں : "یہ چاروں قسم کے کمال جو ہم پانچ وقت خدا تعالیٰ سے نماز میں مانگتے ہیں یہ دوسرے لفظوں میں ہم خدا تعالیٰ سے آسمانی نشان طلب کرتے ہیں اور جس میں یہ طلب نہیں اس میں ایمان بھی نہیں"- وہ نشان جس کی طرف گھیر کر آپ کو لے جایا جا رہا ہے یہ سورہ فاتحہ کی اس آیت کا نشان ہے اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم- آگے میں کچھ عبارت چھوڑ کر، اب خطبے کا وقت ختم ہو رہا ہے غالباً، میں آپ کو اس طرف لے کر آتا ہوں "ایک شخص خدا تعالیٰ کی تقدیس تبھی کر سکتا ہے کہ جب وہ یہ چاروں قسم کے نشان خدا تعالیٰ سے مانگتا رہے- حضرت مسیحؑ نے بھی مختصر لفظوں میں یہی سکھایا تھا دیکھو متی باب ۸ آیت ۹- پس تم اسی طرح دعا مانگو کہ اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے تیرے نام کی تقدیس ہو"- حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آسمانی باپ سے یہ دعا مانگی تھی جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسیح ثانی کے طور پر آپ کے سامنے رکھ رہے ہیں کہ تیرے نام کی تقدیس ہو-

آپ فرماتے ہیں جب تک تمہارے دلوں میں وہ قوت قدسیہ پیدا نہ ہو جائے جس کی طرف تمہیں میں بلا رہا ہوں تمہیں ان دعاؤں کے جواب میں کوئی آواز نہیں آئے گی- اپنے نفس کو پاک و صاف کرو اور پاک و صاف کرنے کے لئے خدا سے دعائیں مانگو اور پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان پیدا ہوگا- وہ نئی زمین اور نیا آسمان وہ زمین و آسمان ہیں جن کو بنانے کے لئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ دنیا میں تشریف لائے اور جن کی از سر نو تعمیر کا ہم نے ارادہ کیا ہے- اللہ ہمارے ارادوں میں برکت ڈالے اور ہمارے اندر یہ پاک معنی خیز تبدیلیاں پیدا کرے ورنہ فتح کے نعرے لگانا محض جھوٹی شیخی ہے ان کی کوئی بھی حقیقت نہیں-

اب جلسے کے دوسرے پروگرام شروع ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور سارے جلسے کو ان دعاؤں سے معمور رکھیں جو میں نے آپ کے سامنے پیش کی ہیں- ہے تو ایک ہی دعا مگر مختلف لوگوں کے لئے مختلف دعائیں بن جائیں گی- قدم بہ قدم ترقی کے لئے اللہ تعالیٰ سے نصرت مانگتے رہیں اور اس جلسے کو بھی امن کا گھوارہ بنائیں اور کوشش کریں کہ آپ کے سفر کی پہلی منزل یہ جلسہ ہی بن جائے اور یہیں سے آپ کا شہادت اور صدیقیت کی طرف سفر شروع ہو-

VELTEX INDUSTRIES INC.

. . . . the worldclass fabric manufacturers

Specialized

in

velvet, twill, denim, jacquard, pinpoint

at competitive pricing with best quality.

BUYING FACTORY DIRECT IS THE ANSWER

Wholsaler,

readymade garments producers

& converters are welcomed

Please contact:

Corporate Office,

VELTEX INDUSTRIES INC.

4th Floor, 14726 Ramona Avenue

Chino Hills, California 91710, USA

Phone: (909) 393-9935

Fax: (909) 393-8117

Web site: www.veltex.com

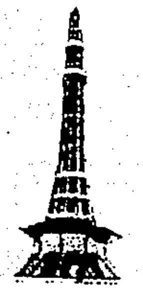

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Tel : 0181-265-6000

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

جماعت احمدیہ کے لئے ضروری ہے کہ ہر فرد بشر اس میں شامل ہو اور اس پہلو سے نمایاں فرق ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ملاقات کا یہ بھی فائدہ ہے کہ جو فہرستیں تیار ہوتی ہیں ان میں اس شخص کی مالی قربانی کا ذکر بھی شامل ہوتا ہے۔ بہت کم تھے جو مالی قربانی کے معیار سے کم تھے مگر ان کا بھی اخلاص تھا کہ جس کو بھی توجہ دلائی اس نے یقین دلایا کہ آئندہ کبھی انشاء اللہ شکایت نہیں ہوگی۔ حضور نے فرمایا کہ کینیڈا میں جنہوں نے ابتدا میں اخلاص کے ساتھ قربانی کی ان میں چوہدری الیاس صاحب ہیں۔ ان کے اندر ایک ایسی خوبی پائی جاتی ہے جو میں چوہدری شاہنواز صاحب کے متعلق بیان کرتا ہوں۔ ان کی یہ خوبی تھی کہ جن کو وہ اپنے کاموں میں تربیت دیتے تھے ان کے متعلق خواہش ہوتی تھی کہ وہ اپنا الگ کام بنائیں اور ادنیٰ سا بھی حسد نہیں ہوتا تھا۔ وہ دوسروں کو امیر بنانے کی دلی تمنا رکھتے تھے۔ یہی خوبی الیاس صاحب میں بھی دیکھی ہے اور شروع سے ہی اس بات پر میری نظر تھی۔ لطف الرحمٰن صاحب انہی کی اس خوبی کا ثمرہ ہیں۔ اسی طرح ایک اور مخلص دوست ہیں وسیم صاحب ان کو بھی الیاس صاحب نے ہی بنایا۔ وسیم صاحب نے مشرقی یورپ میں مساجد کی تعمیر کے لئے پندرہ لاکھ ڈالر اپنی طرف سے پیش کئے۔ اس میں بھی میری یہی شرط تھی کہ دوسرے بھی جو دیں ان کا انکار نہیں کروں گا۔ چنانچہ وہ رقم ملا کر اب تیس لاکھ ڈالر بن چکی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضور علیہ السلام نے علوم طبعی، طبابت اور ہیئت کے حوالہ سے جو اعتراضات اسلام پر ہوتے ہیں ان کے جواب دینے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے ضرورت تھی کہ ان مضامین پر ایسی کتاب لکھی جائے جو دنیا کے اہل علم کو قرآن کی سچائی پر یقین دلا سکے۔ یہ تین سائنسیں ایسی ہیں جو سائنس کے ہر مضمون پر حاوی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ کا مجھ پر احسان رہا ہے کہ باوجود ان پڑھ ہونے کے ان علوم کی طرف توجہ رہی ہے اور بچپن سے ہی مجھے ہمیشہ سے دلچسپی رہی ہے اور اپنی عمر کا بڑا حصہ ان علوم کی گہرائی میں اترنے کی کوشش میں گزرا۔ حضور نے اپنی زیر تصنیف کتاب کا ذکر فرمایا جس کے متعلق قبل ازیں بھی مختلف مواقع پر حضور ایدہ اللہ نے ذکر فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ دراصل میری ساری زندگی کے حصول علم کا خلاصہ ہے اور ساری زندگی کے میرے علم کی جستجو کا ماحصل ہے۔ اس پہلو سے خوشی ہے کہ جب کبھی کسی علم کے متعلقہ حصہ کو اس علم کے ماہر کو دکھایا گیا تو اس نے اعتراض نہیں کیا کہ تم بات سمجھنے سے قاصر رہے ہو۔ یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو پورا کرنے کا اظہار ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے یقین تھا کہ دنیا کو اس کتاب کی ضرورت ہے اور خیال تھا کہ اگر ایک لاکھ ڈالر مل جائے تو غیروں تک اس کتاب کو پہنچانے کے لئے اچھا موقع مل جائے گا۔ میں نے اپنی اس خواہش کا کبھی کسی سے ذکر نہیں کیا۔ کل موٹر میں لطف الرحمٰن صاحب کا ایک خط تھا کہ میری خواہش ہے کہ اپنی طرف سے اور اپنے والدین کی طرف سے ایک لاکھ ڈالر اس کتاب کے لئے پیش کروں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ایک لاکھ ڈالر مجھے بہت پسند آئے کیونکہ ایک خواہش تھی جسے خدا نے اس طرح پورا کیا۔ حضور نے فرمایا کہ جو کچھ مجھے ذاتی طور پر قرآن اور سائنس میں رابطہ محسوس ہوا وہی میں نے اس میں لکھا ہے۔ یہ خالصۃً للہ ایک کوشش ہے اور امید رکھتا ہوں کہ اس کے نتیجہ میں ضرور علمی دنیا میں ایک انقلاب پیدا ہوگا یا ہیجان پیدا ہوگا۔ (یہ کتاب اب قریباً مکمل ہے اور طباعت کے لئے تیار ہے)۔

حضور نے فرمایا کہ کینیڈا کے متعلق تاثرات میں ایک تاثر منفی بھی ہے۔ یہاں تربیت کے لحاظ سے ابھی بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ مجھے جو خاندانوں سے ملاقات کے فائدے پہنچتے ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ نوجوان بچوں اور بچیوں کے آثار سے پتہ لگا لیتا ہوں کہ ان کے رجحانات کس طرف ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ بچیوں کے رجحانات سج دھج اور بے پردگی کی طرف تھے۔ افسوس کی بات ہے کہ ماں باپ کو بچپن سے ان کے حالات دیکھنے کے باوجود اس طرف توجہ نہیں اور یہی سمجھتے ہیں کہ دینی علم نہ سہی دنیوی علم میں ترقی کر رہی ہیں اور بڑی سمارٹ ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر آپ اپنی اعلیٰ اقدار کو چھوڑ دیں تو کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ بعض روایتیں پکڑنی چاہئیں کہ وہ ہمارے اندرونی کردار کی حفاظت کرتی ہیں۔ اگر لباس ایسا ہو جیسا معاشرہ میں غیر ذمہ دار لوگوں کا لباس ہوتا ہے تو اس تھوڑے سے فرق کے نتیجہ میں تمام روایات ملیامیٹ ہو جایا کرتی ہیں۔ اگر اپنے بچے ہاتھ سے نکل رہے ہوں تو کچھ بھی ہاتھ میں نہیں رہے گا۔ حضور نے فرمایا کہ ایک دفعہ کسی کا دل شیطانی دباؤ میں آجائے اور یہ سمجھ لے کہ غیر اقوام ہم سے زیادہ اعلیٰ ہیں تو وہیں اس کا دین ختم ہے۔ آگے پھر وقت کی بات ہے کہ کتنی دیر میں اس کا ہلاکت کا سفر مکمل ہوتا ہے۔ سب سے پہلے نفسیاتی طور پر خودداری قائم کریں اور اپنی روایات کو عزت و وقار کے ساتھ دیکھیں۔

حضور نے فرمایا کہ اردگرد کی دنیا بالکل بے معنی اور بے حقیقت چیز ہے۔ بدنی دلچسپیوں نے اس قوم کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ لازماً ہم سب نے خدا کے حضور حاضر ہونا ہے۔ سب کچھ گنوا کر حاضر ہوئے بھی تو کوئی فائدہ نہیں۔ اسلئے تربیت کی طرف پوری توجہ دیں۔ امیر صاحب کینیڈا کا فرض ہے کہ ہر جگہ تربیتی کمیٹیاں قائم کریں اور دلوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں یہ تبدیلیاں پیدا کرنے میں ایم ٹی اے بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے یو۔کے۔ کی مثال دی جہاں انصار اللہ نے پلان کر کے بھاری اکثریت میں گھروں میں ایم ٹی اے کے لئے ڈش انٹیناز لگوانے کی مہم جاری کی اور اللہ کے فضل سے ان گھروں کی کایا پلٹ گئی۔ امریکہ میں بھی ایم ٹی اے کا گہرا اثر پڑ چکا ہے اور بچیاں بیرونی دنیا کو چھوڑ کر جماعت کے اندر سفر کر رہی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ تربیت محض کہنے سے نہیں ہوگی تربیت کے لئے حکمت عملی کی ضرورت ہے۔ عقل سے کام لیں اور بچوں کے دلوں میں وہ ہیجان پیدا کریں جو انہیں خدا کی طرف کھینچے۔ حضور نے بتایا کہ ملاقاتوں کے دوران جن بچیوں کے متعلق محسوس کیا کہ یہ دور جا رہی ہیں ان سے جب ضمناً پوچھا کہ کیا ایم ٹی اے دیکھتی ہیں تو پتہ چلا کہ ایم ٹی اے ان کے گھروں میں ہے ہی نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ تبلیغ کی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ لیکن جب تربیت کا یہ حال ہو تو کیا تبلیغ کریں گے۔ جماعت کی تربیت مضبوط کریں اور وہ غیر معمولی تربیت اپنی کشش سے لوگوں کو کھینچے گی۔ صرف بچوں کی تربیت نہیں، اپنی تربیت کی طرف بھی پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں۔

حضور نے فرمایا کہ جس ہومیوپیتھی کتاب کا ذکر کر تا رہا ہوں اس ضمن میں کینیڈا کے سفر کا ساری دنیا پر احسان ہوگا کہ اس سفر میں پہلی دفعہ اس کتاب کو پڑھنے کا موقعہ ملا۔ اس میں اتنی خوفناک غلطیاں ہیں اور علمی غلطیاں بھی کہ بات کچھ کی کچھ بن گئی ہے۔ میں حیران ہو کر دیکھتا ہوں جماعت کو کہ محض اس وجہ سے کہ مجھے تکلیف نہ ہو مجھے بھی اطلاع نہیں دی۔ حضور نے فرمایا کہ اس سفر کے آخری دنوں میں چلتے پھرتے، راتوں کو، دن کے سفر میں اس کے مطالعہ کی توفیق ملی ہے اور درستیاں کی ہیں۔ حضور نے کتاب کے اسلوب کے متعلق بعض ضروری وضاحتیں بھی بیان فرمائیں اور اس کے سٹائل سے آگاہ فرمایا کہ اس کے شروع کے ایک دو ابواب میں ہی دراصل ساری کتاب کا خلاصہ آچکا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ایک صاحب نے کہا ہے کہ میرا نام ظاہر نہ کیا جائے۔ میں اس کے اگلے ایڈیشن کی اشاعت کا سارا خرچ دونگا۔ جو بھی پہلی کتاب واپس کرے اسے یہ کتاب مفت دے دیں تاکہ آپ کے دل پر بوجھ نہ پڑے۔

حضور ایدہ اللہ نے گیمبیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ گزشتہ دو خطبوں میں گیمبیا کا ذکر کر چکا ہوں کہ کس طرح یہ صورت حال پلٹا کھاتی رہی ہے۔ کبھی ایسے حالات ظاہر ہوتے رہے کہ گویا سب مسائل حل ہو گئے ہیں۔ کبھی عملاً ان کی دورخی ظاہر ہوئی کہ جماعت کے امیر کو جو چٹھی لکھی وہ ان تمام فیصلوں کے برعکس جو ریڈیو، ٹی وی پر بتائے گئے۔ اس کا طبیعت پر بہت اثر تھا۔ حضور نے فرمایا کہ ایک خطبہ میں غالباً بیان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے سخت بے چینی کے بعد "الیس ا للہ بکاف عبدہ" کی خوشخبری دی ہے اور امید رکھتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے گیمبیا کے حالات بدلیں گے۔ حضور نے بتایا کہ جونہی وہاں کے مولوی نے مباہلہ قبول کیا تو خدا نے اسے ذلیل کیا۔ حضور نے بتایا کہ کینیڈا میں بھی جب اس قسم کی خبر پر پریشانی ہوئی تو ایک ایسا تجربہ ہوا جس میں اللہ تعالیٰ نے یہ سمجھایا کہ ہم نے کہا جو ہے کہ "الیس اللہ بکاف عبدہ" کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں۔ حضور نے یہ بھی بتایا کہ وزیر مذہبی امور بوجنگ کو اس وزارت سے ہٹا دیا گیا ہے۔ اگرچہ وہ ابھی وزارت داخلہ کے عہدہ پر قائم ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میرا یہ وعدہ ہے کہ جب تک عزت کے ساتھ اور جماعت کے مفاد میں ضروری نہ سمجھا گیا اس وقت تک ہمارا کوئی کارندہ واپس نہیں جائے گا۔ حضور نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی رائے ہو یہ معاملہ اللہ نے ہاتھوں میں لے لیا ہے اور اس کی رہنمائی میں فیصلہ ہوگا۔

حضور نے بتایا کہ وینکوور میں بہت دور دور سے احباب اس کثرت سے تشریف لائے ہیں کہ وینکوور والوں کی تعداد کم رہ گئی ہے اور باہر والوں کی بڑھ گئی ہے۔ وینکوور کے ۵۸۵ مرد و زن ہیں جبکہ باہر سے آنے والوں کی تعداد ۶۴۰ ہے۔ خود کینیڈا کے مشرق سے لے کر مغرب تک اسی طرح امریکہ کی ریاستوں سے دور دور سے احباب تشریف لائے ہیں۔ یہ جماعت اپنے اخلاص میں زندہ اور پرخلوص جماعت ہے۔ کوئی دنیا کی طاقت اسے مٹا نہیں سکتی۔ حضور نے دعا کی کہ اللہ کرے کہ یہ خلوص بڑھتے رہیں۔ فرمایا میں آپ سب کا ممنون احسان ہوں کیونکہ آپ کے چہرے دیکھ کر میرا دل بڑھتا ہے۔

پہلا خادم

(جارجیا- امریکہ)- پاکستان کی پچاسویں سالگرہ آئی تو واشنگٹن ڈی سی میں وائس آف امریکہ (VOA) نے اپنے مرکزی دفتر میں موقع کی مناسبت سے ایک تقریب منائی- جس کے اختتام سے قبل وقفہ سوال و جواب میں ایمنیسٹی انٹرنیشنل کے پاکستان ڈیسک کی انچارج خاتون نے اسٹیج کی زینت معززین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا "میں سوال تو نہیں کرتی لیکن صرف تبصرہ کے طور پر کہتی ہوں کہ آج آپ سب فخر کر رہے ہیں کہ پاکستان فارن سروس نے گزشتہ پچاس میں عمدہ کارکردگی کا نمونہ قائم کیا ہے- میں آپ کو صرف یہ یاد دلانا چاہتی ہوں کہ پاکستان کا سب سے پہلا فارن سرونٹ ایک احمدی تھا"- موصوفہ کا اشارہ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی طرف تھا جو پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ تھے-

یہ تبصرہ بالکل غیر متوقع تھا اور کسی کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا ردّعمل ہونا چاہئے- لہٰذا توجہ نہ دینے میں ہی ہر کسی نے آسودگی کا سہارا تلاش کیا- اسٹیج کے سامنے سامعین میں پاکستان کے سفیر برائے امریکہ جناب ریاض کھوکھر بھی رونق افروز تھے-(محمد ادریس چودھری)

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۵/ اکتوبر ۹۷ء کو بعد نمازِ عصر مسجد فضل لندن میں عزیزہ فوزیہ بشریٰ احمد صاحبہ دختر مکرم رشید احمد صاحب چوہدری (پریس سیکرٹری) آف لندن کے نکاح ہمراہ عزیزم مکرم ڈاکٹر غضنفر اسمٰعیل نور شیخ صاحب آف کراچی پاکستان ولد شیخ محمد ابراہیم صاحب مرحوم کا مبلغ پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر اعلان فرمایا اور آخر پر اس رشتہ کے دین و دنیا میں ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی- اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے-

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۸/ اکتوبر کو مسجد فضل لندن میں حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی:

۱- مکرم شیخ عبدالمؤمن صاحب کارکن دفتر محاسب قادیان-

۲- مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ (والدہ مکرم چودھری اعجاز احمد صاحب) لندن-

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے-

THOMPSON & CO.
SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as: Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Domestic Violence, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact: ANAS AHMAD KHAN
204 Merton Road, Southfields,
London SW18 5SW
Tel: 0181-333 0921 & 0181-448 2156
Fax: 0181-871 9398

Watch Huzur everyday on Intelsat

Zee Cards & Dec.
Rec. LNB Dish
are available
Zee TV Authorised Agent

>SUPER OFFER<

ZEE TV SKY

Wanted: if you are interested to work with us just call or fax
Saeed A.Khan
TEL: 0049 8257 1694
FAX: 0049 8257 928828

اُمّتِ مُسلِمہ کے مختلف فرقے

(از قلم: مکرم ملک سیف الرحمان صاحب مرحوم)

چھٹی قسط

دعوت اسماعیلیہ کا فروغ

رہی الاسماعیلی تحریک کے فروغ اور عروج کی داستان تو اس کا مختصر بیان یہ ہے کہ اس تحریک کے قائدین نے سلمیہ کو مرکز بنانے کے بعد مختلف اطراف میں اپنے داعی روانہ کئے یہ داعی بڑے قابل اور اپنے نظریہ کے بارہ میں بڑے مخلص تھے۔ عراق میں اس تحریک کا داعی محمد بن الحسن بن جبار الملقب بدندان پہلے سے ہی کام کر رہا تھا۔ اس نے عبداللہ بن میمون کو بہت سی مالی امداد دی اور اس کے نظریات کو پھیلایا۔ عرب اور اسلام دشمنی میں دونوں برابر تھے۔

عبداللہ نے سلمیہ کو اپنا مرکز بنانے کے بعد اپنے بیٹے الحسین کو رئیس الدعوۃ کا عہدہ دیا اور اپنے دوسرے بیٹے احمد ابوالشلعلع اس کا جانشین بنا۔ یہ بھی اپنے باپ کی طرح بڑا منتظم اور ماہر علوم تھا۔ کئی زبانیں جانتا تھا۔ اس نے یمن کی طرف رستم بن الحسین بن خرج بن حوشب کو داعی الدعاۃ بنا کر بھیجا جو بڑا قابل اور مخلص داعی تھا۔ اس کے بعد اس نے الحسن بن احمد ابو عبداللہ الشیعی الصنعانی کو تیار کیا کہ وہ واپس یمن جائے اور ابن حوشب سے اسماعیلی دعوت کے طور طریق اور اس کے فرائض سیکھے۔ اس کے بعد مغرب یعنی (شمال مغربی افریقہ) میں جا کر بربری اقوام میں دعوت پھیلائے۔ ابو عبداللہ احمد کا زیادہ زور دولت عباسیہ کے مرکز بغداد سے دور کے علاقوں پر تھا کیونکہ ایک تو دور کے علاقوں میں حکومت کی گرفت کمزور تھی دوسرے وہاں کے مقامی حکام کے ظلموں سے لوگ تنگ آئے ہوئے تھے تیسرے ان کی تختی دل صاف تھی اور دین کے مسائل کا ان کو بہت کم علم تھا اور چوتھے آل بیت نبویؐ سے ان کی عقیدت بوجوہ مشہور و معروف تھی اور بربری لڑائی میں بھی بڑے بہادر تھے۔

بہر حال ابو عبداللہ الشیعی یمن سے ہو کر بمطابق مشورہ ابن حوشب پہلے مکہ مکرمہ آیا وہاں سے حاجیوں کے ایک قافلہ کے ساتھ مصر آگیا۔ اس قافلہ میں کتامہ کے لوگ بھی تھے جو مغرب میں بربر کا ایک محفوظ قبیلہ تھا اور پہلے سے شیعہ اثرات سے متاثر تھا۔ کتامہ کے حاجی ابو عبداللہ الشیعی کی فصیح اللسانی اور شیریں بیانی سے خاصے متاثر ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ انہی کی درخواست پر ابو عبداللہ الشیعی نے کتامہ کے علاقہ میں قیام کیا اور حالات سازگار دیکھ کر وہاں کی ایک محفوظ فج الاخیار کو اپنی دعوت اور تبلیغ کا مرکز اور دارالہجرت قرار دیا۔ اس نے مہدی منتظر کے ظہور کے بارہ میں بڑے سہانے خواب وہاں کے لوگوں کو دکھائے۔ یہ لوگ پہلے ہی وہاں مقامی عرب حکام سے تنگ آئے ہوئے تھے وہ ابو عبداللہ الشیعی کی باتوں سے بہت متاثر ہوئے اور اس کی تنظیم کے سرگرم رکن بن گئے۔ ابو عبداللہ الشیعی کی مغرب میں آمد ۲۸۸ھ کے قریب تھی۔

ابو عبداللہ الشیعی نے تصوف کا جامہ اوڑھ رکھا تھا اور بڑے صوفی کے رنگ میں لوگوں کے سامنے آتا۔ بہر حال اس نے ذہانت، عزم اور احتیاط کے ساتھ بڑے خفیہ انداز میں اپنی دعوت کو آگے بڑھایا۔ اس نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ حضرت امام جعفرؓ نے اپنے دو داعیوں کو ان علاقوں کی طرف بھیج کر جو یہ ارشاد فرمایا تھا کہ حتی یجیئی صاحب البذر تو وہ صاحبُ البذر یعنی بیج بونے والا میں ہوں۔ بہر حال ابو عبداللہ الشیعی کی دعوت کی وجہ سے ارد گرد کے علاقہ کے لوگ بکثرت اس کی تنظیم میں شامل ہونے لگے۔ ان دنوں ان علاقوں میں اغالبہ کی حکومت تھی جو بنو عباس کی طرف سے ان علاقوں کے والی تھے۔ ابو عبداللہ الشیعی کے جتھوں کی اغالبہ کی فوجوں سے کئی جھڑپیں بھی ہوئیں اور غلبہ ابو عبداللہ الشیعی کے حامیوں کے ہاتھ رہا۔ ابو عبداللہ الشیعی نے یہ پراپیگنڈا بڑے زور شور سے کیا کہ بس امام مہدی ظاہر ہونے والے ہیں۔ اس کا اثر بھی بہت اچھا پڑا اور ابو عبداللہ کی طاقت بڑھتی رہی آخر اغالبہ شکست کھا گئے اور ابو عبداللہ الشیعی نے بہت سے علاقوں پر قبضہ کر لیا اور بڑے عدل وانصاف کا مظاہرہ کیا۔

اس کا اثر بھی لوگوں پر بہت اچھا پڑا۔ اس کے بعد ابو عبداللہ الشیعی نے سلمیہ میں اپنے قائد کو پیغام بھجوایا کہ میدان تیار ہے آیئے اور حکومت سنبھالئے۔ چنانچہ سعید بن الحسین جو احمد ابوالشلعلع کا بھتیجا تھا اور احمد ابوالشلعلع کی وفات کے بعد تحریک کا قائد بنا تھا عبیداللہ المہدی کے نام سے ۲۹۶ھ میں مغرب کے ان علاقوں کا حکمران بنا اور حکومت عبیدیہ کی بنیاد رکھی گئی۔ قیروان دارالحکومت قرار پایا۔ یہ عجیب بات ہے کہ مغرب میں فاطمیوں کی حکومت کے لئے ابو عبداللہ الشیعی نے میدان ہموار کیا تھا اور اسی کی کوششوں سے حکومت عبیدیہ قائم ہوئی تھی لیکن عبیداللہ المہدی نے جب استحکام حاصل کر لیا تو اس نے ۲۹۶ھ میں ابو عبداللہ الشیعی اور اس کے بھائی ابوالعباس دونوں کو مروا دیا اور اس طرح اس نے اس تاریخ کو دہرایا جو دولت عباسیہ کے دوسرے خلیفہ ابو جعفر منصور نے مؤسس دولت عباسیہ ابو مسلم خراسانی کو قتل کر کے اوراق تاریخ میں ثبت کی تھی اور دونوں کے حامیوں کا ردعمل بھی ایک جیسا تھا۔

بہر حال عبیداللہ المہدی نے بڑی حد تک اپنی حکومت کو سنبھال لیا۔ اس کی وفات کے بعد ابوالقاسم محمد القائم دولت عبیدیہ کا خلیفہ بنا اس کے بعد المنصور اور اس کے بعد المعز دولت فاطمیہ کے سربراہ مقرر ہوئے۔ المعز کے عہد حکومت میں اس کے قابل جرنیل جوہر کے ہاتھوں مصر فتح ہوا۔ یہ ۳۵۸ھ کا واقعہ ہے۔ المعز جب فتح مصر کی تیاریوں میں تھا تو ایک روز جبکہ شدید سردی پڑ رہی تھی اور سخت طوفان کا سماں تھا اس نے اپنے ارکان اور شیوخ کتامہ کو اپنے محل میں بلوایا اور ان کے سامنے تقریر کی کہ آپ لوگ شاید یہ سمجھتے ہیں کہ ایسے سرد اور طوفانی دن میں میں عیش و عشرت، شراب وکباب اور رقص وسرود میں اپنا وقت گذار رہا ہونگا حالانکہ تم دیکھ رہے ہو کہ میرے گرد کتابوں اور خطوں کا ڈھیر ہے، قلم اور دوات رکھی ہے اور خط وکتابت اور علم کے سمندر میں گویا غرق ہوں۔ بڑی سادہ زندگی بسر کرتا ہوں تم بھی وہی کرو جو میں کرتا ہوں۔ تکبر اور تبختر کو ترک کر دو، دوسروں پر رحم کرو تا اللہ تعالیٰ بھی تم پر رحم کرے۔ عیش میں نہ پڑو، ایک ہی بیوی پر اکتفا کرو تاکہ تمہارے قویٰ مضبوط رہیں اور قوت قائم رہے۔ میری مدد کرو تاکہ ہم مشرق یعنی مصر میں بھی اسی طرح غالب آئیں جس طرح ہم مغرب میں غالب ہوئے ہیں تاکہ ہر طرف سلامتی امن وامان اور عدل وانصاف کا دورہ ہو کیونکہ عدل وانصاف حکومت کی بنیاد ہے۔ غرض اس طرح کی وعظ وتلقین اور امنگ ویقین کے ساتھ المعز نے مصر کی طرف فوجیں روانہ کیں۔ مصر کے حالات یوں بھی دگرگوں تھے اس لئے بہت معمولی مقابلوں کے بعد المعز کی فوجوں نے مصر فتح کر لیا۔ ۳۶۱ھ میں المعز نے فاطمی خلیفہ المنصور کے بسائے صدر مقام المنصوریہ سے کوچ کیا جو شمال مغربی افریقہ کے مشہور شہر قیروان کے نواح میں تھا۔ اور القاہرہ میں آکر قیام کیا جو اس کے جرنیل جوہر نے دارالحکومت کے طور پر بسایا تھا۔ مصر کے حالات کو درست کرنے کے بعد المعز نے آہستہ آہستہ اپنا اثر ورسوخ شام، یمن اور حجاز کی طرف بڑھایا۔ یہ علاقے پہلے سے ہی مصر کی نگرانی میں تھے۔ اور ان دنوں رومیوں کی نظریں ان علاقوں خصوصاً شام پر لگی ہوئی تھیں اور وہ چاہتے تھے کہ وہ دولت عباسیہ کی جگہ لیں اس بنا پر رومی بیزنطینیوں کی روک تھام ضروری تھی۔ پھر اس علاقہ میں قرامطہ کا بھی زور تھا جس کا توڑنا فاطمیوں کی پالیسی کا ایک حصہ تھا۔ ۳۶۵ھ میں المعز جب فوت ہوا تو العزیز اس کا قائم مقام مقرر ہوا۔ اسی کے زمانہ میں جامع الازہر کی بنیاد وسیع المقاصد تعلیمی ادارہ کے طور پر رکھی گئی۔

(شروع میں جامع الازھر کی بنیاد ۳۵۹ھ میں فاطمی قائد جوہر کے ہاتھوں رکھی گئی لیکن اس وقت یہ صرف شیعہ علوم کی تدریس کے لئے مختص تھی۔ (تاریخ الدولة الفاطمیه صفحه ۳۷۷)۔

العزیز بڑا وسیع المعلومات دور بین خلیفہ تھا۔ بہت سی زبانیں جانتا تھا۔ اس کے زمانہ میں ایشیائے کوچک سے لے کر بحر اوقیانوس کے مغربی کنارے تک دولت فاطمیہ کا جھنڈا لہراتا تھا۔ ۳۸۶ھ میں العزیز نے وفات پائی۔ اس نے قاضی محمد بن النعمان المغربی اور کتامہ کے سردار ابوالحسن بن عمار کے مشورہ سے اپنے بیٹے کو اپنا جانشین مقرر کیا جو الحاکم بامر اللہ کے لقب سے مشہور ہے۔ الحاکم بامر اللہ سے پہلے فاطمی خلفاء عام شرعی احکام میں قریباً اثنا عشری شیعہ سے مطابقت رکھتے تھے۔ جمعہ اور عیدین اور عبادت کی دوسری تقریبات میں خلفاء برابر کے شریک ہوتے۔ البتہ صحابہؓ کو برا بھلا کہتے اور سبّ صحابہؓ کے طریق کو فروغ دینے میں دوسرے غلو پسند شیعہ فرقوں سے کسی طرح کم نہ تھے۔

الحاکم بامر اللہ کو کتامہ کی بغاوت کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کا مطالبہ تھا کہ ان کے سردار الحسن بن عمار کو وزیر مقرر کیا جائے۔ چنانچہ الحاکم کو جھکنا پڑا اور کتامہ کا مطالبہ تسلیم کر لیا لیکن بدنظمی بڑھ گئی آخر ابن عمار نے وزارت چھوڑ دی۔ اس کی جگہ برجوان آیا لیکن کچھ مدت کے بعد حاکم نے اسے بھی قتل کروا دیا۔

حاکم متلون مزاج، غلو پسند، دیوانی ذہنیت کا خلیفہ تھا۔ پہلے اس نے سنیوں اور ذمیوں کو سخت تنگ کیا اور شیعیت کے فروغ کی کوشش کی۔ اس کا یہ دور ۳۹۰ھ سے ۳۹۸ھ تک ہے۔ اس نے یہود اور نصاریٰ کے بارہ میں حکم دیا کہ وہ الگ طرز کے لباس پہنیں جس سے پتہ چلے کہ وہ غیر مسلم ہیں۔ گرجے گرا دیئے اور ان کے اندر کے قیمتی سامان کو فروخت کروا دیا۔ ایک طرف اس کا یہ تشدد تھا تو دوسری طرف اس نے کئی عیسائیوں کو بڑے اہم عہدے دے رکھے تھے جنہوں نے عام مسلمانوں کو بڑا تنگ کئے رکھا۔

۳۹۸ھ سے ۴۱۱ھ تک عام مسلمانوں کے بارہ میں اس کا رویہ نرم تھا لیکن اس دور میں اس کے مذہبی دعاوی نے بڑا عجیب رنگ اختیار کر لیا تھا۔ ایک طرح سے اس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ اسی زمانہ میں دروز کا فرقہ ظاہر ہوا جس کی تفصیل آئندہ آ رہی ہے۔

الغرض حاکم کے یہی دعاوی اس کے قتل کا باعث بنے۔ اسی زمانہ میں اس نے دارالحکمۃ بھی قائم کیا جس میں اسماعیلی مذہب کی باطنی تعلیم دی جاتی تھی اور باطنی نظریات پھیلانے کے لئے داعی تیار کئے جاتے تھے۔

سنیوں کے بارہ میں فاطمیوں کی پالیسی خاصی سخت تھی۔ خلفاء ثلاثہ اور صحابہؓ کو برملا گالیاں دی جاتی تھیں جس سے سنیوں کے سینے جلتے تھے۔ جمعہ کے خطبوں میں سبّ وشتم کا رواج بڑھ گیا تھا۔ مساجد کی دیواروں پر اور عام شاہراہوں پر یہ گالیاں لکھی جاتیں۔ گلیوں میں لوگوں کو پھرایا جاتا اور مارا پیٹا جاتا اور منادی کی جاتی کہ ھذا جزاء من یحب ابابکر و عمر۔ ۴۰۱ھ کے قریب حاکم نے ارادہ کیا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی قبریں اکھیڑ دی جائیں اور روضہ میں صرف آنحضرتؐ کی قبر رہنے دی جائے۔ لیکن وہ اپنے مذموم ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکا۔

حکومت کے عہدوں میں سنیوں سے سخت تعصب برتا جاتا تھا۔ کوئی عہدہ سنیوں کے ہاتھ میں نہ رہا حالانکہ ملک میں اکثریت سنیوں کی تھی۔

خلیفہ العزیز نے سنیوں کو نماز تراویح اور نماز ضحیٰ پڑھنے سے منع کر دیا تھا۔ جب ایک سنی عالم نے اس کے خلاف احتجاج کیا تو اسے گرفتار کر لیا گیا پھر اس کی زبان کاٹ دی گئی اور آخر اسے سولی دے دی گئی۔ بعض مؤرخین نے اس واقعہ کا انکار کیا ہے۔

مؤطا امام مالکؒ پڑھنے کی ممانعت کر دی گئی۔ خصوصاً حاکم کے زمانہ میں اس قسم کا تشدد بڑھ گیا تھا۔

کچھ عرصہ ایسا بھی آیا کہ حاکم بامر اللہ نے تعصب کی اس پالیسی میں نرمی کر دی لیکن یہ عرصہ تین سال سے آگے نہ بڑھا اور پھر سے تشدد شروع ہو گیا۔

اس تعصب کا ہی نتیجہ تھا کہ سنی فاطمی حکومت سے بددل اور متنفر تھے۔ ۴۱۱ھ میں الحاکم بامر اللہ فوت ہو گیا۔ بعض روایات کے مطابق اسے قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا الظاہر والی بنا۔ اس کی پالیسی نرم تھی اس نے بڑی عقلمندی اور بردباری کا ثبوت دیا۔ اپنے والد کے زمانہ کے بہت سے احکام جن سے تعصب اور تشدد جھلکتا تھا منسوخ کر دیئے اور رعایا بڑی حد تک مطمئن ہو گئی لیکن اس کی وفات کے بعد المستنصر کے عہد میں تشدد کا عفریت پھر جاگ اٹھا اور کافی عرصہ جاری رہا۔ آخر کار ۵۶۴ھ میں سلطان صلاح الدین ایوبی کے ہاتھوں جب دولت فاطمیہ کا خاتمہ ہوا تو اس کے ساتھ ہی سنیوں نے بھی اطمینان کا سانس لیا لیکن شیعوں کی شامت آ گئی اور ایوبی امراء نے بطور پالیسی چن چن کر اسماعیلی شیعوں کو ختم کیا۔ وہی بچے جو یمن یا ہند کی طرف بھاگ گئے اور کچھ شام اور لبنان کے پہاڑوں اور جنگلوں میں چھپ گئے۔

فاطمی حکومت کے زمانہ میں ہی خلافت عباسیہ کے زوال کا آغاز ہوا۔ خلفاء عباسیہ کو بنو بویہ نے جو شیعہ تھے ایک کھلونا بنا رکھا تھا۔ ان کی دلی ہمدردیاں فاطمی خلفاء کے ساتھ تھیں۔ اگر بعض سیاسی مفاد آڑے نہ آتے تو بنو بویہ نے خلافت عباسیہ کو ختم کر کے خلفاء فاطمیہ کی حکومت کا اعلان کر دینا تھا۔ لیکن بنو بویہ کو مشورہ دیا گیا کہ بنو فاطمہ کی حکومت میں ان کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بنو عباس کو تو تم لوگ عقیدۃً غاصب سمجھتے ہو ان کے ساتھ تمہاری کوئی مذہبی عقیدت نہیں اس لئے جس طرح چاہتے ہو ان سے سلوک کرتے ہو لیکن اگر بنو فاطمہ ادھر آ گئے تو تم ایسا نہ کر سکو گے کیونکہ عقیدۃً تم انہیں خلیفہ برحق مانتے ہو۔ اگر تم ان کی بے ادبی کرو گے یا ان میں سے کسی کو قتل کرو گے تو شیعہ پبلک

تمہارے خلاف اٹھ کھڑی ہوگی اور اس مخالفت کا سنبھالنا تمہارے لئے مشکل ہو جائے گا۔ بہر حال قریباً ایک سال تک بغداد میں خلفاء بنو فاطمہ کے نام کا خطبہ پڑھا جاتا رہا لیکن آخر کار اس پالیسی کو بدل دیا گیا اور حسب سابق خلفاء عباسیہ کے نام کا خطبہ جاری ہو گیا۔ فلسطین، شام، یمن اور حجاز میں تو بنو فاطمہ کے نام کا خطبہ ایک لمبے عرصہ تک جاری رہا اور ایوبیوں کے عہد حکومت میں اس کا رواج ختم ہوا۔

اسی زمانہ میں تاتاریوں کے حملے بھی شروع ہوئے جو آخر سقوط بغداد اور خلافت عباسیہ کے خاتمہ پر منتج ہوئے۔ صلیبی لڑائیوں میں صلیبیوں کی کامیابی کا بھی یہی زمانہ ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو آپس میں لڑتے دیکھا تو ان کے حوصلے بڑھ گئے۔ ارض فلسطین اور شام کے بعض حصے ان کے قبضہ میں چلے گئے۔ یہ کامیابیاں انہوں نے بعض شیعہ فرقوں کی مدد سے حاصل کیں۔

فاطمی زعماء نے اسماعیلی مذہب کی دعوت واشاعت کے لئے اسلامی ممالک میں چاروں طرف اپنے داعی پھیلائے ہوئے تھے جو حسب حالات کہیں ظاہر اور کہیں خفیہ اپنے نظریات اور خلافت فاطمیہ کی حقیقت کی برابر تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ بعض داعی بڑے قابل، علوم کے ماہر اور اصول تبلیغ سے پوری طرح واقف تھے اور اثر ورسوخ بڑھانے کے طریقوں کو اچھی طرح جانتے تھے چنانچہ ان کی کوششوں سے ہر ملک اور ہر علاقہ میں ان کے بڑے مضبوط مرکز اور دار الہجرت قائم ہوگئے۔

موصل میں اسماعیلی مذہب کا داعی خود وہاں کا والی تھا۔ اس کے بعد قرداش العقیلی نے موصل ابناء مدائن اور کوفہ میں بڑا کام کیا...... ایک اور اور داعی ھبۃ الشیرازی نے عباسی حکام اور بعض سلجوقی ترکوں کو اسماعیلیت کی طرف مائل کرنے کا تاریخ ساز کارنامہ سرانجام دیا۔

یمن کا پہلے ذکر آچکا ہے کہ سلمیہ میں مستور ائمہ میں سے دوسرے امام احمد ابوالشلعلع نے یمن کے علاقوں میں اسماعیلی دعوت پھیلانے کی ذمہ داری ابن حوشب کے سپرد کی۔ ابن حوشب کا پورا نام ابوالقاسم الحسن بن ابی الفرج بن حوشب ہے۔ یہ کوفہ میں پیدا ہوا۔ خاندان علمی تھا اور اثنا عشری عقائد رکھتا تھا لیکن ابن حوشب نے اسماعیلی عقائد کو اپنایا اور ائمہ مستورین کے مقربین میں شمار ہونے لگا۔ وہ اسماعیلیوں کے اس نظریہ سے بے حد متاثر تھا کہ امام مہدی عنقریب ظاہر ہونے والا ہے۔ احمد ابوالشلعلع نے ابن حوشب کو کہا اے ابوالقاسم یمن بڑی برکات کا حامل ہے اس لئے یہ علاقہ میں آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی احمد نے ایک اور شخص کو ابن حوشب کا ساتھی بنایا۔ اس شخص کا نام علی بن فضل الیمنی تھا اور حج کرنے کے بعد قبر حسینؓ کی زیارت کرنے کربلا آیا تھا۔ اس کے بعد سلمیہ میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ احمد نے اسے مخلص پاکر اس طرح مخاطب کیا "الحمدلله الذی رزقنی رجلاً تحریراً مثلك استعین به علی امری واکشف له مکنون سری"۔ غرض اسے خوب جوش دلایا اور ابن حوشب کے ساتھ مل کر کام کرنے کی تلقین کی۔ ادھر ابن حوشب کو کہا کہ اس شخص کی دلداری کرنا، اس کے ساتھ مل کر کام کرنا، ظاہری لحاظ سے نماز روزہ کی پابندی کرنا، اپنا راز عام نہ کرنا، لوگوں کو مرید بنانا اور جب وہ قربانی کے لئے تیار ہو جائیں تو مقررہ مالی ذمہ داریاں ادا کرنے کے لئے ان سے کہنا۔ بہر حال ابن حوشب نے یمن پہنچ کر صنعاء سے جنوبی طرف ایک پہاڑی جگہ کو جس کا نام لاعہ تھا اپنا مرکز بنایا۔ یہ بڑی محفوظ جگہ تھی۔ وہاں پہلے سے ہی کچھ لوگ ہم خیال تھے۔ مشہور کرایا گیا کہ ایک بڑا ولی اللہ عابد وزاہد اس علاقہ میں آیا ہے چنانچہ لوگ دھڑا دھڑ آنے لگے۔ جب اچھی خاصی جمعیت اکٹھی ہو گئی تو ابن حوشب نے اردگرد کے علاقہ میں قلعہ بندی کر دی اور یمن کے عباسی والی پر حملہ کروا دیا جو کامیاب رہا کیونکہ علاقہ میں پہلے ہی گڑبڑ تھی۔ عباسی اثر ورسوخ برائے نام تھا۔ خارجیوں اور زیدی اور اثنا عشری شیعوں نے ملک کا امن وامان ابتر کر رکھا تھا۔ اس کے بعد ابن حوشب نے صنعاء کے جنوب میں دار الہجرت اور مرکز نشر واشاعت قائم کیا اور تھوڑے عرصہ میں اتنی کامیابی حاصل کی کہ منصور الیمن کے لقب سے مشہور ہو گیا۔ اس نے اپنے مرکز اشاعت سے مختلف علاقوں میں اپنے داعی بھیجے خاص طور پر بحرین، یمامہ، سندھ اور ہندوستان کے دوسرے علاقوں میں داعی پہنچے اور خاصی کامیابیاں حاصل کیں۔

دوسری طرف علی بن فضل نے یمن کے ایک علاقہ حیشان اور یافع کو اپنا مرکز دعوت بنایا اور اردگرد کے امراء سے جنگیں لڑکر خاصی کامیابی حاصل کی۔ اس کامیابی سے اس کا دماغ پھر گیا۔ اس نے نبوۃ کا دعویٰ کیا اور اسلام کو خیرباد کہہ دیا۔ ایک قصیدہ میں وہ کہتا ہے:

تولّی نبی بنی هاشم

و هذا نبی بنی یعرب

لکل نبی مضی شرعة

و هذی شریعة هذا النبی

فقد خط عنا فروض الصلوٰة

وحط الصیام فلم یتعب

اس ادعا کی وجہ سے علی بن فضل اور ابن حوشب ایک دوسرے کے دشمن ہوگئے اور لڑائی تک نوبت پہنچی۔

بہر حال ابن حوشب کی کوششوں سے یمن اسماعیلی دعوت کا گڑھ بن گیا اور اسے اور اس کے جانشینوں کو خاصی کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ اسماعیلی خلیفہ المستنصر نے یمن کے ایک اسماعیلی سردار علی بن محمد الصلیحی کی مدد سے حجاز میں عباسیوں کا اثر ورسوخ ختم کرایا جو کچھ عرصے سے بڑھ رہا تھا۔ علی صلیحی قتل ہو گیا تو اس کا لڑکا المکرم اس کا جانشین بنا۔ اس کے بعد اس کی بیوی اروئی الحرہ نے اسماعیلی دعوت کی ذمہ داری سنبھالی۔ یہ بڑی مدبر اور منتظم عورت تھی۔ اس کی دعوت کے نشان جنوبی ہند کے بوہرہ ہیں۔

فاطمی خلیفہ العزیز نے عباسی وزیر عضد الدولہ بویہی شیعی کے پاس سفارت بھیجی تاکہ اسے متاثر کرے اور خلافت عباسیہ کے الٹنے میں اس کی مدد حاصل کی جائے اور یہ کوشش مسلسل جاری رہی لیکن بنو بویہ کے اپنے مقاصد تھے اس لئے یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی۔ کما مرَّ۔

ایک اور عباسی سردار ابو الحارث البساسیری پر جال ڈالنے کی کوشش کی گئی اور وہ غداری پر آمادہ بھی ہو گیا کیونکہ عراق کے داعی الدعاۃ هبة الله الشیرازی نے اس کی بڑی موثر مدد کی تھی لیکن سلاجقہ ترکوں کی مدد سے بویہیوں کی طاقت کو ختم کر دیا گیا۔ دراصل عباسی خلافت کی یہ ایک دائمی پالیسی تھی پہلے فارسیوں اور خراسانیوں کی مدد سے بنو امیہ بالفاظ دیگر عربوں کے تسلط پر ہلہ بولا۔ پھر ترکوں کی مدد سے فارسیوں اور خراسانیوں کے اثر ورسوخ کو ختم کیا پھر بنو بویہ کو آگے لائے تاکہ ترکوں سے ان کو چھٹکارا ملے۔ جب بنو بویہ وبال جان بن گئے تو سلاجقہ کے ذریعے ان کا خاتمہ کیا۔ سلاجقہ کو عوام کی حمایت بھی حاصل تھی کیونکہ وہ سنّی تھے۔

فارس میں عبداللہ بن میمون القداح نے کئی داعی بھیجے۔ اس سے پہلے خود اس نے اہواز کو مرکز بنا کر اس علاقہ میں اپنے نظریات کی اشاعت کی تھی۔ اپنے داعی الحسن الاہوازی کو سواد کوفہ کی طرف بطور داعی بھیجا تھا۔ فارس کے علاقوں میں داعی زیادہ تر کپڑے بننے، روئی دھننے کا پیشہ اختیار کئے ہوئے تھے اور ساتھ ساتھ لوگوں میں بڑی رازداری اور احتیاط کے ساتھ اپنے نظریات کی تبلیغ بھی کرتے رہتے تھے۔ ان داعیوں سے کئی اہل علم بھی متاثر ہوئے۔ چنانچہ انہی میں سے ایک صاحب علم عیاث بھی تھے جنہوں نے بعد میں اسماعیلی نظریات کے پھیلانے میں بہت سے کارنامے سرانجام دئے۔ فارس کے بڑے بڑے امراء کو اسماعیلیت کی طرف مائل کیا۔ انہیں میں سے ایک الحسین بن علی المرد روزی بھی تھا جس کا ہرات اور غور میں بڑا اثر ورسوخ تھا۔ چنانچہ اس کے ذریعہ ان علاقوں میں دعوت اسماعیلیہ کو خوب فروغ ملا۔ خراسان میں ایک اور داعی ابوحاتم النیساپوری الرازی نے بڑا کام کیا جو ایک مشہور شاعر بھی تھا۔ اسی نے طبرستان، الدیلم اجیان اور ری میں اسماعیلی شیعیت کے بیج بوئے۔ ان علاقوں میں دعوت کا انداز المغرب سے کچھ مختلف تھا۔ چونکہ یہ علاقے مجوسیت، ہند کی برہمیت اور یونان کے فلسفہ سے خاصے متاثر تھے۔ تناسخ اور حلول کے نظریات بھی عام تھے اسلئے ان علاقوں میں کام کرنے والے داعی علمی انداز میں ان نظریات کی تائید وحمایت سے بھی خاصہ کام لیتے تھے

محمد بن احمد النسفی خراسان میں اسماعیلیوں کا ایک اور بڑا داعی تھا۔ اس نے امیر خراسان نصر بن احمد السامانی کو بہت متاثر کیا۔ اور بخارا تک اسماعیلیت کا اثر بڑھایا۔ کہتے ہیں کہ نصر سامانی نے اسماعیلیوں کے ایک داعی الحسین بن علی المردروزی کو مروا دیا تھا۔ محمد النسفی نے نصر سامانی پر زور دیا کہ یہ بڑا ظلم ہوا ہے اس لئے وہ الحسین کی ایک سو انیس دینار دیت ادا کرے۔ جبکہ ہر دینار کے ساتھ ایک ہزار دینار کا اضافہ ہو اور یہ دیت جس کی کل مالیت ایک لاکھ انیس ہزار دینار تھی مغرب کے فاطمی امیر کو بھجوائی گئی جس کی ہدایت میں یہ داعی کام کر رہے تھے۔

دعوت اسماعیلیہ کے سلسلہ میں علمی کوششیں

علمی لحاظ سے اسماعیلی داعیوں نے جس طرح مشرق کو متاثر کیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسائل اخوان الصفاء اسماعیلی داعیوں سے متاثر فلسفیوں کا کارنامہ ہے جس میں فلسفی اور ادبی انداز میں مسائل اسلام پر بحث کی گئی ہے۔ ان رسائل کے مرتبین بنو بویہ کے پروردہ تھے اور چھپ کر اور پس پردہ رہ کر کام کرتے تھے۔ ان رسائل سے اسماعیلیہ خاص طور پر درنویہ اور نزاریہ (آغاخانیہ) نے بہت زیادہ کام کیا۔ المشہزوری کا کہنا ہے کہ ان رسائل کے مصنفوں کے نام یہ ہیں۔ ابو سلیمان محمد بن نصر البستی، ابوالحسن علی بن ہارون الزنجانی، ابواحمد النہرجوری، زید بن رفاعہ، العوفی اور ابن سینا یہ سب کے سب اپنے زمانہ کے مانے ہوئے فلسفی اور آزاد خیال مفکر تھے۔ یہ کام انہوں نے چوتھی صدی کے نصف ۳۳۴ھ سے لے کر پانچویں صدی کے آغاز ۴۲۸ھ تک سرانجام دیا۔ اسی طرح ابوحاتم الرازی صاحب کتاب الزنیہ و اعلام النبوۃ بڑا عالم اور مصنف مانا گیا ہے۔

ابو عبداللہ النسفی بڑا قابل اسماعیلی داعی، ماہر ادیب اور فلسفی اور کئی کتابوں کا مصنف تھا۔ ابو یعقوب السجزی الملقب بہ دندان اسماعیلیوں کا مشہور مانا ہوا مناظر اور قابل مصنف تھا۔ اس نے مشہور فلسفی اور طبیب محمد بن ذکریا الرازی سے اعلام النبوۃ کے بارہ میں مناظرہ کیا اور برابر کی چوٹ رہی۔ کتاب اثبات النبوۃ، کتاب الشرائع اور کتاب کشف الاسرار، کتاب ینابیع اور کتاب الموازین بڑی عمدہ اور قابل مطالعہ تصانیف ہیں۔ بوہرہ خوجے اس کی بعض کتابوں کی بڑی قدر کرتے ہیں۔

ابو حنیفہ النعمان بن ابی عبداللہ المغربی الشیعی بھی بڑا قابل اور مجتہد اور مانا ہوا مصنف تھا۔ اس کی کتابوں کو بھی بوہرہ اسماعیلی بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ابو حنیفہ النعمان پہلے مالکی المذہب تھا۔ مصر میں جب فاطمی حکومت قائم ہوئی تو اس نے اسماعیلی مذہب اختیار کر لیا اور ایک وقت میں آکر اسماعیلی مذہب کا داعی الدعاۃ منتخب ہوا۔ یہ عبیداللہ المہدی القائم، المنصور تینوں فاطمی خلفاء کے زمانہ میں صاحب اثر ورسوخ رہا اور مختلف علاقوں کا قاضی بنا۔ اسماعیلی فقہ، مناظرہ، تاویل، عقائد، تاریخ اور وعظ وتذکیر میں اس کی کئی کتابیں ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ چالیس سے زیادہ کتابوں کا مصنف تھا۔ اس کی کتاب "دعائم الاسلام" اسماعیلی فقہ کا ایک عمدہ مجموعہ ہے اور بوہرہ اسماعیلی اسے اپنے فقہی مسلک کی اساس سمجھتے ہیں۔ اس میں ابو حنیفہ الشیعی نے ارکان اسلام سات گنوائے ہیں۔ عام معروف ارکان پانچ ہیں اور ان میں ولایت ائمہ اہل بیت اور طہارۃ کا اضافہ کیا ہے۔ بہر حال ابو حنیفہ النعمان الشیعی کی کتب ظاہر احکام پر مبنی ہیں۔ باطن اور سر سے متعلق کتب میں ان کا شمار نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے جو اسماعیلی فرقے سر اور باطنی علوم میں غلو رکھتے ہیں جیسے النزاری یا الارزی وہ ابو حنیفہ النعمان کی کتابوں کو کوئی خاص اہمیت نہیں دیتے۔ اسماعیلی مصنفین میں سے ایک اہم مصنف جعفر بن منصور الیمنی ہے اسے باب ابواب المعز کا لقب دیا گیا۔ جو قاضی القضاۃ کے مرتبہ سے بلند تھا۔ زیادہ تر اسماعیلی اسرار۔ باطنی نظریات اور تاویلات اسماعیلیہ سے متعلق کتب لکھی ہیں۔ مثلاً "تاویل الزکاۃ" "سرائر النطقاء" "الشواہد والبنیان" "تاریخ الائمہ المستورین" اور "کتاب الکشف" اس نے آیات قرآنی کی جو تاویل کی ہے اس کی ایک مثال یہ ہے۔ سورہ التین میں تین سے مراد حسنؓ ہیں اور زیتون سے حسینؓ طور سینین سے آنحضرت ﷺ اور ھذاالبلد الامین سے علیؓ ہیں آخر الذکر کتاب الکشف کے بارہ میں اس کی وصیت یہ تھی کہ اس کے اسرار کو عام نہ کیا جائے۔

حمید الدین احمد بن عبداللہ الکرمانی بھی اسماعیلی دعاۃ میں بڑا نامور گزرا ہے۔ یہ بڑا فلسفی تھا۔ اس کا خیال تھا کہ الحاکم بامر اللہ کے بارہ میں جو یہ مشہور ہے کہ اس نے الوہیت کا دعویٰ کیا۔ یہ سراسر بہتان ہے۔ اسماعیلی واحدانیت الٰہ کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ الکرمانی صفات وجودیہ اور تنزیہ کا منکر تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ اس کی کوئی صفت نہیں البتہ مبدع اول کے اسماء حسنیٰ ہیں۔ اسماعیلی مبدع اول کو السابق والقلم کہتے ہیں اور فلاسفہ کے ہاں اس کا نام العقل الکلی ہے۔ اسماعیلیوں کے نزدیک ائمہ بھی "السابق" کی صفات سے سے متصف ہوتے ہیں۔ لان الامام فی عصره مثل للسابق و لهذا یمدح بهذا الصفات. فقہی مسائل میں ظاہر کے لحاظ سے اسماعیلی شیعہ اثنا عشری شیعوں سے کچھ زیادہ مختلف نہیں۔ پاؤں پر مسح کیا جاتا لیکن جرابوں اور موزوں پر مسح کی اجازت نہ تھی۔ آذان میں الصلوٰة خیر من النوم کی بجائے حی علی خیر العمل محمد و علی خیر البشر کا اضافہ کیا گیا۔ فاطمی حکومت میں دعائے قنوت پڑھنے نیز نماز تراویح اور صلوٰۃ پڑھنے کی اجازت نہ تھی۔ نماز جنازہ میں چار کی بجائے پانچ تکبیریں کہی جاتی تھیں۔ جمعہ کے روز عباسی خلفاء کی بجائے فاطمی خلفاء کے نام کا خطبہ پڑھا جاتا اور ائمہ کے فضائل ان کے لئے دعا کی جاتی تھی۔ ایسے ہی کم وبیش مختلف اختلافات تھے۔ بعض سبزیاں یا کھانے منع تھے کیونکہ یہ صحابہ خاص طور پر ابو بکرؓ اور عائشہ کو پسند تھے یا ائمہ اہل بیت ان کو ناپسند کرتے تھے۔

(باقی آئندہ انشاء الله)

سو سال پہلے

تاریخ احمدیت سے

اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا پرشوکت چیلنج اور تصنیف و اشاعت

"انجام آتھم"

مسٹر عبداللہ آتھم ۲۷ر جولائی ۱۸۹۶ء کو فوت ہوئے تھے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے پبلک کو اسلام کی صداقت کے اس زندہ نشان کی طرف دوبارہ توجہ دلانے کے لئے ایک مفصل کتاب "انجام آتھم" تصنیف فرمائی جو ۲۲ر جنوری ۱۸۹۷ء کو شائع ہوئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی کا ظہور

رسول خدا ﷺ نے خبر دی تھی کہ امام مہدی کدعہ نامی گاؤں میں ظاہر ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس مہدی کی اپنے نشانات کے ذریعہ تصدیق کریگا اور دور دور سے اس کے اصحاب جمع کرے گا جن کی تعداد اہل بدر کی طرح تین سو تیرہ ہوگی اور ان کے نام ایک مطبوعہ کتاب میں درج ہونگے۔

(جواہر الاسرار از شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی مطبوعہ ۸۴۰ھ)

رسول خدا ﷺ کی یہ عظیم الشان خبر اگرچہ "آئینہ کمالات اسلام" کے ذریعہ سے بھی (جس میں حضور نے اپنے ۳۲۷ اصحاب کے نام شائع کئے تھے) پوری ہو چکی تھی مگر معین شکل میں یہ پیشگوئی انجام آتھم کے ذریعہ سے ظہور پذیر ہوئی کیونکہ اس میں آپ نے ۳۱۳ اصحاب کی فہرست شائع فرمائی جو آپ کے دعویٔ مہدویت پر ایک آسمانی نشان تھا۔ حضور نے اس فہرست میں برصغیر ہندو پاکستان کے مختلف اصحاب کے علاوہ شام، طائف، بغداد، ممباسہ افریقہ اور لنڈن کے بعض خدام کے نام بھی درج فرمائے۔

علماء کے نام عربی مکتوب

"انجام آتھم" میں حضرت اقدس نے علماء پر اتمام حجت کے لئے فصیح و بلیغ عربی میں ایک مفصل مکتوب بھی تحریر فرمایا جو آپ کے روحانی اور علمی کمالات کا مرقع اور آپ کی سچائی پر ابدی برہان ہے۔

اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا پرشوکت چیلنج

کتاب کے ضمیمہ میں حضور نے اسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کے زندہ ہونے پر ایک پرشوکت چیلنج دیتے ہوئے اعلان فرمایا:

بالآخر میں پھر ہر ایک طالب حق کو یاد دلاتا ہوں کہ وہ دین حق کے نشان اور اسلام کی سچائی کے آسمانی گواہ جس سے ہمارے نابینا علماء بے خبر ہیں وہ مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔ مجھے بھیجا گیا ہے تا میں ثابت کروں کہ ایک اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے اور وہ کرامات مجھے عطا کئے گئے ہیں جن کے مقابلہ سے تمام غیر مذاہب والے اور ہمارے اندرونی اندھے مخالف بھی عاجز ہیں۔ میں ہر ایک مخالف کو دکھلا سکتا ہوں کہ قرآن شریف اپنی تعلیموں اور اپنے علوم حکمیہ اور اپنے معارف دقیقہ اور بلاغت کاملہ کی رو سے معجزہ ہے۔ موسیٰؑ کی معجزہ سے بڑھ کر اور عیسیٰؑ کے معجزات سے صدہا درجہ زیادہ۔

میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم ﷺ سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذہب مردے، ان کے خدا مردے اور خود وہ تمام پیرو مردے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں، ہرگز ممکن نہیں۔

اے نادانو! تمہیں مردہ پرستی میں کیا مزہ ہے؟ اور مردار کھانے میں کیا لذت ہے؟ آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے اور کس قوم کے ساتھ ہے۔ وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ ہمیشہ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہو گیا آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے۔ کیا تم میں سے کسی کو شوق نہیں کہ اس بات کو پرکھے۔ پھر اگر حق کو پاوے تو قبول کر لیوے۔ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟ ایک مردہ کفن میں لپٹا ہوا۔ پھر کیا ہے؟ کیا ایک مشت خاک۔ کیا یہ مردہ خدا ہو سکتا ہے؟ کیا یہ تمہیں کچھ جواب دے سکتا ہے؟ ذرہ آؤ ہاں! لعنت ہے تم پر اگر نہ آؤ اور اس سڑے گلے مردہ کا میرے خدا کے ساتھ مقابلہ نہ کرو۔

دیکھو میں تمہیں کہتا ہوں کہ چالیس دن نہیں گزریں گے کہ وہ بعض آسمانی نشانوں سے تمہیں شرمندہ کرے گا۔ ناپاک ہیں وہ دل جو سچے ارادہ سے نہیں آزماتے اور پھر انکار کرتے ہیں اور پلید ہیں وہ طبیعتیں جو شرارت کی طرف جاتی ہیں نہ طلب حق کی طرف۔

او میرے مخالف مولویو! اگر تم میں شک ہو تو آؤ چند روز میری صحبت میں رہو۔ اگر خدا کے نشان نہ دیکھو تو مجھے پکڑو اور جس طرح چاہو تکذیب سے پیش آؤ۔ میں اتمام حجت کر چکا۔ اب جب تک تم اس حجت کو نہ توڑلو تمہارے پاس کوئی جواب نہیں۔ خدا کے نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں کیا تم میں سے کوئی نہیں جو سچا دل لے کر میرے پاس آوے۔ کیا ایک بھی نہیں۔ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا"۔

اشتہار

"مستیقناً بوحی اللہ القہار"

یہ پرشوکت چیلنج آپ نے بالخصوص عیسائی پادریوں کو مخاطب کرتے ہوئے ۱۴ر جنوری ۱۸۹۷ء کو "الاشتہار مستیقنا بوحی اللہ القہار" (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۸ تا ۱۶)، کے ذریعہ سے بھی دیا۔ اس روحانی مقابلہ کے لئے آپ نے چالیس دن مقرر فرمائے۔ اشتہار کا ایک ایک لفظ تثلیث پرستی کے لئے شمشیر وستان کا حکم رکھتا ہے۔

عیسائیوں کو دس ہزار روپیہ انعام کی پیشکش

اس اشتہار کے چودہ دن بعد (۲۸ر جنوری ۱۸۹۷ء) کو ایک اور اشتہار میں یہ بھی اعلان فرمایا کہ میرا دعویٰ ہے کہ یسوع کی پیشگوئیوں کی نسبت میری پیشگوئیاں اور میرے نشانات زیادہ ہیں۔ اگر کوئی پادری میری پیشگوئیوں اور میرے نشانات کی نسبت یسوع کی پیشگوئیاں اور نشان ثبوت کے رو سے قوی تر دکھلا سکے تو میں اس کو ایک ہزار روپیہ نقد دونگا۔

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۷ تا ۲۰)

پادریوں نے حضرت اقدس علیہ السلام کے ان اشتہاروں سے لاجواب اور مبہوت ہو کر یہ جواب دیا کہ انجیل کی رو سے جھوٹے رسول اور جھوٹے مسیح بھی ایسے بڑے نشانات دکھلا سکتے ہیں کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر دیں۔ ("کرسچین ایڈووکیٹ" بحوالہ اخبار عام ۲۳ر فروری ۱۸۹۷ء و تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۲۹)۔

حضرت اقدس کو یہ جواب پہنچا تو آپ نے ۲۸ر فروری ۱۸۹۷ء کو ایک اور اشتہار دیا جس میں لکھا کہ انجیل کا جو سہارا انہوں نے لیا ہے وہ ان کے لئے کچھ فائدہ بخش نہیں بلکہ اس سے وہ خود زیر الزام آتے ہیں کیونکہ جس حالت میں اسی قسم کے نشانوں پر بھروسہ کر کے یسوع کو خدا بنایا گیا ہے تو یہ بڑا ظلم ہوگا کہ دوسرا شخص ایسے ہی نشان بلکہ بقول یسوع بڑے بڑے نشان بھی دکھلا کر ایک سچا ملہم بھی نہ ٹھہر سکے۔

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۲۹ و ضمیمہ اخبار مخبر دکن مدراس ۱۱ر مارچ ۱۸۹۷ء)۔

اشتہار

"خدا کی لعنت اور کسر صلیب"

اس اشتہار کے بعد ۶ر مارچ ۱۸۹۷ء کو آپ نے "خدا کی لعنت اور کسر صلیب" کے عنوان سے ایک اور زبردست اشتہار دیا جس میں آپ نے ثابت کیا کہ لغت کی رو سے لعنت کے معنے راندہ درگاہ عالی اور شیطان کے ہیں۔ مگر عیسائیوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ یسوع مسیح مصلوب ہو کر تین دن کے لئے لعنتی ہو گئے تھے۔ بنا بریں آپ نے سوال کیا کہ اگر معاذ اللہ جناب یسوع پر واقعی کچھ دنوں تک لعنت پڑ گئی تو ان کو خدا تعالیٰ سے ابنیت کا تعلق کیسے قائم رہ سکتا ہے جبکہ بیٹا ہونا الگ رہا خود پیارا ہونا بھی لعنت کے منافی ہے۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت

مؤلفہ دوست محمد صاحب شاہد)

جدید طبّی تحقیقات

(ڈاکٹر امۃ الرزاق سمیع)

☆ حال ہی میں انڈیا میں ایسے طاعون کے بخار کا پتہ چلا ہے جو کہ تقریباً ہر قسم کی اینٹی بائیوٹک کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ ایک ۱۵ سال کا لڑکا ایسی طاعون میں مبتلا ہو گیا تھا اور ایک بہت ہی غیر معمولی اینٹی بائیوٹک استعمال کر کے اس کو شفاء نصیب ہوئی۔ یہ سائنس دانوں اور ڈاکٹروں کے لئے بہت ہی لمحہ فکریہ ہے۔ پریشانی کی وجہ یہ ہے کہ اگر طاعون کے کیڑے اینٹی بائیوٹک دوائیوں سے نہ مریں تو طاعون کی وباء دنیا میں ایک دفعہ پھر پھیل سکتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

☆ لیزر (Laser) طاقت کی ایسی شعاؤں کو کہتے ہیں جو کہ صرف ایک خاص فاصلے تک عمل کرتی ہیں۔ جب یہ شعائیں کسی ٹھوس جسم سے ٹکراتی ہیں تو صرف کچھ فاصلہ طے کر کے اپنی توانائی خارج کر کے رک جاتی ہیں۔ ان شعاؤں کو سرجنوں نے خوب استعمال کیا ہے۔ ان شعاؤں کے ذریعہ آپریشن کر کے دل کو خون پہنچانے والی بند نالیوں کو کھولا جا سکتا ہے۔ اگر مردوں میں مثانہ کی غدود بڑھ جانے سے پیشاب میں کمزوری پیدا ہو تو لیزر شعاؤں کے استعمال سے غدود کو سکیڑا جا سکتا ہے۔ لیزر شعاؤں کی مدد سے آپریشن تھوڑے وقت میں کیا جا سکتا ہے۔ آپریشن کے بعد درد کم ہوتی ہے اور ہسپتال سے جلدی چھٹی مل جاتی ہے۔

☆ دو سال قبل ایک تحقیقاتی مقالہ کے ذریعے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ خسرہ کے ٹیکے لگوانے سے بڑے ہو کے دو بیماریوں Ulcerative Colotis اور Crohnis Disease میں مبتلا ہونے کے امکان بڑھ سکتے ہیں۔ اس تحقیق کے نتیجے میں کئی والدین نے اپنے بچوں کو خسرہ کا ٹیکہ لگوانے سے انکار کر دیا۔ مگر اب تازہ ترین تحقیق نے ثابت کر دیا ہے کہ اس کا ان بیماریوں سے کوئی تعلق نہیں اور پچھلی تحقیق غلطی پر تھی۔

☆......☆......☆......☆

خلافت لائبریری ربوہ

خلافت لائبریری ربوہ جماعت کی مرکزی لائبریری ہے۔ اس میں جماعت کی شائع شدہ کتب اور دیگر مذہبی کتب کے علاوہ ہر شعبہ ہائے زندگی سے متعلق لٹریچر اکٹھا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس وقت یہ لائبریری قیمتی اور نایاب لٹریچر کا خزانہ ہے جہاں سے جماعتی ضروریات پورا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس وقت لائبریری میں تقریباً ایک لاکھ دس ہزار کتب موجود ہیں۔

جدید علوم اور نت نئی تحقیقات جو ساری دنیا میں ہو رہی ہیں ان سے جماعت کو آگاہ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ان سے متعلق کتب، رسائل اور دیگر مواد کو لائبریری میں محفوظ کیا جائے۔ اس پہلو سے آپ کے ملک میں شائع ہونے والی کتب، رسائل، مائیکروفلم، ویڈیو کیسٹ وغیرہ میں سے جو بھی آپ مناسب خیال فرمائیں کہ اس کا خلافت لائبریری میں ہونا ضروری ہے کیونکہ ان سے جماعت کے موقف کے ثبوت میں مدد مل سکتی ہے یا نئے اعتراضات کا جواب دیا جا سکتا ہے تو ضرور لائبریری کو مطلع فرمائیں اور ایسے مواد کے حصول کے سلسلہ میں ہر ممکن تعاون فرمائیں۔ فجزاکم اللہ۔

(صدر خلافت لائبریری کمیٹی، ربوہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب

ماہنامہ "مصباح" جولائی ۹۷ء میں مکرمہ زینب حسن صاحبہ اپنے والد حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ حضرت سیٹھ صاحب اپنے بھائیوں میں سب سے بڑے تھے اور اپنے والد کی وفات کے وقت آپکی عمر سترہ اٹھارہ سال تھی، قرضوں کا بوجھ تھا اور ناتجربہ کاری تھی- آپ نے انتہائی انکسار سے دعا کی کہ اے اللہ اگر مجھے قرضوں سے نجات مل جائے تو میں زندگی بھر اپنی آمدنی کا ایک تہائی حصہ تیرے دین کی سربلندی اور مجبور مخلوق کی خدمت پر خرچ کیا کروں گا- بابِ استجابت وا ہوگیا اور جلد ہی آپ کا شمار مملکت آصفیہ حیدر آباد کے متمول تاجروں میں ہونے لگا- تب آپکی سعید فطرت دین کی طرف مائل ہوئی اور آپ نے چھ ماہ کے روزے رکھے اور اھدنا الصراط المستقیم کی دعا کرتے رہے- چنانچہ جلد ہی اللہ تعالیٰ نے قبولِ احمدیت کی توفیق عطا فرمائی- آپکی اہلیہ کو بھی (جو شیعہ اسماعیلی تھیں) خوب دعاؤں کے بعد قبولِ احمدیت کی سعادت عطا ہوگئی- تب دونوں کی زندگیوں میں انقلاب آیا اور دونوں اپنی بڑی صاحبزادی کے ہمراہ زیارت بیت اللہ کے لئے چلے گئے- اس زمانہ میں سفر اونٹوں پر چھ ماہ میں ہوتا تھا- حج کے بعد آپ نے اپنا زیادہ وقت عبادت اور تبلیغ میں صرف کیا-

حضرت سیٹھ صاحب نے متعدد دینی کتب اردو، انگریزی اور گجراتی میں تحریر فرمائیں اور دعوت الی اللہ کے لئے ہر ممکن سعی فرمائی- تقریباً چار سو سعید روحوں نے آپ کے ذریعے قبولِ حق کی توفیق پائی- آپ روزانہ رات کو دیر تک علمی کام میں مصروف رہتے اور صبح نماز تہجد ادا کرنے کیلئے سب سے پہلے بیدار ہو جاتے- بچوں کو نماز فجر پر اٹھاتے اور باجماعت نماز کی ادائیگی کا اہتمام کرتے-

۲۰ر رمضان ۱۹۶۶ء میں حضرت سیٹھ صاحب کی وفات ہوئی- وفات کے وقت آپ نے فرمایا کہ اب مجھے فرشتے لینے کے لئے آرہے ہیں-

-......☆......☆......☆......-

جس کی فطرت نیک ہے......

حضرت میاں عبدالعزیز صاحب المعروف مغل کے خودنوشت حالات روزنامہ "الفضل" ۳۱ر جولائی ۹۷ء میں ایک پرانی اشاعت سے منقول ہیں- آپؓ کو ۱۸۸۹ء میں بیعت کی سعادت عطا ہوئی جب آپؓ ۱۳ سال کی عمر میں اپنے نانا میاں قائم الدین صاحب کے ہمراہ قادیان تشریف لے گئے- اس وقت آپؓ لاہور میں ساتویں جماعت میں زیر تعلیم تھے- بچپن سے ہی 'تذکرۃ الاولیاء' اور بعض دیگر مذہبی کتب پڑھنے کی وجہ سے آپؓ کو اولیاء اللہ سے بہت محبت ہوگئی تھی اور حضرت بایزید بسطامیؒ سے تو عشق تھا- اور کئی بار ان کی خواب میں زیارت بھی کی- ایک مرتبہ جب آپؓ نے گناہ سے بچنے کا کوئی گُر دریافت کیا تو حضرت بایزیدؒ نے فرمایا "ہمیشہ وضو رکھنے سے انسان گناہ سے بچ جاتا ہے"-

ایک روز ایک استاد نے حضرت میاں صاحبؓ کی کلاس میں پیسہ اخبار سے ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کا ذکر کر کے استہزاء کیا گیا تھا- لیکن آپؓ کے دل میں یہ خیال پختہ ہوگیا کہ یہ دعویٰ کرنے والے سچے ہیں اور مجھے ضرور قادیان پہنچنا چاہئے- چنانچہ آپؓ اپنے نانا کے پاس امرتسر پہنچے اور انہیں قادیان چلنے پر مجبور کیا- جب یہ دونوں بٹالہ پہنچے اور وہاں قادیان جانے کا کوئی ذریعہ نہ ملا تو آپؓ کے نانا نے غصہ میں آپؓ کو تھپڑ رسید کر کے کہا کہ قادیان کا رستہ تو پتہ نہیں......- پھر ایک یکہ آیا اور آپ دونوں عصر سے کچھ پہلے قادیان پہنچے- حضرت حافظ حامد علی صاحب نے آپؓ کو حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا- حضورؑ اس وقت مسجد اقصیٰ میں ٹہل رہے تھے- نماز کے بعد حضورؑ اپنے دستِ مبارک سے آپؓ اور دوسرے مہمانوں کیلئے خطائیاں اور قہوہ لائے-

ان دنوں ایک ایک آدمی بیعت کرتا تھا چنانچہ اگلے روز صبح آپؓ نے بیعت کی اور بیعت کے بعد قریباً نصف گھنٹہ تک حضورؑ آپؓ کو نماز قائم کرنے کی نصیحت فرماتے رہے- پھر آپؓ کے نانا نے آپؓ کو واپس چلنے پر زور دیا- آپؓ حضورؑ کی خدمت میں اجازت کیلئے حاضر ہوئے تو حضورؑ نے کچھ عرصہ ٹھہرنے کا ارشاد فرمایا لیکن جب نانا نے بہت تنگ کیا تو حضورؑ نے اجازت عطا فرمادی اور آپؓ نانا کے ساتھ واپس چلے آئے لیکن پھر جب بھی موقعہ ملتا قادیان جاکر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوجایا کرتے تھے-

-......☆......☆......☆......-

ایک واقفِ زندگی کا انٹرویو

محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی کا ایک انٹرویو مکرم غلام مصطفیٰ صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۳ و ۲۴ر جولائی میں شاملِ اشاعت ہے-

آپ جون ۱۹۱۴ء میں بھامبڑی گاؤں میں پیدا ہوئے جو قادیان سے ۵ میل کے فاصلہ پر تھا- آپ کے والد محترم چودھری عبدالکریم صاحب بھامبڑی کے زمیندار تھے اور اپنی زمین ٹھیکہ پر دیا کرتے تھے- ۱۹۱۷ء میں ان کی بینائی بہت کمزور ہوگئی اور وہ آپریشن کروانے کے لئے نور ہسپتال قادیان میں داخل ہوئے- وہاں پر ہی احمدیت کے بارے میں تحقیق کا موقعہ ملا اور ۱۹۱۸ء میں انہوں نے احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی- وہ کہا کرتے تھے کہ قادیان میں مجھے جسمانی اور روحانی دونوں قسم کا نور ملا ہے- چونکہ گاؤں میں اثر و رسوخ والے تھے اس لئے مخالفت میں تشدد نہیں ہوا- ۳۱ء میں ان کا انتقال ہوا-

محترم مولانا صاحب ۱۹۲۶ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوئے- ۷ سال مدرسہ احمدیہ اور ۲ سال جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم رہے- اپنے بعض اساتذہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ "حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ بڑی سادہ مگر پرکشش شخصیت کے مالک تھے- ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ جو اچکن وہ پہنے ہوئے ہیں کندھے کے قریب ایک پیوند کا رنگ اچکن کے رنگ سے مختلف تھا......ایک بار بیماری میں ڈاکٹر نے مجھے دس روز کیلئے بکری کا شوربہ تجویز کیا- میں نے ڈرتے ڈرتے حضرت میر صاحبؓ جو ناظر ضیافت تھے، کو بتایا تو آپؓ نے فوراً متعلقہ آدمی کو بلا کر ہدایت کی اور فرمایا کہ اگر ابراہیم وقت پر حاضر نہ ہوسکے تو اسکے لئے بکری کا شوربہ رکھ لیا کرو"-

جامعہ احمدیہ میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد آپ نے کچھ عرصہ زمینداری کا کام سیکھا اور پھر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی بطور PA خدمت کی سعادت ۴۱ء سے ۴۴ء تک حاصل ہوئی- حضرت میاں صاحبؓ کی مہربان شخصیت سے آپ نے بہت کچھ سیکھا- جب کبھی میاں صاحبؓ نیا پین استعمال فرماتے تو سب سے پہلے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھا کرتے- محترم مولانا صاحب نے حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوریؓ کے حوالے سے یہ ایمان افروز واقعہ سنایا کہ لمبے عرصے تک اولاد سے محرومی کے بعد ایک دن انکی اہلیہ حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور دعا کیلئے عرض کیا- حضورؑ نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا اللہ فضل کرے گا- بعد میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحبؓ کو چودہ بچے عطا فرمائے-

۴۴ء میں محترم بھامبڑی صاحب کی دفتر مال میں تقرری ہوئی اور ۴۷ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں مدرس مقرر ہوئے- ہجرت کے بعد پہلے چنیوٹ اور پھر ربوہ آگئے اور ۷۴ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے ریٹائرڈ ہوئے- ۷۶ء میں آپ انسپکٹر ارشاد وقفِ جدید مقرر ہوئے اور ۹۵ء تک اس خدمت کی سعادت پائی- ۵۲ء سے آپ دارالنصر غربی الف کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پارہے ہیں-

محترم مولانا صاحب کو مطالعہ کا بے حد شوق ہے اور نہ صرف حضرت مسیح موعودؑ کی تصانیف تین سے زائد بار پڑھی ہیں بلکہ عربی، فارسی اور اردو کے سینکڑوں اشعار بھی آپ کو ازبر ہیں اور قرآن کریم کے آٹھ نو پارے بھی حفظ ہیں- آپ کی ایک نمایاں خاص بات یہ ہے کہ زندگی بھر کبھی دفتر یا سکول دیر سے نہیں پہنچے- طفل کی عمر سے پگڑی کا استعمال شروع کیا تھا- آپ کے روزانہ کے معمولات میں ایک پارے کی تلاوت، چار پانچ میل کی سیر شامل ہیں-

-......☆......☆......☆......-

ایمان اور استقامت کی داستان

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۳۰ر جولائی ۹۷ء میں مکرم ملک محمد اعظم صاحب اپنے خاندان میں نفوذ احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ میں ضلع سرگودھا کے ایک دور افتادہ گاؤں میں پیدا ہوا اور محض ۴ برس کی عمر میں دو بھائیوں سمیت یتیم ہوگیا- دیہاتی ماحول میں جہاں تعلیم و تدریس کا چنداں رواج نہ تھا، میری والدہ نے نہ صرف ہماری پرورش کرنے بلکہ ہمیں زیورِ علم سے بھی آراستہ کرنے کا عزم کیا- چنانچہ دن بھر وہ محنت مزدوری کرتیں اور روزانہ ۲ میل کے فاصلہ پر واقع سکول لے جاتیں اور واپس لاتیں- میں نے تیسری کلاس پاس کی تو ایک چچا ہمیں اپنے ہمراہ اپنی زمینوں پر لے گئے جہاں سے پرائمری سکول چار میل اور ہائی سکول چھ میل دور تھا-

۵۸ء میں مَیں میٹرک میں تھا تو چچا نے، جو ۴ سال پہلے احمدی ہو چکے تھے، مجھے لٹریچر دینا شروع کیا جسے پڑھ کر میں نے احمدیت کی سچائی کو پالیا اور اس کا چرچا کرنا بھی شروع کردیا- ایک مہربان دوست نے مجھے ازراہ ہمدردی سمجھایا کہ ابھی تم بہت چھوٹے ہو، سچ اور جھوٹ میں فرق نہیں کرسکتے- میں نے جواباً کہا کہ سچ اور جھوٹ کا فرق سمجھنا عقل اور عمر پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے، ابو جہل کتنی عمر کا تھا، دانا بھی کہلاتا تھا مگر اسے یہ فرق نہ سمجھ آیا-

جنوری ۶۰ء میں چچا کے ہمراہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شریک ہوا تو بیعت کر لینے کا فیصلہ کرلیا- گو چچا نے اس راہ میں آنے والی مشکلات کا بتا کر سمجھایا کہ واپس گھر جاکر والدہ سے مشورہ کر کے یہ قدم اٹھانا لیکن میں نے جواب دیا کہ سچائی کو پانے کے بعد اب میں بزدلی کا مظاہرہ نہیں کرسکتا- چنانچہ ۲۴ر جنوری ۶۰ء کو بیعت کی سعادت حاصل کی- گھر پہنچا تو والدہ نے مخالفت کی اور ناپسندیدگی کا اظہار کیا لیکن میرے دل میں یہ تڑپ پیدا ہوگئی تھی کہ کسی طرح مرکز احمدیت میں آباد ہو جانے کا موقع مل جائے- چنانچہ مدرس کا کورس کر کے ستمبر ۶۱ء میں ربوہ میں ملازمت کرلی- لیکن والدہ ہر ممکن کوشش کے باوجود بھی ربوہ نہ آنے پر بضد رہیں- البتہ جب چھوٹے بھائی (مکرم ملک محمد اکرم صاحب مبلغ سلسلہ مانچسٹر یو-کے) نے میٹرک کرلیا تو میں انہیں والدہ کی اجازت سے ربوہ لے آیا اور انہوں نے پاکیزہ ماحول سے متاثر ہوکر فوراً احمدیت قبول کرلی- والدہ کو اس کا بھی بہت دکھ ہوا- لیکن ہم دونوں کی التجائیں بھی انہیں ربوہ آنے پر آمادہ نہ کرسکیں-

جب میری شادی ہونا قرار پائی تو پھر والدہ نے ربوہ آنے پر آمادگی ظاہر کی- میں یہ سوچ کر چھ ماہ پہلے ہی انہیں ربوہ لے آیا کہ وہ رمضان کے ایام ربوہ میں گزاریں اور جلسہ سالانہ بھی دیکھ لیں تو ممکن ہے ان کے دل کی کایا پلٹ جائے- اللہ تعالیٰ نے ہماری کوششوں اور دعاؤں کو قبول کیا اور جلسہ سالانہ ۶۴ء کے فوراً بعد انہیں قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمادی- اسکے بعد وہ صرف ایک دفعہ گاؤں گئیں اور اپنا سامان لیکر ہمیشہ کیلئے ربوہ آگئیں، عبادات میں خوب ترقی کی اور نظام وصیت سے بھی منسلک ہوگئیں- اللہ تعالیٰ نے اولاد کو تعلیم دلانے کے ان کے جذبہ کو یوں بھی قبول فرمایا کہ میں نے M.A. بھی کرلیا اور بھائی نے بھی شاہد کی ڈگری لینے کے بعد M.A. کرنے کی توفیق بھی پائی جبکہ تیسرا بھائی جو تعلیم تو زیادہ نہ حاصل کرسکا لیکن جماعتی خدمت کی مستقل توفیق پارہا ہے- والدہ کی وفات ۲۱ر نومبر ۹۶ء کو ۸۳ برس کی عمر میں ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں-

-......☆......☆......☆......-

ہمیں موصول ہونے والے اخبارات و رسائل میں ہفت روزہ "بدر" قادیان کے بعض شماروں کے علاوہ جماعت احمدیہ نائیجیریا کا پندرہ روزہ "دی ٹروتھ" ۴ر جولائی و ۲۵ر جولائی اور جماعت احمدیہ نیویارک کا ماہنامہ "نوائے ظفر" اگست ۹۷ء شامل ہیں-

-......☆......☆......☆......-

مکرم میجر راجہ عبدالحمید صاحب ۲۴ر ستمبر ۹۷ء کو ربوہ میں وفات پاگئے- انا للہ و انا الیہ راجعون- آپ نے ۳۱ء میں خود قبول احمدیت کی توفیق پائی اور ۳۲ء میں نظام وصیت سے منسلک ہوگئے- آپکو حفاظت مرکز قادیان، فرقان بٹالین اور ۵۳ء میں جماعتی خدمات کے خاص مواقع ملے- ریٹائرمنٹ کے بعد قریباً ۲۶ سال بطور مربی سلسلہ انگلستان، امریکہ و جاپان، نائب وکیل التبشیر اور سیکرٹری کمیٹی آبادی وقف کی روح کو خوب نبھایا-

مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل (ربوہ) کراچی میں وفات پاگئیں- انا للہ و انا الیہ راجعون- مرحومہ نے اپنی زندگی کا نصف صدی سے زائد عرصہ اپنے مجاہد شوہر کی رفاقت میں نہایت اخلاص، محبت، قربانی اور اطاعت میں گزارا، بہت خدمت کرنے والی دعاگو خاتون تھیں- بہت سے بچوں نے ان سے قرآن پاک پڑھنا سیکھا-

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو غریق رحمت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے-

MTV Muslim TV AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

17/10/97 - 23/10/97

Please Note that programme and timings may Change without prior notice.
Details of Programmes are Announced After Every Six Hours.
All times are given in British Standard Time.
For more information please phone or fax +44 181 874 8344

Friday 17th October 1997
14 Jamadi Al Thani

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner : Yassarnal Quran
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Prog - History of Ahmadiyyat (Part) 17(R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 36 (13.7.94)(Part 1) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Homoeopathy Class with Huzur(R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner : Yassarnal Quran
07.00	Pushto Programme
08.00	Bazm-e-Moshaira: Aik Shairy Nashist
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class
11.00	Computers For Everyone -Part 29
12.05	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque' London, UK
14.00	Bengali Programme
15.00	Huzoor's Mulaqat with French Speaking Friends
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Friday Sermon By Huzoor (R)
18.05	Tilawat, Hadith
18.35	Children's Corner -Mulaqat With Huzoor
19.00	German Service:1) Ihre Fragen 2) Willkommen in Deutschland
20.00	Urdu Class
21.00	Medical Matters with Dr Mujeeb-ul-Haq Khan - "First Aid"
21.30	Friday Sermon by Huzoor (R)
22.45	Rencontre Avec Les Francophones- Huzoor's Mulaqat with French Speaking Friends

Saturday 18th October 1997
15 Jamadi Al Thani

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA USA Production: Response To Phil Arms, A Christian Priest By: M.A. Cheema - Part 23
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Computers For Everyone -Part 29
05.00	Rencontre Avec Les Francophones, Huzoor's Mulaqat with French Speaking Friends
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R)
07.00	Saraiki Programme
08.00	Medical Matters with Dr Mujeeb-ul-Haq Khan - "First Aid"
09.00	Liqaa Ma'al Arab
10.00	Urdu Class
11.00	Al Fazl Forum "Ta'aleem"
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Indonesian Hour: 1) Khutbah Jum'at Jalsah Salanah '97 - Amir Jamaat Indo. 2) Qaseedah - Nasirat Indonesia
14.00	Bengali Programme
15.00	Children's Class
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Arabic Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner: Quiz, Crescent Grammar School VS Nusrat Jehan Academy, Rabwah Host:Fareed A. Naveed
19.00	German Service: 1)Sport 'Basketball' 2)Der Diskussionskreis
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Question & Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.30	Children's Class (R)
23.30	Learning Chinese

Sunday 19th October 1997
16 Jamadi Al Thani

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner: Quiz, Crescent Grammar School VS Nusrat Jehan Academy
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canadian Desk - 'Tech Talk'
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
05.00	Children's Class -(R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner: Quiz, Crescent Grammar School VS Nusrat Jehan Academy
07.00	Friday Sermon By Huzoor - Rec.17.10.97
08.00	Question & Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Around The Globe: Documentary on Dr Abdus Salaam
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Indonesian Hour: 1)Nazm 2) Pidato JS'97 - Mlv Sayuti Aziz Sy.
14.00	Bengali Programme
15.00	Huzoor's Mulaqat with English speaking friends
16.00	Liqaa Maal Arab
17.00	Albanian Programme - 'Hyrje Ne Islam' - Introduction to Islam - Part 6
18.05	Tilawat ,Hadith
18.35	Children's Corner - Waqfeen-e-Nau Programme: Kalrkahar & Nakhlah ki Sair
19.00	German Service: 1)Physik 'Krafte' 2)Ein Treffen in Koln
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bait Bazi on 'Love of the Holy Prophet Mohammed (saw)'
21.30	Dars-ul-Quran (No. 18) (1996) By Huzoor- Fazl Mosque , London
23.30	Learning Chinese

Monday 20th October 1997
17 Jamadi Al Thani

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner:Waqfeen-e-Nau Programme: Kalrkahar & Nakhlah ki Sair
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around The Globe: Documentary on Dr Abdus Salaam
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese (R)
05.00	Huzoor's Mulaqat With English Speaking friends(R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner: Waqfeen-e-Nau Programme: Kalrkahar & Nakhlah ki Sair
07.00	Dars-ul-Quran (No. 18) (1996) By Huzoor, Fazl Mosque, London (R)
08.30	Bait Bazi on 'Love of the Holy Prophet Mohammed (saw)'
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Sports: Table Tennis, Rabwah VS Karachi
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Hour:1) Dars Malfoozat 2) Introduction to Homoeopathy Class
14.00	Bengali Programme
15.00	Homoeopathy Class With Huzoor
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme: Yayinlarimiz - Ingiliz Fidani
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor 2)Puppentheater
19.00	German Service:Urdu Klasse mit Huzoor II
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings-Rohani Khazaine
22.00	Homoeopathy Class With Huzoor
23.00	Learning Norwegian

Tuesday 21st October 1997
18 Jamadi Al Thani

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Sports: Table Tennis, Rabwah VS Karachi
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Homoeopathy Class With Huzoor
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings-Rohani Khazaine
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Medical Matters: 'Diseases of the Eye', Guest:Dr Naseer Ahmad Mansoor -Host: Dr Sultan A Mobasher
11.30	Seerat Hadhrat Maulvi Hakeem Abdul Khaliq
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning French
13.00	Indonesian Hour: 1)Tilawat Quran 2)Pidato J/S'97 - Mlv Muhyidin Sy.
14.00	Bengali Programme
15.00	Tarjumatul Quran Class (N)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner :Yassarnal Quran
19.00	German Service: 1)Nazm 2)Mathematik 3)Puppentheater 4)Puppentheater 'Interview' 5)Hadith
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
22.00	Tarjumatul Quran Class (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

Wednesday 22nd October 1997
19 Jamadi Al Thani

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner :Yassarnal Quran
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters:'Diseases of the Eye', Guest:Dr Naseer Ahmad Mansoor -Host: Dr Sultan A Mobasher
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
05.00	Tarjumatul Quran Class (R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner: Yassarnal Quran
07.00	Swahili Programme
07.30	Speech
08.30	Around The Globe -Hamari Kaenat
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Seerat Sahaba Hadhrat Masih-i-Maud (A.S)
11.30	Roshni da Safar - Noor Mohammed Ja'afar Hussain
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Arabic
13.00	Indonesian Hour: 1) Tilawat 2) Dars subuh J/S'97 3)Nazm
14.00	Bengali Programme
14.45	Tarjumatul Quran Class (R)
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	French Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Huzoor
19.00	German Service: 1) Islamische Presseschau 2)I.Q
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Al Maidah : Chinese Food
21.45	Tarjumatul Quran Class (R)
23.00	Learning Turkish
23.30	Arabic Programme

Thursday 23rd October 1997
20 Jamadi Al Thani

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Huzoor (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Canadian Horizon
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Turkish (R)
04.30	Arabic Prog. - Qaseedah/Nazm
04.45	Tarjumatul Quran Class (R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Huzoor(R)
07.00	Sindhi Prog. -Translation of Friday Sermon - 9.2.96
08.00	Quiz Prog: History of Ahmadiyyat - Part 18
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Al Maidah: Chinese Food
11.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 36 (13.7.94) - Part 2
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Indonesian Hour:1)Nazm 2) Pidato J/S'97
14.00	Bengali Programme
15.00	Homoeopathy Class With Huzoor
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Russian Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner : Yassarnal Quran
19.00	German Service:1)Hadith 2)Saher Sidras Show 3)MTA Variete 'Krakenhaus VI
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bazm-e-Moshaira - An Evening with Obaidullah Aleem in the Presence of Huzoor - 10.6.96
20.00	Homoeopathy Class With Huzoor
23.00	Learning Dutch

Some Highlights
Programmes With Huzoor

Everyday :
Liqaa Ma'al Arab & Urdu Class
Monday & Thursday :
Homoeopathy Class
Tuesday & Wednesday :
Tarjumatul Quran Class
Friday :
LIVE Friday Sermon
Mulaqat with French
Speaking Guests
Saturday :
Children's Class
Question & Answer Session
Sunday :
Mulaqat with English Speaking Guests
Dars-ul-Quran

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 4 Friday, October 17, 1997 No. 42

مختصر عالمی خبریں

مرتبہ: ابوالمسرور چوہدری

پاکستان میں اہل تشیع کہلانا جرم ہے

(پاکستان): عابدہ حسین نے کہا ہے کہ ٹکے ٹکے کے مولوی اہل تشیع کو کافر قرار دے رہے ہیں۔ غیر مستند اداروں کے تعلیم یافتہ ٹکے ٹکے کے مولوی ایک مسلمان فرقہ کو کافر قرار دینے کا فتویٰ جاری کر کے پاکستان کی ۲۰ فیصد آبادی کو ملک سے باہر نکالنے اور ان کے اربوں روپوں کی جائیداد پر قابض ہونے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔

وہ شاہ جیونہ ہاؤس جھنگ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی طرف سے مجھے بار بار کہا جاتا ہے کہ آپ کی جان خطرے میں ہے جھنگ نہ جائیں۔ کیا مجھے جھنگ میں رہنے کا حق نہیں؟ گزشتہ چند روز کی دہشت گردی سے یہ تاثر ملا ہے کہ پاکستان میں اہل تشیع کہلانا جرم ہے۔ اہل تشیع کو گن گن کر اور چن چن کر قتل کیا جا رہا ہے۔

ملک میں دہشت گردی کے واقعات نے تو ہٹلر کو بھی شرم دلائی ہے۔ اگر حکومت نے کوئی سخت اقدام نہ کیا تو ملک میں جلد یا بدیر خانہ جنگی چھڑ جانے کا زبردست خطرہ ہے۔ (ہفت روزہ نیشن، ۲۲ر تا ۲۸ر اگست ۱۹۹۷ء)

☆......☆......☆

۱۹۹۷ء میں دہشت گردی ۴۵۰ فیصد زیادہ ہوگئی

صوبہ پنجاب میں ۱۹۹۷ء کے پہلے سات ماہ اور سات دن میں ۱۵۸ افراد ہلاک ہوئے۔ اسی طرح فرقہ واریت میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ساڑھے چار سو فیصد تک بڑھ گئی ہے۔

وزیر اعلیٰ کو پیش کی جانے والی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ۱۹۹۱ء میں دہشت گردی کے ۳۸ واقعات میں ۵۲ افراد ہلاک ہوئے۔ ۱۹۹۲ء میں دہشت گردی کے ۱۵ واقعات میں ۱۷ افراد ہلاک ہوئے۔ ۱۹۹۴ء میں ۳۷ واقعات میں ۶۲ افراد ہلاک ہوئے۔ ۱۹۹۵ء میں ۴۴ واقعات میں ۵۹ افراد ہلاک ہوئے اور ۱۹۹۶ء میں ۳۸ واقعات میں ۹۰ افراد ہلاک ہوئے۔

☆......☆......☆

چوروں کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں

(انگلستان): چرچ آف انگلینڈ کے ایک پادری نے چوروں کے ہاتھ کاٹنے کی سزا متعارف کروانے کا مطالبہ کیا ہے۔ ۵۶ سالہ ریورنڈ رابرٹ میکناچی نے کہا ہے کہ چوروں کے ہاتھ کاٹ دینے سے انہیں مزید گناہ کرنے سے روکا جاسکتا ہے اور جنت کی طرف ان کی روانگی کا مرحلہ آسان بنایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گناہگاروں کے لئے دو ہاتھوں کے ساتھ دوزخ میں داخل ہونا زیادہ خوفناک انجام ہے۔ اس سے اچھا ہے کہ وہ دو ہاتھوں کے بغیر جنت الفردوس میں داخل ہوں۔ انہوں نے کہا کہ چوروں کے ہاتھ کاٹنے کے سلسلہ میں ریاست کو اہم کردار ادا کرنا ہوگا اور یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر چور کے ہاتھ کاٹے جائیں۔ سال میں ایک دو چوروں کو سزا دینے سے سب کو پیغام مل جائے گا۔ واضح رہے کہ گزشتہ دنوں چوروں نے میڈسٹون کینٹ میں ریورنڈ رابرٹ میکناچی کے چرچ سے سامان چرا لیا تھا۔

(ہفتہ وار السلام علیکم پاکستان، ۱۲ر ستمبر ۱۹۹۷ء)

☆......☆......☆

انسان رات میں کام کرنے کے لئے نہیں بنا۔ ایک نئی ریسرچ

(امریکہ): رات ہوتے ہی انسان کے سوچنے کی رفتار سست ہو جاتی ہے کیونکہ سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت میں ایک طرح کا Rythem پایا جاتا ہے۔

امریکہ میں مقیم ایک برطانوی محقق ڈاکٹر ٹونی مونک کا کہنا ہے کہ انسان رات میں کام کرنے کے لئے نہیں بنا۔ Sleep میگزین میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق رات کو جاگنے والے افراد کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ ڈاکٹر مونک اور ان کی ٹیم نے Western Psychatric Institute Pensylania میں جن افراد پر تجربات کئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ نیند سے محرومی کے باعث انسان کی ذہنی استعداد بھی کم ہو جاتی ہے۔ بلکہ اس کا ذہنی رد عمل بھی سست ہو جاتا ہے۔

☆......☆......☆

دنیا بھر میں دس ہزار زبانیں بولی جاتی ہیں

(ویلز): ویلز میں زبانوں پر تحقیق کرنے والے ایک ادارے کے مطابق اس وقت دنیا بھر میں دس ہزار زندہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ یہ تعداد اب تک کے اندازوں کے مطابق ۵۰ گنا زیادہ ہے۔

تحقیق کے مطابق چینی زبان ایک ہزار ایک سو تیئس ملین افراد پہلی یا دوسری زبان کے طور پر، انگریزی زبان ۴۷۰ ملین لوگ، ہندی ۴۱۸ ملین، سپینش ۳۷۲ ملین، روسی ۲۸۸ ملین، بنگالی ۲۳۵ ملین، عربی ۲۳۵ ملین، پرتگالی ۱۸۲ ملین، جاپانی ۱۲۵ ملین، فرانسیسی ۱۲۴ ملین اور جرمن ۱۲۱ ملین لوگ بولتے ہیں۔

سب سے چھوٹی قومی زبان آئس لینڈ کی ہے جو دو لاکھ افراد بولتے ہیں۔ انگریزی دنیا کی چوٹی کی زبان ہے اور اگر دوسرے ملکوں کے لوگ جہاں اسے قومی زبان کا درجہ دیا گیا ہے بھی شامل کر لئے جائیں تو انگریزی بولنے والوں کی تعداد ۱۰۳۰ ملین بنتی ہے۔ ☆......☆......☆

مجلس خدام الاحمدیہ کوریا کا

پانچواں سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کوریا کا پانچواں سالانہ اجتماع مورخہ ۱۴ و ۱۵ر ستمبر بروز اتوار و سوموار منعقد ہوا جس میں دور دراز سے آئے ہوئے خدام نے شرکت کی۔ اسی طرح بعض انصار اور غیر از جماعت دوستوں نے نیز نائب امیر جماعت احمدیہ ہانگ کانگ مکرم سراج الاسلام صاحب نے بھی بطور مہمانِ خصوصی شرکت فرمائی۔

اجتماع کا آغاز ۱۴ر ستمبر بروز اتوار نماز تہجد سے ہوا۔ دونوں روز نماز فجر اور درس قرآن حکیم کے بعد صبح کی سیر کی گئی۔ باقاعدہ آغاز صبح ۹ بجے زیر صدارت صدر خدام الاحمدیہ کوریا ہوا اور ہانگ کانگ کے نائب امیر مکرم سراج الاسلام صاحب نے بھی خدام و انصار سے خطاب فرمایا۔ اجتماع میں مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے جن میں تمام خدام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ صبح کی سیر کے ساتھ ساتھ خدام کے درمیان مقابلہ 'مطالعہ فطرت' بھی کروایا گیا جس میں تمام خدام نے اپنے اپنے مضامین لکھ کر پیش کئے۔ ورزشی مقابلہ جات جن میں کبڈی شامل تھی بھی منعقد ہوئے۔ تمام مقررین نے اپنے خطابات میں اجتماعات کی غرض و غایت، خلافت سے منسلک رہنے اور حضرت مسیح موعودؑ کے کارناموں اور صداقت پر روح پرور مضامین پڑھے۔ اجتماع کا اختتام اجتماعی دعا سے ہوا جس سے قبل شام ساڑھے آٹھ بجے صدر جماعت احمدیہ کوریا مکرم محمد اعظم ندیم صاحب نے خطاب کیا اور تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔

(رپورٹ: ارشد محمود شیخ)

☆......☆......☆

بقیہ: مجرب روحانی نسخے از صفحہ نمبر ۴

سخت ابتلا سے نجات کے لئے

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ بیان کرتے ہیں "ایک دفعہ میں سخت بیمار ہو گیا اور میری حالت نازک ہو گئی۔ باوجود ہر طرح کی کوشش کے کوئی علاج کارگر نہ ہو سکا۔ اطباء اور معالجوں نے میرے متعلق یاس آلود رائے کا اظہار کیا۔ اس نہایت ہی خطرناک اور نازک حالت میں مجھے الہام ہوا۔

"یا د ایامیکہ یونس بود اندر بطن حوت"

اللہ تعالیٰ کی جناب میں اس کی تفہیم کے لئے توجہ کی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے سمجھایا گیا کہ اس الہام کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص کسی ایسے سخت ابتلا میں پھنس جائے جس سے بظاہر حالات نجات پانا مشکل ہو جیسے حضرت یونس علیہ السلام کے وہ ایام تھے جو آپ کو مچھلی کے پیٹ میں گزارنے پڑے۔ جو ابتلا کے لحاظ سے اس قدر سخت تھے کہ ان سے نجات ناممکن نظر آتی تھی تو ایسے شخص کو لا ا له الا انت سبحانك انی كنت من الظلمین کے مبارک الفاظ میں تسبیح کرنی چاہئے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کا خاص فضل نازل ہو کر ایسے ابتلاء سے نجات ملتی ہے۔ چنانچہ اس تسبیح کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے بہت جلد بظاہر اس مایوس کن مرض سے شفا عطا فرمائی۔ فالحمدلله علی ذالك.

(حیات قدسی جلد سوم صفحہ ۸۳)

مصیبتوں سے بچاؤ کے لئے

حضرت سیدنا حکیم الامت خلیفۃ المسیح اولؓ نے فرمایا:

دکھوں اور مصیبتوں کے وقت تین علاج حضرت حق سبحانہ فرمائے ہیں۔

(۱)...... اللہ کا ذکر کرتے رہنا۔ (۲)...... واتل ما اوحی الیك من كتاب ربك قرآن شریف اکثر پڑھتے رہنا۔ (۳)...... پاک لوگوں کی صحبت میں رہنا جو مستفاد ہے۔ و اصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم سے اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ غافلوں کی محبت و تعلق سے کنارہ کشی رہے۔ غافل وہ ہے جو یاد الٰہی نہ کرے۔ اور گری ہوئی خواہشوں کے پیچھے پڑا رہے۔

(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ ۱۳)

مقدمات کے وقت

حضرت حافظ نور محمد صاحبؓ (فیض اللہ چک والے) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے لئے اکثر قادیان آتے جاتے رہتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت اقدس نے فرمایا اگر کبھی کسی مقدمہ میں اور کسی طرح کسی حاکم کے سامنے جانا ہو تو جانے سے پہلے سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ لینی چاہئے اور سات مرتبہ اپنی انگلی سے اپنی پیشانی پر "یا عزیز" لکھ لینا چاہئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کامیابی دیتا ہے"۔

(سیرت المہدی حصہ دوم روایت ۴۶۵)

حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحبؓ جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے بہت ہی قریبی صحابی تھے، کی روایت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اگر کسی شخص کا خوف ہو اور دل پر اس کا رعب پڑنے کا اندیشہ ہو تو صبح کی نماز کے بعد تین دفعہ سورہ یٰسین پڑھے اور اپنی پیشانی پر خشک انگلی سے یا عزیز لکھ کر اس کے سامنے چلا جائے۔ انشاء اللہ اس کا رعب نہیں پڑے گا بلکہ اس پر رعب پڑے گا"۔

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ ۱۲۲)

حسن نیت اور دلی خلوص اور دعا اور ابتہال اور توکل کے ذریعہ بفضل خدا آج بھی ان کا استعمال بے حد افادیت کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ سب پر فضل فرمائے۔

☆......☆......☆

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں:-

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔